وأفوض أمري إلى الله إن الله بصير بالعباد

عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أحبوا العرب لثلث لأني عربي

والقرآن عربي وكلام أهل الجنة عربي رواه البيهقي في شعب الايمان

# کتاب مبارک تاریخ عرب

منتسبہ خدمت بابرکت عالیجناب معلی القاب مولوی حاجی سید محمد عبدالجبار خان

صاحب بہادر وزیر اعظم ریاست عالیہ اسلامیہ بھوپال زاد اللہ اقتداره

من تصنیف جناب قبلہ و کعبہ پیر و مرشد حضرت مولینا شاہ محمد اکبر صاحب ابوالعلائی سجادہ نشین خانقاہ شریف دانا پور مد ظلہ العالی

(باہتمام عاصی احمد حسین عفی عنہ)

مطبع [illegible] طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین
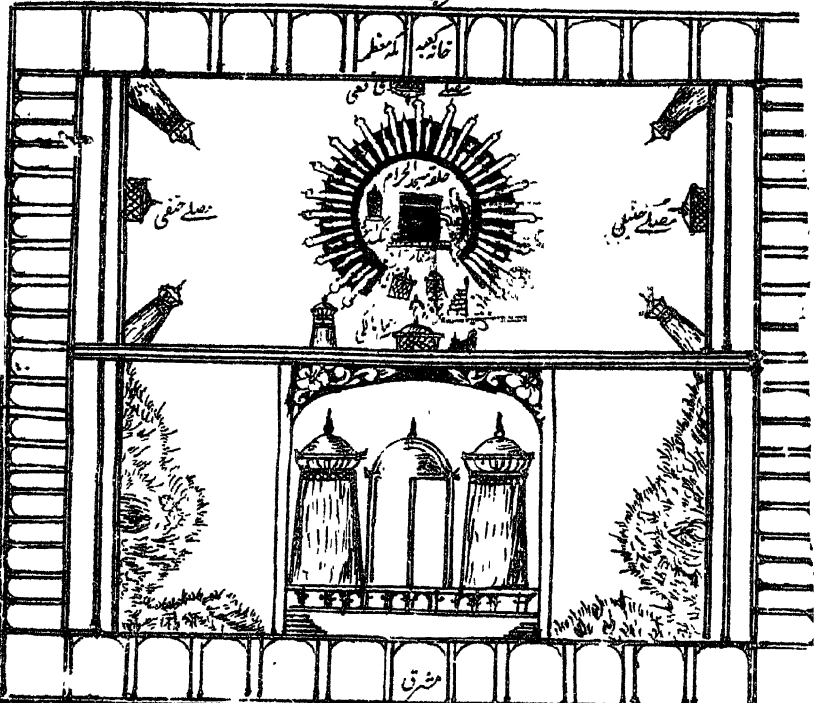
اللھم ایاک نعبد وایاک نستعین واصل علی رسولک الامین والہ الطاھرین واصحابہ المھدئین الی یوم الدین اما بعد فقیر محمد اکبر ابو العلائی مظہر مدعا ہے ہینے جب اس کتاب تاریخ عرب کی تحریر کے لئے اللہ کا نام لیکر قلم ہاتھہ مین لیا کہ اس کتاب کو کسی نیک مرد کے نام سے معنون کیا جائے بلیے کہ اگلون کا یہ دستور رہا ہے اور مین کوشش کرتا ہون کہ جہانتک ہوسکے بزرگون کی اتباع کرون نکہ اس کتاب کے اغراض متبرک ہین تو اسکا صاحب عنوان بھی نقہ اور متقی ہونا چاہئے فوراً ذہن اسطرف منتقل کیا الحمد للہ علی احسانہ یہ کتاب تالیف ہوئی عہد وزارت اجی گرامی شان حاجی مولوی سید محمد عبد الجبار خان صاحب بہادر وزیر اعظم ریاست بھوپال مین ۱۳۱۸ھ اسکا سنہ تالیف ہے میرا ذہن ایسے بے ریا و باصفا شخص کی طرف منتقل ہوا کہ جسکی تقوی پر کلکتہ اور عظیم آباد و بھوپال کے

اشہرات ملک اور اخبار شہر گواہ ہین اللہ تعالیٰ شانہ ممدوح موصوف کے دل کو ہمیشہ اپنی محبت سے مالا
مال رکھے آمین ہم مسلمانون کے واسطے اس دولت سے بڑھکر کوئی دولت نہین کہ بندے کا دل اپنے
مالک سے لگا رہے بندہ وہی ہے کہ جو اپنے مالک کا فرمان بردار ہو اور جسمین یہ بات نہو تو پھر وہ اگر
بادشاہ بھی ہے تو کیا وہ کچھ بھی نہین۔ اے میرے خالق اے میرے مالک اے میرے رزاق
تو اپنے متوکل بندون کا کارساز ہے تیرے ہی در پر میری جبین نیاز ہے تو نے ارشاد فرمایا ہے۔
**وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ** مجھے تو نے بے طلب دیا ہے میری زبان گونگ سوال سے
بچا آمین میں نے اپنے کاروبار تیرے سپرد کردیے ہین **وَاُفَوِّضُ اَمْرِىْٓ اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ**
تو اپنے بندون کے حالات سے ہمیشہ خبردار ہے اور رہے گا تو دانا ہے حال ہے تیرے سامنے زبان
کیا کھولون میری کتاب تاریخ عرب کو مجھسے تمام کرادے اور اثر قبولیت عام اسے بخش آمین ٥

نوشتہ بماند سیہ بر سفید نویسندہ را نیست فردا امید

**اے باقبال معزز خاتون نواب شاہجہان بیگم** زاد اللہ اقبالک اللہ تعالیٰ شانہ تیری عمر مین صلاح
و تقوی کے ساتھ برکت عطا کرے تو اپنی رعایا پر اپنے بال بچون سے زیادہ مہربان ہے تیری اولاد تیری رعایا
ہی ہے اسلئے کہ شام و سحر تیری دعاگوئی مین مصروف ہے اور تیرے ملک کو آباد رکھنے کی کوشش کرتی
**اللہ تعالیٰ** شانہ اپنے جس بندے پر احسان کرتا ہے اوسکے دل کو اپنی طرف متوجہ کرتا ہے تجھپر اللہ تعالیٰ
کے بے انتہا احسان ہین بڑا احسان تو وہی ہے جو مین اوپر بیان کرچکا دوسرا احسان یہ ہے کہ تیرا
ہاتھو نمین اپنے ملک کی عنان دی اور اپنے بندون پر تجھے بادشاہ مقرر کیا الحمد لعدلہ اسنے تیری نیکی کو قایم
اور ہمیشہ قایم رکھے اب تیرا فرض یہ تہا کہ تو اپنا نایب کسی متقی اور پاک نفس شخص کو مقرر کرے وہ دولت
تجھے **اللہ تعالیٰ** شانہ نے عطا کی مین اپنے علم کے موافق سچی شہادت دیتا ہون کہ یہ تیرا وزیر نہایت
متقی اور سچا ہے اللہ سے ڈرتا ہے اوسکے احکام بجالاتا ہے اپنی غریب رعایا کا نگران ہے جو
کے بندے اللہ کے در پہ بیٹھے ہین اونکو عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اونکا خیال رکھتا ہے یا اللہ
یہ **فرمانروا اور اوسکا وزیر** دونون تیرے ڈرنے والے بندے ہین تو ہمیشہ انکا کفیل کارساز رہ آمین

اللّٰہ اکبر

# دیباچہ تاریخ عرب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللّٰھم ایاک نعبد وایاک نستعین ونصلی علی رسولہ الکریم سید النبیین خاتم المرسلین مولنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ اجمعین ۔

**حدیث شریف** عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احبوا العرب لثلث لانی عربی والقران عربی وکلام اھل الجنۃ عربی رواہ البیھقی فی شعب الایمان

جب سے ہم پیدا ہوئے اور ہوش سنبہالا راتون کو ہمیشہ آنکہون پر دلکی روشنی کی عینک لگا کر جگمگاتے ہوئے ستارونکو دیکہا اور بہت غور سے دیکہا اور ہمنے فکر کی اور انتہا کی فکر کی نگاہ دوڑائی اور وہ آنکھون کو بس دوڑگئی طائر خیال کو اوڑایا اور اوسنے بہت بلند پروازی کی مگر انکی کچہہ ماہیت نہ کہلی ۔ آخر کو تھک تھکا کر یہی کہنا پڑا واللہ اعلم بالصواب **آفتاب** جو دن کا سلطان عالی شان ہی اور جس سے زیادہ روشن دنیا مین کوئی شے نہین چہوٹون کے رہنے والے اوسی دیکہین اونچے اونچے محلون سے وہ نظر آئے بچہ اوسے پہچانے بوڑہا اوسی جانے اوسکی ضیا نے دن کو

رات پر ممتاز کیا ہے اوسکی ضو ہمارے کسب معاش کا سبب ہے وَجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا اوسکا وجود ہے
جو کسی دلیل کا محتاج نہیں ہے **آفتاب** آمد دلیل آفتاب ٭ یعنی آفتاب اپنی وجود کی دلیل
آپ ہی ہے ہمنے اوسکو کچھہ نہ سمجھا کہ وہ کیا ہے اور نور شب کس تک دکھین ہے اور یہہ حیرت انگیز
حرارت اوسمین کہان سے آئی خدا جانے اوسمین کتنے کوہ ہای آتشین ہین کہ اتنی فاصلہ بعیدہ سے
اس قیامت کی حرارت پونہچ رہی ہے جب کچھہ پتا نہ چلا تو گردن جھکا کر آخر کو یہہ کہنا پڑا کہ پروردگار
اپنی مخلوق کو تو خود ہی خوب جانتا ہے **ماہتاب** رات کا بادشاہ جو شب کو اپنا دربار گرم
کرتا ہے اور ستارونکی فوج ہمراہ لیکر دنیا کی سیر کو نکلتا ہے سب اوسے دیکھتے ہین اور سب جانتے ہین انتہا یہہ
کہ جو تین برس کا بچہ بھی شب ماہ مین اوسکی طرف دیکھتا ہے اور اوسکے پکڑنیکو دونون ہاتھہ پھیلاتا ہے مگر باہمہ
روشناسی کوئی اوسکی حقیقت نہین بیان کر سکتا سمجھنے والا آدمی یہہ سمجھے تو کیا کہے **ع** چہ نسبت
خاک را با عالم پاک ٭ **آسمان** جسکے خوشرنگ نیلگون دامن پر تمام ستارے در غلطان کیطرح
ادہر سے ادہر ڈہلک رہے ہین کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ اسکی خلقت یا علت خلقت سے ہم واقف ہین ہرگز
نہین اور اگر کوئی دریدہ دہن اس امر مین لب کہولے تو وہ یاوہ گوئی اور ہرزہ درائی مین اپنا جواب آپ ہے
**ستارون** کی رفتار کے طرق اگرچہ ہمارے کام آرہے ہین فصلونکی تغیرات سال و ماہ کا شمار بتا
رہے ہین مگر اس حیرت انگیزی سے کہ عقل انسانی انکے ساتھہ چکرا رہی ہے کہ یہہ کیونکر ہین اور کس
آلہ کے ذریعہ سے ہین **قطب** کے نام آسمان پر اوترکیطرف ایک ستارہ نظر آتا ہے دو ستارے اوسکے پیچہے پیچہے
اس ہیئت سے اوسکا طواف کر رہے ہین کہ ہمیشہ شکل مثلث متساوی الاضلاع قایم ہے ان دونون ستارون کے
علاوہ اور بہت سے ستارے جنکی اہل نجوم نے مختلف شکلین قایم کرلی ہین اسی شبرک ستارے کا شب و روز
طواف کر رہے ہین تمام بر و بحر مین سمت کا بتانا اسی کا کام ہے اوسکا آسمان پر عجب احترام ہے جیسے زمین پر
**کعبہ** اس کعبہ کو کعبۃ الارض کہتے ہین تو اسے **کعبۃ الافلاک** کہنا زیبا ہے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ

وہی خالق کل سبکا عزت دینے والا ہے جسکو چاہے زمین پر عزت دے جسکو چاہے آسمان پر عزت دے والعزۃ
للّٰہ جمیعا و تعز من تشاء و تذل من تشاء بیدک الخیر انک علی کل شیء قدیر
الراس عزت کو جو یہہ سمجھی ہونگی تو وہی جو سمجھے ہونگے موجود دنیا مین مرتبہ قطبیت کو فایز ہوئی ہونگے الجنس یمیل الی الجنس یا
جیسا کہ مشہور ہے کہ ولی را ولی میشناسد دنیا کا قطب بھی اسی عزت سے ہے کہ ہر وقت دو غوث
جو اوسکے نائب ہین مین دیار حاضر رہتے ہین پھر دنیا مین کون ہے جو اس نظام کو سمجھہ سکے لا علم لنا
الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم **بخارات ارضی** جو زمین سے اوٹھتے ہین اور کرہ مہریا تک
جا کر منجمد ہو جاتے ہین اور پھر پانی ہو کر زمین پر برس پڑتے ہین اور زبان خشک گیاہ کو تر کرتے ہین اور
انسان و حیوان اور ذی روح و غیر ذی روح کی زندگی اور نشو و نما کا سبب ہوتے ہین کیا کوئی حکیم اور فلسفی
اور طبیعی اس عروج و نزول بخارات ارضی کا سبب واقعی جیسا کہ ہے بیان کر سکتا ہے ہرگز نہین۔ **نظیر
اکبر آبادی** نے بھی کیا خوب موتی پروئے ہین **سے** نہ پہنچے ہین لاکھون ہلا کر ڈون پنڈت
ہزارون سیانے ÷ جو خوب دیکھا تو یار ہے آخر خدا کی باتین خدا ہی جانے ÷ **اے پاک
پروردگار تعالی شانہ** میری جان تجھہ پر قربان جب ہم تیری مخلوق کی ماہیت اور نتیجہ
خلقت سے آگاہ نہین تو ہماری عقل کی فکر اور اندیشہ کا خیال تیری جمال تک کب پہنچ سکتا ہے۔

## لمولفہ غزل

کوئی سمجھہ نہین سکتا ہے تجکو کیا ہے تو
ہمین بس اتنا ہی معلوم ہے خدا ہے تو

ہمارے عقدۂ لاحل کو تو ہی کھولے گا
ترا ہی نام خدا ہے گرہ کشا ہے تو

تجھی کو ڈھونڈھتے ہین یہہ ڈھونڈھنے والے
سبھون کو تیری طلب ہے وہ مدعا ہے تو

اگر سپاہ کہ یکتا نہین رہا تو نہو ÷
ہزار شکر کہ اب میرا آسرا ہے تو

یہہ کون کہتا ہے تیرا پتہ نہین ملتا
ہماری گردنون کا ہار ہو رہا ہے تو

جو تجھسے دور ہین تو اوسنے دور ہی بیشک
یہہ کون کہتا ہے دیکھا نہین تجھی ہمنے
پھرے جو نور ہی آنکھو ہین انکھین ٹھنڈی ہون
بس اب تو تجھسے ہی اکبر نے لو لگائی ہے

جو تجھسے ملگئے اوسنے ملا ہوا ہے تو
ہماری آنکھو ان مین ہر وقت پھر رہا ہے تو
رہے جو دل مین تو اس دل کا مدعا ہے تو
سمجھ مین آگیا یہہ سلسلہ خدا ہے تو

**انسان** تعریف اوس شی کی کرسکتا ہے کہ جسے دیکھا ہو یا اوسکے اوصاف سے کما حقہ واقفیت رکھتا ہو۔ **اے معبود** تجھے دیکھا نہین تیرے جمال کی صفت کیونکر کیجائے آنکھین تیری دیکھنے کو ترستی ہین اور شاید ترستی ہی رہین اور دم نکلجائے کانون نے جو کچھہ سنا وہ اسکا کافی طریقے سے سنا کہ قوت گویائی کو جسے کچھہ مد نہین پونہچ سکتی جب **انبیا علیہم السلام** تیری حمد کرنے مین عاجز اور تیری معرفت مین حیران ہوجائین اور گھبراکر یون پکار اوٹھین **مَا عَرَفْنَاكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ** تو پھر غریب اسکی کس قطار مین ہے چونکہ کملا کا یہی دستور رہا ہے کہ اپنی اپنی تصانیف کو بابرکت بنانیکے لیئے اپنے خالق مالک ۔ رحیم ۔ کریم ۔ ستار ۔ غفار کے نام سے شروع کرتے ہین مین بھی اون اکابر کے نشان قدم پر چلتا ہون اور **تاریخ غریب** کی قبولیت عام کیواسطے ایک متبرک سرمایہ جمع کرتا ہون ۔ +

## نظم

خدا نے دیا مصطفے کو ہمین
نبی کا کرین شکر تا زندگی +
سر بندگی خم خدا کے حضور
نہین کوئی اوسکا شریک و سہیم
احد ہی صمد ہے وہ ذی شان ہے
شہنشاہی اوسکو سزاوار ہے

نبی نے بتایا خدا کو ہمین
سکھائی خدا کی ہمین بندگی
نہین ہے وہ ہمسے کسی وقت دور
یہہ مخلوق حادث ہے وہ ہے قدیم
وہی مظہر سرفی شان ہے
وہ جبار ہے اور قہار ہے

اوسیکی زمین اور اوسیکا زمان
اوسیکی رعیت شہان جہان

وہ رزاق ہے اور مرزوق ہم
وہ خلاق ہے اور مخلوق ہم

وہی بادشا ہونگا فریاد رس
وہی ہم غریبونکا بھی دادرس

اوسی کی طرف سبکی آنکھین ہین وا
حقیقت مین دل ہے اوسی سے لگا

جدا ہے وہی پھر ملا ہی وہی +
خدا ہے وہی ہان خدا ہے وہی

جہان دیکھئے اوسکی جلوہ گری
مگر پھر ہے ہر چیز سے وہ بری

ہماری نگاہون کا وہ نور ہی
مگر پھر نگاہون سے مستور ہے

وہی آشکارا بھی مستور بھی +
وہی پاس بھی ہی وہی دور بھی

وہی نور بھی ہے وہی نار بھی
وہ اسرار بھی اور اظہار بھی

وہ عشاق کی گردنون کا ہی ہار
ہمارے چمن کی وہی ہی بہار

اوسیکے چمن کے ہین گل انبیا
ہین مقبول اوسکے یہ کل انبیا

گلاب انہین ہین **سید کائنات**
علیہ السلام وعلیہ الصلوات

گل بحر ان ہی ہی ایک گل +
اسیکا لقب ہی امام رسل

## حضرت سعدی رحمۃ اللہ علیہ کے جواہر تبرکا و تیمنا درج ہین

امام رسل پیشوائے سبیل
امین خدا مہبط جبرئیل

کریم السجایا جمیل الشیم
نبی الورایا شفیع الامم

شفیع الورا خواجہ بعث ونشر
امام الہدا صدر دیوان حشر

شفیع مطاع نبی کریم
قسیم جسیم نسیم وسیم

یتیمے کہ ناکردہ قرآن درست
کتب خانۂ چند ملت بشست

بماند بہ عصیان کسے در گرو ❊ کہ دارد چنین سید پیش رو

بلند آسمان پیش قدرت خجل ❊ تو مخلوق و آدم ہنوز آب و گل

تو اصل وجود آمدی از نخست ❊ دگر ہرچہ موجود شد فرع تست

چہ نعت پسندیدہ گویم ترا ❊ علیک الصلوٰۃ ای نبی الورا

درود ملک بر روان تو باد ❊ بر اصحاب بر پیروان تو باد

خدایا بحق بنی فاطمہ ❊ کہ بر قول ایمان کنی خاتمہ

اگر دعوتم رد کنی ور قبول ❊ من و دست و دامان آل رسول

رسالت رسولونکی اوسکو ملی ❊ ہوا جب ظہور اوسکا دنیا ہلی

ہوا پاک ملک عرب کفر سے ❊ پڑے قصر کسریٰ مین بھی زلزلے

عرب قصر عالی عجم خانہ باغ ❊ ائمہ اسی قصر کے ہین چراغ

اسی باغ کے ہین نہال اولیا ❊ جمیل اولیا باکمال اولیا

بڑہا جب ہر اک نخل نوخاستہ ❊ ہوا خوب یہ باغ آراستہ

جب اس باغ سے خاتم المرسلین ❊ روانہ ہوئے سوئے خلد برین

صحابہ نے اسکو کشادہ کیا ❊ بہت کچھہ بڑہایا اضافہ کیا

ابوبکرؓ و فاروقؓ و عثمانؓ علیؓ ❊ یہی چار ہین جانشین نبیؐ

یہی باغبان باغ احمد کے ہین ❊ نگہبان قصر محمدؐ کے ہین

مہ و مہر انکی چمک سے ہین ماند ❊ یہہ چرخ کرامت کے ہین چار چاند

یہہ دین نبیؐ کے ہین چار آئینے ❊ شمار انکے ہون دس ہزار آئینے

انہین آئینون مین حق آیا نظر ❊ انہین مین ہے عکس نبیؐ جلوہ گر

انہیں آئینوں سے صفا ہم نے لی — ضیا شمس کو بھی انہیں سے ملی

جن آنکھوں نے انکی نظارے کئے — وہ پھر آپ ہی آئینے بن گئے

ملی اولیا کو انہیں کی صفا — نظر آگیا اونکو دل مین خدا

مناقب نہیں کہتے ہیں اب جابجا — انہیں کا تو ڈنکا ہے یہہ بج رہا

عرب مین منگایا عجم سے خراج — لیا نذر مین بادشاہوں سے تاج

نگون سر ہوئے حکمرانِ جہان — انہیں کا تھا دنیا مین سکہ رواں

عجم و روم چین اور ہندوستان — جہاں دیکھتے ہین انہیں کے نشان

انہیں کے صدا کی تو ہی یہہ کڑک — کہ یورپ دہلتا ہے اسوقت تک

صحابہ کا ہر فرد تھا شیر نر — سبھوں نکو بھروسا تھا اللہ پر

مدد کے کسی سے بھی طالب نتھے — وہ تھا کون یہہ جس پہ غالب نتھے

انہیں اپنی تلوار پر ناز تھا — کہ ایک انکا انجام و آغاز تھا

اسیلئے ہزاروں سی لڑتے رہے — مگر پھر بھی غالب ہی پڑتے رہے

جہاں انکے ہاتھوں نے گاڑا علم — ہوا ملک کا ملک زیرِ قدم

قتال انکو شادی سی کچھ کم نتھا — لڑے سے یہہ ہزاروں سے پر غم نتھا

جہاں سو یہہ سی اللہ اکبر کہا — اوسی وقت تھا خاتمہ جنگ کا

ہے اللہ اکبر کلیدِ ظفر — ہے ہمکو اسی سے امیدِ ظفر

یہی نام تو غازیوں کی ہی جان — یہی کافروں کے لیئے ہی امان

علم فتح کے ہر طرف گڑ گئے — یہہ جب آدمی شاہو نسے لڑ گئے

سلاطین عالی منش دب گئے — جہاں چڑھکے یہہ بندۂ رب گئے

ہرقل و مقوقس مسلمان ہوئے ۔۔ صداقت پران سب کی قربان ہوئے
یہہ اسلام کا بندوبست اہتمام ۔۔ انہین پیشوایان دین کا ہے کام
ابو بکرؓ تھے یار غار نبی ۔۔ نبی سے انہین استقامت ملی
یہی سب سے اول ہین تصدیق مین ۔۔ یہہ سرحلقہ ہین اہل تحقیق مین
صحابہ مین سب سے مقدم ہین یہہ ۔۔ وہ اقطاب مین قطب اعظم ہین یہہ
بزرگی ہے صدیق کی متفق ۔۔ ہوئے متبع انکے سب اہل حق
حدیثون مین حضرت کی تعریف ہے ۔۔ کتاب خدا مین بھی توصیف ہے
سند سے یہہ پونہچی ہے آیت ہین ۔۔ ہے اَتقی الذی سورۃ اللیل مین
یہہ آیت ہی صدیق کی شان مین ۔۔ پڑہو دیکہو تفسیر و قرآن سین
ہے اکرم بھی موجود قرآن مین ۔۔ یہہ آیت بھی ہی آپ کے ثنا مین
ہوئے پہلے یہہ جانشین نبی ۔۔ عمرؓ کو پہر انسے یہہ نعمت ملی
ہین محفوظ یہہ ایک سرپوش مین ۔۔ کہ دونون نبی کی ہین آغوش مین
رہی حشر تک اپنی صاحب کے پاس ۔۔ انہین اہل حق کہتے ہین حق شناس
خدا نے انہین عدل روشن دیا ۔۔ عمرؓ نے خلافت کو چمکا دیا
عجب انکا اقبال تھا اوج پر ۔۔ ملاتے نہ تھے شاہ انسے نظر
نگاہ انکی جسپر پڑی کانپ اوٹھا ۔۔ جو للکارا ضیغم کو وہ ہانپ اوٹھا
سنا ہی جب ایمان لائے عمرؓ ۔۔ اوسی دن ہوئی ہی اذان بام پر
خدا کا حرم سب کا سب گونج اوٹھا ۔۔ جب اللہ اکبر پکارا گیا
بتون نے کہا کعبہ سے ہم چلے ۔۔ یہی دین دنیا مین ہوسکے پہلے

چراغ کفر آج گل ہوگیا
چلے بت جہان سے یہہ غل ہوگیا

عمرؓ کی جلالت کا ڈنکا بجا
کہ مومن ہوا آج وہ باخدا

خدا نے نبی کی دعا کی قبول
ہین شکرانے کی سجدہ مین اب رسولؐ

پہونچا پیمبرؐ کو پہر عمر بھر
نبیؐ کی تھی چوکھٹ عمرؓ کا تھا سر

ملا مرکے بھی آپ ہی کا جوار ٭
بنا حجرۂ مصطفیؐ مین مزار

رہے بہر خدمت یہہ دونونؓ وزیر
کوئی ہے زمانے مین انکا نظیر

نبیؐ ایک ہین اور سائے ہین دو
درود انپہ اے اہل ایمان پڑہو

حیات ابد ہے نبیؐ کو ملی
وہی زندگی ان کی ہے زندگی

ہے وزن ایک عثمانؓ و قرآن کا
ہے ذات انکی سرچشمہ ایمان کا

مسلمانون پر ان کا احسان ہے
کہ ہر گھر مین موجود قرآن ہے

ہے ایمان کی جڑ یہ قرآن پاک
نہو یہ تو پھر کیا ہے دنیا مین خاک

ہدایت کا باعث یہ قرآن ہے
ہدایت ہی قرآن کی شان ہے

یہی شان عثمانؓ کو ہے ملی
ہے انکار اس فیض کا جاہلی

ہے قرآن زبان رسولؐ و خدا
اوسے جمع عثمانؓ نے کردیا

اسے کہتے ہین دولت بیقیاس
کلام خدا کا خزانہ تھا پاس

رسول خدا کا یہہ ارشاد ہے
یہہ ارشاد اکبر مجھے یاد ہے

کہ عثمانؓ ہے میرا رفیق و حبیب
یہی ہوگا جنت مین مجھسے قریب

نبیؐ کی تھین منسوب بیٹین انہین ٭
ملین قسمتون سے یہہ نورین انہین

عرب مین غنی آپ کا تھا لقب
تھے اوس عہد مین آپ میر عرب

روایت ہی یہہ معتبر مستند
رُوات اسکی اچھے قوی ہی سند

کہ اک سایل آیا پیمبرؐ کے پاس
وہ تھا مفلسی کے سبب بدحواس

خدا نے اوسے دین تھین دو لڑکیان — وہ ناکتخدا ہو گئین تھین جوان

نبیؐ سے کہا اوسنے یا شاہ دین — مرا حال حضرت سے مخفی نہین

مری فکر کر دیجئے یا رسولؐ — کہ اس رنج سے میرا دل ہے ملول

نبیؐ نے کہا جا تو عثمان کے پاس — وہ مرد سخی ہے بڑا حق شناس

کرے گا خدا تیری حاجت روا — تجھے دیگا وہ مال بے انتہا

کیا جا کے سائل نے اونسے سوال — کہ اے باغ جود و سخا کے نہال

مین ہون تنگدستی کا مارا ہوا — تمہارے نبیؐ کا ہون بھیجا ہوا

ہین ناکتخدا لڑکیان میری دو — محمدؐ کے پیارے ہو اونہین بیاہ دو

قطار اونٹون کی آئی تھی شام سے — وہ مال تجارت سے سب تھی لدی

سنا اوس نے جسوقت نام نبیؐ — وہ پوری قطار آپنے اوسکو دی

علیؑ ولی شیر حق مرتضےٰؑ — امام جہان نائب مصطفےٰؐ

خدا نے کیا اپنا ہمنام انہین — کہ عقدہ کشائی کا ہے کام انہین

یہہ ہین قوت بازوی مصطفےٰؐ — انہین کہتے ہین شاہ خیبر کشا

ہے مصحف مین تحریر ذکر آپکا — علیؑ نامہ ہے سورۂ ہل اتےٰ

محبت سے مملو تھا دل آپ کا — اسی دل مین عشق نبیؐ تھا بھرا

سراپا محبت کے مظہر ہین آپ — جو ہین صاف دل اونکے رہبر ہین آپ

صحابہ سے تھا آپکا وہ ملاپ — کہ تھے روح ہر اک صحابی کی آپ

اماموں کا دل اور نا صاف ہو — ارے یارو کچھہ بھی تو انصاف ہو

علیؓ کا دل پاک پر کینہ ہو — ارے بہائیو تم خدا سے ڈرو

تقیہ ہو شیر خدا کے لئے — یہہ کیا ظلم تمنے علی پر کیے

علیؓ ہین ید اللہ علی ہین ولی — علیؓ سے جوانمردی کس کی چلی

تقیہ تو ہے دبنے والونکا کام
جہاں حق کا لینا تہا مقصود اڑہی
مگر وہ لڑائی عداوت نہ تہی
بزرگی خلافت کی تہی مستند
مگر تہا نہ دلمین کچہہ اسکا خیال
یہی تو ہین سردفتر اولیا
ہین ضرب المثل اس شرافت مین آپ
عرب کی شرافت ہی ضرب المثل
مگر آپ ہین ان شریفون مین شاہ
کریم آپ اولاد بہی سب کریم
پدر مہر روشن پسر ماہتاب
امام حسن رض مین نبوت کی شان
سب اولاد اونکی جمیل الشیم
سخاوت کو فخر آپ کی ذات سے
غنی کر دیا جسکو کچہہ دیدیا
خدا اون کو دیتا ہے دنیا کو یہہ
انہیں دشمنون سے بہی ہے دوستی
نسب انسے جسکا ملا پاک ہے
ستارونمین بہی انکی ہے روشنی
بنا نور سے ان کے عرش برین
ہے سورج مین انکی جلالت کی شان

تقیہ علی ع کے لیئے ہے حرام
جہان تہی جگہہ لڑنے کی لڑ پڑے
ہماری تمہاری جہالت نہ تہی
اوسی کے لیئے تہی یہ سب جد و کد
نہ غصہ نہ کینہ نہ رنج و ملال
امامت کا انسے ہے رتبہ بڑہا
اماموں کے جد ہین اماموں کے باپ
عرب کو اسیکا تو اتنک ہے بل
ستارون مین جسطرح روشن ہو ماہ
کرامت کی دریا کے در یتیم
غلام انکے سلطان عالیجناب
حسین رض شہید اس امامت کی جان
شفیع الورا یا وسیع الکرم
فقیرونکو ہے فیض سادات سے
جو کچہہ چاہا اللہ سے لے لیا
پلا دیتے ہین شربت اعدا کو یہہ
یہہ سیرت ہے ترکہ مین ان کو ملی
یہہ ہین پاک انکا خدا پاک ہے
زمین انکی خاک قدم سے بنی
انہین کا فلک ہے انہین کی زمین
قمر مین ہے انکی صباحت کی شان

یہہ فیاض ہین یعنی فیاض خلق ✤ دو شالو نپہ ممتاز ہے انکا دلق

انہین کے ہین فرزند محبوب پاک ✤ یہین نور سے انکے ہے تابناک

ہے بغداد حضرت کی آرامگاہ ✤ فلک اشتباہ و ملایک پناہ

انہین کے جگر گوشہ خواجہ معین ✤ ہوئے ہند مین آکی عزلت گزین

ہے اجمیر پاک آپ کی خانقاہ ✤ یہین جلوہ گر آپ ہین مثل ماہ

انہین کے ہین نور نظر بو العلا ✤ شہ ملک عرفان ولی خدا

نواسی ہین یہہ خواجہ احرار کے ✤ جگر بند ہین شاہ کرار کے

شہ ہند ہین شاہ ہند الولی ✤ وزارت ہے اون کی انہین کو ملی

ہے اجمیر تخت شہ بے نظیر ✤ ہے یہہ اکبر آباد قصر وزیر

عجب شہر ہے آگرہ واہ واہ ✤ ہے دو بادشاہونکی آرام گاہ

یہین دفن ہے اکبر خوش سیر ✤ ہمایون کا اکبر ہے لخت جگر

یہہ فرمانروا ہی ہین بے مثل تہا ✤ کہ تہا صلح جو اور کشور کشا

جہانگیر کا پور شاہ جہان ✤ ولی کہتے ہین اسکو پیر و جوان

انہی اکبر آباد مین وہ بہی ہے ✤ مبارک صفت اور فرخندہ پے

غرض آگرہ ہے مبارک بلد ✤ سلاطین کا مدفن ولی کی لحد

## ...ست حضرت قبلہ عالم قطب اکرم پیر دستگیر مولینا سید شاہ محمد قاسم ابو العلائی داناپوری قدس اللہ سرہ

پلا ساقیا بادہ صاف و پاک ✤ کہ مین مست ہوجاؤن یعنی خداک

سبب مجہے مدحت پیر لکہنی ہے اب ✤ ہے عالی حسب وہ صحیح النسب

رسولِ خدا کا وہ فرزند ہے | علیِ علا کا جگر بند ہے
سیادت کے دریا کا گوہر ہے وہ | شرافت مین بحرم جوہر ہے وہ
وہ باغ ولایت کا سبزہ تھی | ولی کہتے سب تھے اوسکو ھذا الولی
پڑی جب نظر روئے پرنور پر | صحابہ کے انوار تھے جلوہ گر
سخاوت آئمہ کی ہاتھ آئی تھی | کرامت رسولونکی سی پائی تھی ✤
وظیفہ میرا آپ کا نام ہے | یہی ورد اب صبح اور شام ہے
شہ قاسم پاک محبوب حق | کہ افلاک از ذوقش نہ درق
رقم شد ز اوصافِ حسنش قلیل | جمیل و جمیل و جمیل و جمیل
دلم باد خاکِ رہ آن ولی ✤ | بجاہ محمد نبی و علی
بچشم جمالش بود جلوہ گر | کہ در چشم من تا خراند نظر
سرو کارِ من باد با او مدام | بود در تنم تا کہ جان را قیام
برم عشق و سودای او در لحد | بماند بخواب من او تا ابد ✤
سرم بر درش باد او در خیال | چو او در خیال است دارم وصال

## سبب تالیف کتاب تاریخ عرب

میرے فرزند طریقت عزیزی شیخ احمد حسین ابوالعلائی و میان فیاض الدین خان سلمہ اللہ تعالی نے مجھسے بڑا اصرار کیا کہ حرمین شریفین زادہما اللہ تشریفا و تعظیما کے حالات مفصل معلوم [illegible] مدینہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کی فضیلتیں معلوم ہوں اکثر مسلمان حج کو جاتے ہیں اور بغیر زیارت قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے واپس چلے آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ زیارت قبر نبی صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم ضروری امر نہیں ہے چونکہ ہمکو اسکا حکم معلوم نہیں ہم چپ ہو رہتے ہیں اگر آپ ان امور کی تحقیق کر کے

بیان مین ایک سالہ لکھدین تو ہمارے بھائیون کے کام آئے اور عام مسلمانون کو بھی نفع پونہچے
مینے اونسے کہا کہ میرے لائق وفایق دوست مولوی محمد وارث علی صاحب جو کتاب موسوم بہ
شمس التواریخ لکھہ رہے ہین اور وہ آٹھہ سو صفحون تک پونہچ چکی ہے وہ ان امور کیواسطے
کافی ووافی ہے مینے اوسے لفظ بلفظ دیکھا ہے وہ کتاب واقعی قابل قدر ہے اور بڑے
تحقیق سے لکھی جاری ہے مگر وہ اپنے اصرار سے باز نہ آئے اونکے سوا اور عزیزون نے بھی
اونکی شرکت کی مجبوراً کمر ہمت باندھنی پڑی اور مینے اسی ماہ ربیع الاول شریف کی ۲۴ ر ۱۳۱۰ سنہ ہجری
مین اللہ کا نام لیکر اسکا آغاز کیا اب اپنے اللہ سے جو میرا ہر حال مین معین اور کفیل ہے اس اہم
مقصد مین بھی مدد چاہتا ہون وما توفیقی الا باللہ و توکلت علی اللہ ہ

| درین دریای بے پایان درین طوفان موج افزا | دل افگندیم بسم اللہ مجریہا ومرسا ہا |
| --- | --- |

## عرض حال خود

میرا نام محمد اکبر ہے میرے والد ماجد کا اسم گرامی حضرت سید شاہ محمد سجاد ابو العلائی دانا
پوری ہے میرے جد امجد حضرت مولینا شاہ سید تراب الحق قدس سرہ حضرت مولوی
سید شاہ طیب اللہ نقاب پوش قدس سرہ کے دوسرے فرزند تھے
اور میرے دادا صاحب کے بڑے بھائی حضرت شاہ بہار الحق قدس سرہ تھے اور یہی
اپنے والد ماجد کے سجادہ نشین تھے میرے دادا صاحب کی علمی استعداد پوری نہتی مگر حضرت
شاہ بہار الحق قدس سرہ فاضل جید تھے میرے پردادا حضرت نقاب پوش تھے مینے آپکی
زیارت نہین کی مگر بزرگون سے سنا اور اونکی بیاضین اور سفینہ جات دیکھے اوسے معلوم ہوا
وہ بڑے فاضل اجل تھے اور نسخ اور نستعلیق کے بڑے خوشنویس اونکے والد ماجد حضرت
مولینا امین اللہ شہید بڑے زبردست عالم تھے اور اونسے اوپر جملہ بزرگوار لباس
زہد اور حلیہ علم سے آراستہ چلے آتے طریقہ فقر میرے خاندان مین اباً عن جدٍ چلا آیا ہے یہہ سب

بزرگوار رضوی سادات سے ہین مگر میرے والد ماجد کا نسب رزاقی ہے یعنی حضرت غوث پاکؓ کی اولاد سے تہین جب حضرت شاہ طیب اللہ نقاب پوش قدس سرہ نے رحلت فرمائی تو بڑے صاحبزادے یعنے حضرت شاہ بہاء الحق سجادہ نشین قرار پائے جب آپکا زمانہ رحلت قریب پہونچا تو آپنے اپنے بہائی حضرت شاہ تراب الحق قدس سرہ کو بلاکر فرمایا کہ مینے اپنے طریقہ کی سجادگی تمہارے بڑے فرزند **نورچشم محمد قاسم مدعمرہ** کو دی میری نظر مین وہ کمال سعادتمند ہے سرمایہ اوراستعداد علمی بہی کافی ووافی رکہتا ہے فقیر کو جاہل ہونا چاہئے جب وہ **اکبرآباد** سے یہان آئین تو سب سفارشین جنمین مینے اونکے واسطے خلافت نامہ اور مثال لکہدی ہے حوالہ کردینا اور آپنے چند روز بعد رحلت فرمائی میرے ایک چچا حضرت شاہ محمد واجد مجہے والد سے بڑے اور حضرت پیرومرشد سے چہوٹے تہے گو حضرت سید شاہ محمد واجد قدس سرہ کا سرمایہ علم رسمی بہت زیادہ تہا مگر بیان اور حالت اونکی نہایت سریع الاثر تہی الحمد اللہ کہ اونکی اولاد موجود ہے اور سب خوش ہین میرے حضرت والد ماجد قدس سرہ کی درسی کتابین تمام تہین مگر علوم دینیہ مین بالغ استعداد رکہتے تہے مسایل فروعی واصولی نہایت قوی مستحضر تہے مینے بہی جو کچہہ پڑہا اپنے حضرت پیرومرشد برحق قدس سرہ سے پڑہا میری بہی یہی حالت ہے کہ معقول کے ساتہہ مجہے مناسبت نہ تہی نہ اب ہے ضروری علم دین سے واقف ہون جب سے حضرت پیرومرشد کے غلامون کی سلسلہ مین نام لکہوایا ہے اور شغلون سے کنارہ کشی کی مگر کچہہ کچہہ لکہتے پڑہنے کا شغل ہوجاتا ہے کبہی کبہی کچہہ نظم بہی کرلیتا ہون گو اوسمین پوری واقفیت تو نہین ہے مگر دل بہلانیکے لیے کافی ہے چونکہ میرے خاندان مین عطیہ شاہی کے ذریعہ سے بہت متمول تہا کسیکو روزگار انگریزی کی ضرورت نہ تہی تو خانہ نشینی کی حالت مین کوئی دل بہلانیکا وسیلہ تلاش کیا جاتا تہا تو بعد تحصیل علوم ظاہریہ اکثر فکر سخن ہی وہ وسیلہ قرار پاتا تہا یہی سبب مجہے بہی مشق سخن کا واقع ہوا بالفعل ایک تذکرہ شعرائے اردو کا بہی زیر تصنیف ہے اور وہ نظم ہوگا کئی ہزار اشعار اوسکے لکہہ چکا ہون جب سے تاریخ عرب مین ہاتہہ لگایا ہے وہ تذکرہ اسکے تکمیل تک ملتوی کردیا گیا ہے میرے خاندان مین انگریزی ملازمت میرے حضرت

پیر و مرشد قدس سرہ کے عہد سے شروع ہوئی ہے حضرت قدس سرہ نے سیدنا ابوالعلا رضی اللہ
عنہ کے مزار فایز الانوار کے شوق مین روزگار انگریزی اختیار فرمایا اور جب اکبرآباد کے صدر کے
لیئے حکام تجویز کر کلکتہ سے روانہ کیئے گئے تو ایک حاکم لمبرٹ صاحب داناپور[1] آئے کہ یہان سے
اکبرآباد روانہ ہون اتفاقاً حضرت قدس سرہ سے اونسے ملاقات ہوگئی — چونکہ اوس وقت کے
حکام اہل علم کو بہت پسند کرتے تہے وہ حضرت کی قابلیت کا معتقد ہوگیا آپ کو لمبرٹ صاحب نے اپنے
اجلاس کا سل خوان مقرر کیا۔ حضرت قدس سرہ اوس حاکم کے ساتھ الہ آباد آئے اور چار برس کے بعد
جب صدر دیوانی کچہری اکبرآباد مین منتقل ہوگئے پہر آپ یہان آکر سررشتہ دار ہوگئے اس فقیر حقیر کی
پیدائش اسی اکبرآباد کی ہے ۱۲۶۰ ہجری مین شعبان کی ۲۷ تاریخ کو میری ولادت محلہ نئی بستی
کے ایک مکان مین واقع ہوئی یہی سبب ہوا کہ حضرت قدس سرہ نے میرا نام **محمد اکبر** رکہا
میرے ایک اور بڑے بہائی تہے جو الہ آباد مین بمقام دائرہ شاہ اجمل پیدا ہوئے تہے اون کا نام
حضرت قدس سرہ نے محمد اجمل رکہا تہا اونہون نے اکبرآباد مین آکر بعمر دوازدہ سالگی انتقال کیا
چونکہ مین **اکبرآباد** کی آب وہوا کا پرورش یافتہ ہون لہذا میرے مزاج کو یہین کی آب وہوا موافق
ہے اب بہی زیادہ قیام میرا اسی بلدہ مبارک مین ہوتا ہے اور اوسکے سوا بڑی بات تو یہہ ہے
کہ حضرت سیدنا ابوالعلا رضی اللہ عنہ کا آستانہ ہے —

| کوچۂ یار سے نکلے کوئی کیونکر اکبر | مین بہی کیا قیس کی صورت کوئی سودائی ہون |
|---|---|

**اپنی رام کہانی** تو مین کہہ چکا اس تاریخ **عرب** کو مینے چند ابواب پر تقسیم کیا ہے

## وباللہ التوفیق وعلیہ التکلان وہو نعم المولیٰ ونعم النصیر

نوٹ [1] داناپور ضلع پٹنہ عظیم آباد مین ایک بہت قدیم بستی سادات صوفی باتوری کی ہے پٹنہ سے یہانسے سات کوس مغرب کیطرف ہے اور پٹنہ بہی یہانسے سات کوس مشرق کیطرف ہے پہلی داناپور مین ایک محلہ سید واڑہ کی نام سے مشہور تہا جب شاہ عالم بادشاہ یہان آئے اور مصنف تاریخ ہند انکی خانقاہ مین ٹہرے تو انہون نے اوسکا نام شاہزادہ پور کردیا یہہ بستی دریائی سون کے کنارے پورب پچہم آباد ہے اسی خانقاہ مین حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی قدس سرہ کا خرقہ اور نعلین اور گنبد وحدت ہے جسکی زیارت ہر سال یازدہم ربیع الثانی شریف کو ہوتی ہے ۱۲ —

عرب اوس ملک کا نام ہے جو ایک جزیرہ نما کی صورت مین واقع ہوا ہے اور ہمارے
داناپور سے سیدھا مغرب کیطرف ہے اسکی زمین پتھریلی اور ریگستانی ہے اسمین پہاڑ بہت ہین
مگر بہت بلند نہین اور سب خشک گو اونمین جابجا کہین چشمے بھی جاری ہین مگر سبز پہاڑ نہین ہین
وسعت اسکی یعنی محیط غربی سے بحر ہند تک اور بحر متوسط کے کنارون سے افریقہ کے
ریگستان تک پہنچتی ہے وہ اقوام جو اس خطے کے بسنے والے ہین ایک ہی زبان بولتی ہین
اور اونکے رسوم و عادات اور صنائع و حرفات ایک ہی قسم کی ہین اور اونمین سب سے زیادہ حصہ دکھاہی

جو ایک ہی نبی اُمّی صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا کلمہ پڑہتے ہین دنیا بھر کے مسلمان گو وہ نسباً عرب ہون یا نو مسلم سبھون کا خیال اسطرف نہایت ادب و احترام سے پڑہتا ہے خصوصاً اس ملک مین تین شہر تو ایسے ہین کہ جن مین سوائے مسلمانون کے ایک آدمی غیر مذہب کا نہین ہے یعنی **مکہ ومدینہ وطائف** اور مسلمانون کے مذہب مین جو فرقہ اثنا عشریہ و خارجی وغیرہ ہین وہ بھی ان تینون شہرون مین نظر نہین آتے اثنا عشری جو حج کرنیکو جاتے ہین وہ ...... کا برقعہ پہنکر داخل ہوتے ہین اور اہل سنت والجماعت کے جو چار مصلے وہان ہین اونہین کسی ایک کے پیچھے نماز پڑھ لیتے ہین تیرہ سو برس سے مسلمانون کے مذہب کی بنیاد قائم ہوئی ہے جب سے آجتک یہہ شہر متبرکہ سوائے مسلمانان اہل سنت والجماعت کے اور کسی کے تحت حکم نہین ہوا اگر اہل انصاف اس امر پر تامل کی نظر کرین تو اہل سنت والجماعت کے فخر و مباہات و حقانیت کے لیئے یہہ بات کم نہین ہے **حضرت ظل سبحانی امیر المومنین فرمانروای کشور دین خلیفۃ المسلمین خادم الحرمین الشریفین سلطان ابن السلطان ابن السلطان عاشق رسول رب العالمین سلطان المعظم مولینا عبد الحمید خان غازی** خلد اللہ ملکہ اجلال ان دونون بقعہ متبرکہ کے خادم اور تمام ملک عرب کے مالک ہین تمام مسلمانان روئے زمین نے آپ کو اپنا خلیفہ مان لیا ہے کوئی مسلمان ایسا نہین ہے کہ جس کے سامنے آپ کا نام لیا جائے اور وہ دفعتہً بیہ نہ بول اوٹھے خلد اللہ ملکہ وطال اللہ عمرہ مینے مکہ معظمہ مین جیسا ترکون کو آپ کے نام کا عاشق پایا ویسا دوسرون کو نہین اب قریب قریب مسلمانان ہند بھی ویسی ہی حالت اور عقیدت پیدا کرتے جاتے ہین **روم وروس** کی لڑائی نے تو مسلمانان ہند کے دلمین سلطان کی محبت کا تخم بودیا اور **یونان** کی لڑائی مین وہ تخم سرسبز ہوا الحمد للہ کہ اب وہ بارآور ہوا چاہتا ہے **مسلمان** بادشاہ تو اور بھی ہین مگر اسقدر شیفتگی مسلمانونکو اور کسی مسلمان بادشاہ کے ساتھہ نہین ہے اس کا سبب یہہ ہے کہ انکا **لقب**

**خادم الحرمین الشریفین** ہے روضہ **رسول اللہ** صلے علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
کے سرہانے کیطرف یعنی حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اور حضرت صدیق اکبر یار غار
رسول اللہ کے درمیان ایک قندیل آویزان جسکا نام **ثریا** ہے اوسمین بڑی بڑے قطعات
جواہر کے جڑے ہوئے ہین روشن ہوا کرتی ہے وہان قندیلون مین زیتون کا تیل جلتاہی
**ثریا** کا بچا ہوا زیت پارسل کرکے سلطان کے واسطے تحفہ جاتا ہی سلطان خلد اللہ ملکہ کہانے کے
شروع کرنیکے وقت پہلے روٹی کا ٹکڑا **ثریا** کے زیت مین ڈبوکر کہالیتے ہین اور پھر کہانا کہاتے ہین
مجسے مولوی رحمت اللہ نزیل مکہ معظمہ علیہ الرحمتہ والغفران خود کہتے تھے کہ سلطان نے فرمایا
کہ مین حرمین الشریفین مین حکومت نہین کرتا ہین تو وہان کا ایک خادم ہون سلطان نے مکہ معظمہ مین
طرز حکومت کو اصلا نہین بدلا سفرای دول یورپ نے جدہ شریفہ مین سلطان سے عہدنامی کی
کچہہ اصلاح چاہی مگر آپ سے انکار کیا۔

الٰہی خسرو عبد المجید عالیجاہ ۔ رہے زمانہ مین تا عید دور مہر و ماہ ٭
جہان مین اس سے زیادہ ہو شوکت اسلام ۔ بحق اشہد ان لا الہ الا اللہ ٭

جو سنکر کہ جدہ سے ہین رہتے ہین وہ جدہ شریفہ کی شہر پناہ کی چہار دیواری سے اگر بغیر حکم حاکم جدہ
مکہ معظمہ کی طرف قدم بڑہائے اور وہ مارا جائے تو سلطان اوسکے ذمہ وار نہین کوئی کافر جدہ کی
چہار دیواری سے باہر مکہ معظمہ کیطرف قدم بڑہا نہین سکتا کوئی سفیر اگرچہ وہ کسی دولت کا ہو جدہ
شریفہ مین گہوڑے پر چڑہ کر نہین نکل سکتا ہین حج سے واپسی کے وقت جہاز کے انتظار مین
ایک مہینے تک جدہ شریفہ مین مقیم رہا ایک روز معلوم ہوا کہ **عثمان نوری** پاشا جدہ مین دفعتًا
پہونچگئے شہر مین تہلکہ تہا کہ بغیر اطلاع یہ کیون آئے انکا معمول تہا کہ جب آتے تہے تو ایک
روز پہلے اطلاع ہوتی تہی آخر کو دوپہر کے وقت یہہ بات تحقیق ہوئی کہ عیسائیون نے چوری
سے شرابین منگوائین تہین اوسکی خبر انکو ہوگئی آتے ہی تمام شراب کے کنٹر ضبط ہوگئے
اون عیسائیون کو قرار واقعی سزا ملی اور وہ سب شراب سمندر مین اونڈیل دی گئی **عرب** کا

تمدن مشہور ہے افسوس ہے کہ کسی مسلمان مورخ نے اسطرف توجہ نہین کی اسوقت ہمارے سامنے جو کتابین
کہلی ہوئی ہین وہ عیسائیون کی ہین اور ان لوگون نے بڑی عرق ریزی سے عرب کی تاریخین
لکہی ہین جنکا ہم مسلمان اقتباس کر رہے ہین ان دنون ہمارے معزز کرم فرما شمس العلما مولوی
**سید علی بلگرامی** طال اللہ عمرہ نے ایک انگریزی تاریخ کا ترجمہ کیا ہے جسکا نام
**تمدن عرب** ہے واقعی مسلمانون پر بڑا احسان کیا ہے مین بہی اس کتاب کا
خوشہ چین ہون ادہر **اکبر آباد** مین ایک کتاب عرب کے حالات مین اور تصنیف ہو رہی ہے
جسکا نام شمس التواریخ ہے اور مصنف اوسکے میرے لائق و فائق دوست مولوی وارث علی
صاحب ہین اور عزیزی میان امیر الدین اپنے سرمایہ سے اوسے طبع کرا رہے ہین وہ کتاب پچاس جز تک
چہپ کر شائع ہو چکی ہے مینے اوسے لفظ بلفظ دیکہا ہے بہت مفید ہے مینے بہی بعض احباب
کے اصرار سے اس میدان وسیع مین قدم رکہا ہے اللہ سے توفیق چاہتا ہون مین تو جو کچہہ ہون
وہ ہون **ع** مرا در سخن گرچہ آن پایہ نیست + ولی خاک فطرت تنک مایہ نیست +

**عرب** یعنی ملک عرب جس زمانہ مین کچہہ تہا اور عارضہ بت پرستی مین مبتلا ہو کر ذی فرش ہو گیا تہا
اوسوقت کے بہی اس کے جو کارنامے ہین وہ ایسے ہین کہ دوسرے تندرست لوگون سے زیادہ قوی
تہا **عرب** یعنی عرب کے رہنے والے ہمیشہ سے جنگجو قوم ہے اسکی بہادری کے
کارنامے آجتک دنیا مین مشہور ہین اسکی سخاوت و مہمان نوازی اور شاعری بہی مشہور عالم ہے
گہوڑا جو سپاہی کے واسطے مثل آلات حرب کے ایک ضروری شئے ہے اوس نے بہی فطرت
سے معاہدہ کر لیا ہے کہ مین سوائے سرزمین عرب کے اور کہین اپنی نسل نہ ظاہر کرونگا
جسطرح آدمیونکی نسب نامے بہت احتیاط کے ساتہہ محفوظ رکہے جاتے ہین اوسیطرح
گہوڑونکے نسب نامے بہی عرب کو زبانی یاد ہوتے ہین انکی بود و باش کا طریقہ نہایت عمدہ
ہے جن لوگون نے عرب کے دیہات اور قریہ کے لوگون سے اتحاد پیدا کیا ہے اور
انہین جا کر رہے ہین وہ ایسے خوش اسلوبی کے حالات بیان کرتے ہین کہ حیرت ہو جاتی ہے

مہمان نوازی کا یہہ حال ہے کہ اگر کوئی مسافر انکے گہر مین جاکر ٹھہرے اوس کے پاس کچہہ
کہانے کو نہو تو وہ ایک بکری اگرچہ اوسکے شیرخوار بچے کی زندگی کا سبب ہی کیون نہو
وہ اوس مسافر کے لئے فوراً ذبح کر ڈالیگا اور اپنی استعداد کے موافق جسقدر تکلف ہوسکیگا
مہمان عزیز کے واسطے کریگا انکی تمدن کے حالات بہت مشہور ہین اور بڑے دلچسپ ہین ایک
عیسائی فرنچ مورخ عرب کے تمدن کے بیان مین یون لکہتا ہے اوس کا ترجمہ ہمارے عزیز
دوست مولوی سید علی بلگرامی نے کیا اوسکی عبارت مین یہان بجنسہ نقل کئے دیتا ہون وہو ہذا
عربون کے تمدن مین جسقدر زیادہ غوض کیا جائے اوسیقدر نئے واقعات پیدا ہوتے جاتے
ہین اوسیقدر مطلع صاف ہوتا جاتا ہے تہوڑی سی تحقیق کے بعد ثابت ہوجاتا ہے کہ ازمنہ
متوسطہ مین یونان اور روم کے تمدن کا علم عربون ہی کے ذریعہ سے پہیلا تہا اور پانسو برس تک
ممالک یورپ کے مدارس عربون ہی کی تصنیفات پر جا کئے اور کیا بلحاظ ترقی دولت اور
کیا بلحاظ ترقی علمی و عملی وہ عرب ہی تہے جنہون نے یورپ کو مہذب بنایا جب اونکی تصنیفات
علمی اور اونکی ایجادون پر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ایسی قلیل مدت مین اون سے
زیادہ کسی قوم نے ترقی نہین کی اور جب اون صنعت و حرفت پر نگاہ ڈالی جائے تو ثابت ہوتا ہے
کہ اونکی صنائع مین ایک ندرت اور جدت ہے جس کا مقابلہ نہین ہوسکتا انتہی کلامہ جب کعبہ
**معظمہ** کی ابراہیمی بنیاد بہی نہ پڑی تہی تو یہہ جگہہ ایک ریگستان اور سنگستان تہی جب حضرت
**ابراہیم** علی نبینا و علیہ السلام اپنے فرزند نوزائیدہ حضرت **اسمٰعیل** اور اونکی مان
**ہاجرہ** کو یہان چہوڑ گئے تہے تو یہہ زمین بالکل غیر آباد تہی حضرت اسمٰعیل جو
بالکل شیرخوار تہے گرمی کی شدت سے خاک پر تڑپ رہے تہے مان کا حرارت کی وجہ سے
دودہ خشک ہوگیا تہا مان جوش محبت مین ادہر اودہر پانی کی تلاش مین ڈہونڈہ رہین تہین کہ خیر
دودہ نہ سہی پانی ہی کہین سے ملجائے تو چند قطرے بچے کے حلق مین ٹپکا دئے جائین وہان
دو پہاڑ تہے **صفا** اور **مروہ** قریب قریب کبہی اس پہاڑ پر جاتین کبہی اوس پہاڑ پر جاتین

یہہ آمدورفت اونکو سات بار واقع ہوئی مرۃ آخر مین اونکو وہین کی ہموار زمین سے ایک جگہہ پانی جوش کرتا ہوا نظر آیا یہہ اوسطرف دوڑین اور جلد جلد اوسکو وہین کی ریت سے گھیر دیا اسیکا نام چشمہ زمزم ہے زبان سریانی مین زمزم کے معنی ٹھہرنے کے ہین پانی بہتا جاتا تہا آپ اوسکو گھیرتی جاتی تہین اور کہتی جاتی تہین کہ زم زم یعنی ٹھہر ٹھہر خدا کے حکم سے وہ چشمہ جاری رہا جب قوم جرہم کا قافلہ راہ بہول کر ادہر آگیا تو اوس قافلہ کے سردار نے حضرت ہاجرہ کو اپنی بیٹی بنایا اور اوسی زمین مین بسنے کی اونسے اجازت لی پہر یہہ کنوان بنایا گیا اسکے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہان خانہ کعبہ بنایا اور اپنی اولاد کے بسنے کے واسطے اور اونکو واکہ سے رزق دینکے لیے دعا مانگی وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ۝ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ یہہ سرزمین اولاد اسمعیل سے آباد ہوئی پہر ایک زمانہ وہ ہوا کہ اسی خانہ کعبہ مین تین سو ساٹہہ بت سجے رہے تہے مگر جب ارادت قادر لم یزلی نے چاہا بات کی بات مین اوس بقعہ متبرکہ کو پاک وصاف کر دیا اور وہ سیکڑون برس کا بتخانہ پہر مسجد قرار پایا تمدن عرب کا عیسائی مورخ لکہتا ہے کہ **عربستان** گہوارہ مذہب اسلام اور مولد وموطن اوس عظیم الشان حکومت کا ہے جسکو **خلفائے راشدین اسلام** نے قایم کیا یہہ عرب ایک بہت بڑا جزیرہ نما ہے جس کا ایک حصہ ریگستان ہے اور جس کے تین طرف تین سمندر واقع ہوئے ہین یعنی مغرب کے جانب بحر احمر مشرق کیطرف **بحر عمان** اور **خلیج فارس** اور جنوب کیطرف **بحر** **ہند** مغرب کی جانب یہہ جزیرہ نما افریقہ سے ملا ہوا ہے اور مشرق کیطرف ایشیا ہے اور اس کے حدود مشرقی و مغربی وجنوبی وہ سمندر ہین جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے اس جزیرہ نما کی حد شمالی اسقدر صاف اور آسان نہین ہے یعنی یہہ حد اسطرح پر قایم ہوتی ہے کہ غزہ جو فلسطین کا ایک شہر ہے

اور بحر متوسط پر واقع ہے ایک خط جنوب سے بحر لوط تک کہنچا جاسکے اور وہان سے دمشق اور
دمشق سے دریائے فرات کے کنارے کنارے لاکر خلیج فارس مین ملا دیا جائے تو اس خط کو
حد شمالی عربستان کی کہہ سکینگے اس جزیرہ کا زیادہ طول ٢٣ درجہ یعنی ١٥٥٥ میل ہے اور اسکا
زیادہ سے زیادہ عرض ٢٢٠٦ میل ہے اور جملہ رقبہ سطحی ١٢٥٤٦٠٠ مربع میل ہے کسی قدر زاید از ملک
فرانس کے رقبہ کا چہہ گنا ہے **عربستان** کی مردم شماری محقق طور پر معلوم نہین ہے چند سال
قبل ایک کرور کا اندازہ کیا جاتا تہا لیکن جدید تحقیقات کے ذریعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ فی الواقع
اسکی نصف ہے اُن باشندون مین سے کم و بیش دس لاکہہ بدوی ہین اگر اس جزیرہ نما کی شکل ظاہری پر
غور کیا جائے تو یہہ مثل صحرائے افریقہ کے ایک عظیم الشان مسطح میدان ہے جس مین صحرای افریقہ
کیطرح سوکہے ساکہے ریتیلے پتہریلے خطے شاداب زرخیز خطون کے ساتہہ ملے جلے ہین اس
میدان کا اوتار خلیج فارس کی طرف واقع ہوا ہے سرزمین کی غیر متناہی صحراون کے بیچ بیچ مین
وادی اور پہاڑی حصہ ہین جن مین سیکڑون قریے اور شہر آباد ہین اور جنکے باشندے زراعت پر بسر
اوقات کرتے ہین ریگستان کے رہنے والے خانہ بدوش بدوی ہین جو ہمیشہ مسافرت کی حالت مین
رہتے ہین **عربستان** کے وسطی خطہ کا نام **نجد** یعنی سرزمین بلند ہے اور اسکو ایک
سرسبز شاداب جزیرہ کہنا چاہیے جسکے اردگرد پانی کے عوض مین پہاڑ اور ریگستان واقع ہوے ہین
تخمینہ یہہ ہے کہ نصف ملک زرخیز اور شاداب ہے اور نصف ملک خشک اور غیر آباد نقشے کے
دیکہنے سے معلوم ہوتا ہے کہ غیر آباد حصہ کسی قدر زیادہ ہے لیکن اصل یہہ ہے کہ اس ملک کے
جغرافیہ کو ہم ابہی پورے طرح تحقیق نہین کر سکے جس جگہہ پر سیاحون کا گذر نہین ہوا وہ خالی دکہائی گئی
ہین **عربستان** کے ملک مین کئی زنجیر پہاڑون کے واقع ہوے ہین جنکی تحقیقات ابہی طرح
نہین ہوئی اون زنجیرون کی جو **بحر احمر** کی جانب شرق کو ہین زیادہ تر تحقیقات ہوئی ہین اونمین
سے بعض پہاڑ دو ہزار سات سو پینتیس (٢٧٣٥) گز بلند ہین ایک خاص بات عربستان مین یہہ ہے کہ اس
ملک مین ایسی ندیان اور دریا نہین ہین جن مین ہمیشہ پانی رہتا ہو جو ندیان ہین بہی وہ اکثر

سال کے مہینوں مین خشک رہتی ہین یہہ خشک ندیان جنہین وادی کہتے ہین ملک کی ہر حصہ مین موجود ہین اور انہون نے ملک کو ہر طرف سے کاٹ کر مشبک کر رکہا ہے ایام بارش مین جب ان ندیون مین پانی آتا ہے تو یہہ مثل بڑی بڑی ندیون کے نظر آتی ہین۔ جب سے تواریخ انسانی شروع ہوئی ہے عربستان ہمیشہ سے خشکی اور گرمی اور کم خیزی مین مشہور رہا ہے اور یہہ خشکی جنگلون کی نیست و نابود ہوجانے کیوجہہ سے پیدا ہوئی ہے جیسا ہم اسوقت الجزائرین دیکھہ رہے ہین جو رومیون کے وقت مین نہایت سیرحاصل ملک تہا لیکن اب خشک اور غیر آباد ہوگیا ہے۔ اگر بارش کا موسم جو اکثر کئی مہینے رہتا ہے نہ ہوا کرتا تو عربستان کا ملک گویا بود و باش کے قابل ہی نہوتا اور اب بہی جب کسی سال بارش کی کمی ہوتی ہے تو کل خطہ جسمین بارش نہین ہوتی وہ تباہ ہوجاتا ہے اور اس غیر قابل برداشت خشکی کے ساتہہ وہ خطرناک ہوا چلا کرتی ہے جسے باد سموم یا باد خمسین کہتے ہین یہی سموم اور پانی کا نملنا دو چیزین ہین جو عربستان مین قافلہ کی بربادی کا سبب ہوتی ہین۔

ایک عیسائی سیاح مورخ موسیو ڈیورژے جسکا سال ولادت ۱۸۰۵ء اور سال وفات ۱۸۹۶ء ہے لکہتا ہے کہ باد خمسین کی آمد کے آثار قافلہ پر فوراً ظاہر ہوجاتے ہین آسمان پر جانب افق پہلے ایک سرخی نظر آتی ہے اوسکے بعد تاریکی اور پہر زردی۔ آفتاب شعاعون سے معرا مثل ایک کرہ خون کے نظر آنے لگتا ہے سارا جو ایک باریک ریت سے بہر جاتا ہے جیسے ہوا اوسیطرح پہیلاتی ہے جیسے طوفان سمندر کے جہاگ کو اوڑاتا ہے یہی وقت سر پر پاؤن رکہکر بہاگنے کا ہے کیونکہ ایک دم مین زمین و آسمان خمسین کے لپٹ مین آنے والے ہین صحرا کی ریت ہوا کے زور سے اوڑکر لہرین پیدا کر رہی ہے مسافر کا نفس تنگ ہو رہا ہے آنکہین سرخ ہین ہونٹ خشک اور مشتعل اونٹون کا یہہ حال ہے کہ کبہی تو وہ گہبرا کر دوڑنے لگتے ہین کبہی کہڑے ہوجاتے ہین اور اپنی لمبی لمبی گردنین ریگ کے اندر چہپاتے ہین اور جون جون طوفان بڑہتا جاتا ہے اپنی تہوتہنیون کو زمین پر پٹکتے ہین اور جان بچانے کی ہزار کوششین کرتے ہین اگر طوفان کی گردباد مین قافلہ نے

پہلے جوالمعی تمام صفحہ ۱۴۱

راہ گم کی تو وہ کسی پتہر کے نیچے یا کسی غار مین چہپ جاتا ہی اور طوفان کے گذرجانے تک انتظار کرتا ہے لیکن اگر خدانخواستہ باشداس بادیہ غیر متناہی مین ملجا و مامن سے دور قافلہ راہ بہولگیا یا طوفان بڑہتا گیا تو پہر انسان چارپائے دونون کے حواس گم ہوجاتے ہین طاقت سلب ہوجاتی ہے جان بچانے کی عقل جو ہر ذی روح مین نظر آتی ہے زایل ہوجاتی ہے اور قوت گرمی کی شدت سے خستہ و پریشان دوران سر مین گرفتار ہاتہ پاؤن جواب دیدیتے ہین اور قافلہ کا قافلہ ریت مین بیٹھ جاتا ہے تہوڑی دیر مین ریت کی موجین ہوا سے اوڑکر اوسکو تہہ خاک کردیتی ہین اونکا نشان بہی باقی نہین رہتا یہانتک کہ سالہائے دراز مین کسی روز پہر ویساہی طوفان اوٹھے اور ریت کو اوٹھاکر اونکی سفید سفید ہڈیون کی داستان ہمارے سامنے کہولکر رکہدے کہ اسے عبرت کی نگاہ سے دیکھو یہہ بادسموم کے کارنامے ہین **عربستان** کے اندرونی حصہ مین گرمی ہمیشہ زیادہ رہتی ہے صحراؤن مین آلہ تنفیاس الحرارت کا پارہ ۱۰۹ درجہ فارن ہائیٹ سے اور رات کو ۱۰۰ درجہ سے کم نہین ہوتا لیکن پہاڑی حصون مین اور سواحل پر زیادہ گرمی نہین ہوتی نیبور کا بیان ہے کہ یمن مین اواخر جولائی تک کبھی پارہ (۸۴) درجہ سے متجاوز نہین ہوتا اور صنعا مین تو جاڑون مین برف پڑتی ہے۔ جس شدید گرمی و خشکی کا ذکر ہوچکا ہے وہ عربستان کے ہر خطے مین نہین پائی جاتی بعض خطے جو رقبہ مین یورپ کے بڑے اور معتبر ممالک سے کم نہین ایسی موجود ہین جنکی زمین نہایت سیر حاصل ہے مثلاً خطہ **یمن** اور خطہ **نجد** جسکی آب و ہوا بقول پالگریو تمام دنیا کی ہوا سے بہتر ہے اور گہوڑے تو خاص اس مقام کے تمام دنیا مین لاجواب مانے گئے ہین **عربستان** کے صحرا بالکل ریگستان ہین اور اون مین جابجا چشمے اور وادی واقع ہوتے ہین جہان کہین کہجور کے درخت اور جانورونکا چارہ پیدا ہوتا ہے ان صحراؤن مین اقوام بدوی رہا کرتے ہین صحرائی زندگی جو ہمین کمال سخت معلوم ہوتی ہے ان بدوی لوگون کو مرغوب ہے کہ وہ اسکو شہر کے رہنے پر ترجیح دیتے ہین اور اون کی ترجیح کچہہ آج سے نہین ہے بلکہ ہزارون برس سے ہے کیونکہ جو بدوی اسوقت

صحرا مین مقیم ہین یہہ اونہین بدویونکی اولاد ہین جن کا ذکر کتاب مقدس مین موجود ہے اونکی رسوم ورواج ولباس بلا تغیر کے اسوقت تک وہی ہین جو قدیم الایام سے چلے آتے ہین۔

## عرب کی پیداوار

عربستان کی مشہور پیداوارون مین کہجور اور قہوہ کا ذکر کرنا ضرور ہے کہجور تو باشندگان ملک کی بڑی غذا ہے اور قہوہ پیداوار تجارتی اور مال ودولت کے حاصل کرنیکا ذریعہ ہے۔ علاوہ انکے بعض پیداوارین مخصوص بہی ہین مثلاً۔ لوبان۔ تیج پات۔ سناکی۔ بلسان جنکی تجارت قدیم الایام سے عربستان سے ہوتی ہے عربستان کے شاداب خطونمین تقریباً وہ کل میوہ جات اور غلّہ موجود ہین جو یورپ مین پیدا ہوتی ہین مثلاً۔ خوبانی۔ شفتالو۔ انجیر بادام۔ انگور۔ گیہون۔ جوار۔ جو۔ باجرہ۔ تسیم۔ تنباکو وغیرہ یمن کے خطے مین زراعت خوب ہوتی ہے لیکن کاشتکارون کو محنت شاقہ کرنی پڑتی ہے کیونکہ ہمیشہ زمین کو سیراب کرنے کی ضرورت ہے اور اس کام کے لیئے بارش کا پانی کنوئن اور حوض مین جمع کیا جاتا ہے پلاو جانورون مین خچر۔ گدہا۔ بیل۔ بہیڑ۔ بکری وغیرہ جو یورپ مین ہوتی ہین عربستان مین بہی سب موجود ہین اور درندون مین بہی بہت سے جانور مثل شیر۔ ببر۔ چیتے۔ تیندوے کے پائے جاتے ہین۔ عربستان کے جانورون مین درندے اتنے خطرناک نہین ہین جتنی ٹڈیان ہین۔ کیونکہ بعض وقت یہہ نقصان عظیم پہونچاتی ہین البتہ یہہ حشرات الارض بالکل نفع سے خالی بہی نہین اکثر اوقات صحراؤنمین مدتون مسافرون اوسکے دواب کی غذا ایہی ٹڈیان ہوا کرتی ہین۔

**عربستان** کے کل جانورون مین گہوڑا اونٹ یہہ دو جانور ہین جو انسان کے لیئے بہت زیادہ بکار آمد ہین اونٹ تو گویا خاص الخاص عربستان کا جانور ہے جو اوسکے بغیر اس ملک کے صحراون کا قطع کرنا محالات سے ہے اوس کی کم خوراکی اوس کا مدتون پانی کے بغیر زندگی بسر کرنا محنت کی برداشت اور طاقت جسمانی یہہ وہ خاصیتین ہین جنکی بدولت کیا بلحاظ

جانور سواری اور کیا بلحاظ جانور باربرداری کوئی دوسرا چارپایہ اوس کا مقابلہ نہین کرسکتا انتہا یہہ کہ
عرب کے شعرا کا معشوق ہوگیا ہے بڑے بڑے کامل شعرا کے سیکڑون اشعار اسکی تعریف مین
موجود ہین تیز رو بھی بہت ہوتا ہے جسکو ہندوستان مین سانڈنی کہتے ہین اسقدر تیز
ہوتی ہے کہ یہہ پچاس کوس سے زیادہ کا ہی دہاوا کرتی ہے سوار بیٹھنے والا چاہئے عرب مین
جو سانڈیان بنائی جاتی ہین وہ گھوڑے کے سب کام کرتی ہین کاوا۔ آٹیرن۔ گشت۔
حلب سے بصرہ تک کے صحرا کو ایک اونٹ چھہ من سے زیادہ کا بوجھہ لیکر باسانی بہت ہی تھوڑے
سے چارے کے سہارے پر قطع کرلیتا ہے۔ اونٹ حقیقت مین بہت کم خوراک جانور ہے اور
ایسی چیزین کھاکر جیتا ہے جن پر دوسرے جانور ہرگز زندگانی نہین کرسکتے عربستان مین اسکے
واقعات اور حکایتین بہت مشہور ہین اسکو گانے یا خوش آوازی کے ساتھہ بہت مناسبت
ہے جب کبھی کسی اونٹ پر زیادہ بوجھہ ہوتا ہے کہ جسکو وہ اوٹھا نہین سکتا اگر کوئی خوش آواز
جمّال حُدی گاتے تو وہ اس ناقابل برداشت بوجھہ کو لیکر اوٹھہ کھڑا ہوتا ہے۔ اور اوس خوش
آوازی کے نشے مین راستہ طی کرلیتا ہے حضرت شیخ سعدی رحمتہ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہین۔

ص اشتر را چو شور طرب در سر است ✤ اگر آدمی را نباشد خر است

## حکایت

ایک سیاح عرب اپنی حکایت یون کرتا ہے کہ اثنائے سیاحت مین میرا گذر عرب کے ایک
گاؤنمین ہوا مین اوس گاؤن کے رئیس کے مکان پر گیا تو مینے کیا دیکھا کہ وہان چند اونٹ
پڑے ہوئے ہین کچھہ تو مرگئے ہین اور کچھہ سسک رہے ہین اور ایک غلام حبشی ہاتھہ پاون
بندھے ہوئے زمین پر پڑا ہوا ہے مینے اوس غلام سے واقعہ پوچھا اوس نے کہا کہ میرے
مالک سے تم میری سفارش کرو کیا عجب ہے کہ میری اس بلا سے خلاصی ہوجائے تم مہمان ہو
اور عرب کا دستور ہے کہ مہمان کی بات نہین ٹالتے مینے اوس سے وعدہ کیا جب اوسکا مالک
گھر سے برآمد ہوا اور مجھسے بکمال اخلاق و تواضع ملا اور مجھسے کھانا کھانے کو کہا مینے کہا کہ مین ہرگز
کھانا نہ کھاؤنگا جبتک تم اس غلام کی خطا نہ بخش دوگے اوس نے کہا کہ اس نے میرا بڑا نقصان کیا ہے

یہہ اونٹ جو مرے پڑے ہین اور جو سسک رہے ہین یہہ اسیکے مارے ہوئے ہین یہہ غلام
نہایت خوش آواز ہے اور حُدی بہت اچھی پڑہتا ہی اس نے اونٹونپر بہت زیادہ بوجھہ لاد دیا او تین
روز کی راہ ایک ہی روز مین اونٹون سے حُدی کے نشہ مین طے کرائی اونٹ اوس نشہ مین رقص
کرتے چلے تو آئے مگر یہہ حالت ہوگئی ہے جو آپ دیکھہ رہے ہین مین نے مالک سے درخواست
کی کہ مجھے اسکی حُدی سنوائے مالک نے اوسکے ہاتھہ پاؤن کہلوادئے اور اوسے حُدی
پڑہنے کی اجازت دی وہ سسکتے ہوئے اونٹ اوٹھہ بیٹھے اور جوش مین آگئے الغرض
بہت سے قصے صحیح اونٹون کے مشہور ہین فی الحقیقت یہہ جانور بہت صابر اور قانع
ہے۔ **حکایت** حضرت والد ماجد قبلہ و کعبہ سید شاہ **محمد سجاد**
**ابو العلائی داناپوری** قدس سرہ العزیز آپ اپنے حج کی روایت یون ارشاد
فرماتے تھے کہ ایک روز ایک اونٹ باب السلام کی طرف سے روضہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مین گہس آیا اور مواجہہ شریفہ کیطرف آ کر گر پڑا حاضرین مسجد
نبوی اوسے مارنے لگے **عمر پاشا** جو اوسوقت حاکم فوج سلطانی تہا وہان حاضر تہا
اوسنے لوگون کو مارنے سے منع کیا اور خود اوس اونٹ کے پاس آیا اور اوسکی
حالت سے معلوم کیا کہ یہہ بہوکا ہے وہین کچہہ چارہ وغیرہ منگوایا اور اوسے کہلایا
جب اوسمین طاقت آئی تو وہ اوٹھا **عمر پاشا** نے حکم دیا کہ اس اونٹ کو میرے
اصطبل مین باندھ دو اور دریافت کرو کہ کسکا اونٹ ہے اور مسجد نبوی زاد اللہ شرفاً
و تعظیماً کی طہارت کا حکم دیا جب اوسکا مالک آیا تو دریافت کیا کہ وہ اوسکو یانبوع کے
مناخہ مین بٹہا گیا تہا یہہ چودہ پندرہ روز تو بٹہا رہا آخر اپنے پاؤن سے رسی توڑ کر
یہان فریاد کو پہنچا **عمر پاشا** نے اونٹ والے کو تنبیہ کی اور اوس اونٹ کی
اوسکو معقول قیمت دیکر خرید لیا اور اپنے اصطبل مین رکہنے کا حکم دیا اور کہدیا کہ کوئی
شخص اب اسپر سوار نہو اور عمدہ غذا اسے کہانیکو ملا کرے یا رسول اللہ میری جان پاک

اور بچے آپ پرنثار ای اونٹ کے فریاد سننے والے میری فریاد بھی سُن لے اور اپنے خدا سے میری سفارش کردے ۵ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اُنْظُرْ حَالَنَا یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ اِسْمَعْ قَالَنَا + اِنَّنِیْ فِیْ بَحْرِ غَمٍّ مُغْرِقٍ + خُذْ یَدِیْ سَہِّلْ لَنَا اَشْکَالَنَا + عربی گھوڑے عربستان کا گھوڑا تو شہرۂ آفاق ہے اور اوسکی تعریف بہت مصنفین نے اور سیاحین نے کی ہے لیکن مین اسمقام پر اوس بیان کے نقل کرنے پر اکتفا کرتا ہون جو ایک معتبر اور بے تعصب سیاح ڈیورژی نے لکہا ہے وہ کہتا ہے عربی گہوڑا قوی اور نازک مزاج چست و چالاک اور اپنی آزادی کے گھمنڈ مین چور ہوتا ہے جسوقت وہ چراگاہ مین کہلے بند پھر رہا ہے تو شکل مین اوس سے خوبصورت کوئی چیز نظر نہین آتی اور نہ اوصاف مین زیادہ کامل سادہ اور چہوٹا سا سر تیز پتلیان - پہولے ہوئے نتھنے - گردن اونچی - کمر پتلی - پٹھہ کسیقدر لمبا دم پیچھے کو اوبھری ہوئی - پیر پتلے - اور پہر نازک مزاج - غریب - تربیت پذیر - چالاک کم خوراک - تیز رفتار - یہہ اوصاف ہین جسکی وجہہ سے عربی گہوڑا نہ فقط صورت و شکل مین تمام دنیا کے گہوڑونسے گوئے سبقت لے جاتا ہے - بلکہ سیرت مین بھی یورپ کی بہترین نسلون پر فوقیت رکہتا ہے عربستان کے بدوی گہوڑون کی پانچ نسلون کو بہت پسند کرتے ہین جو حضرت رسالت مآب سیدنا و مولانا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی پانچ گہوڑیون کی اولاد ہین جب کوئی عمدہ نسل کا بچہ پیدا ہوتا ہے تو خیمے مین چند اشخاص گواہی کے لئے جمع کئے جاتے ہین اور انکو سامنے پیدائش کی تاریخ اور ماں کا نام اور اوس کا خاندان ایک کاغذ پر لکہا جاتا ہے اس شجرے پر گواہون کی مہرین ہونے کے بعد وہ ایک تانبے کی ڈبیا مین بند کرکے بچے کی گردن مین لٹکا دیا جاتا ہے اوس تاریخ سے وہ بچھیرا منجملہ اون بیش بہا صبا رفتارون کے گنا جاتا ہے جسکی وجہہ سے بارہا دو قبائل عرب مین باہم جنگ واقع ہوا

کرتی ہے - یہہ بات ہے کہ ریگستان عرب مین اکثر اوقات سپاہی کی جان گہوڑی کی تیزی
کے وجہہ سے بچا کرتی ہے برکہارٹ لکہتا ہے کہ سنہ ۱۸۱۵ء مین درروزون کے (یہہ
پہلا یورپی ہے جس نے مکہ معظمہ کی زیارت کی اوس امثال عرب مین جو سنہ ۱۸۷۵ء مین ووباد
چہپی ہے مشہور کتاب ہے ولادت اسکی سنہ ۱۸۰۴ء مین ہے اور وفات سنہ ۱۸۱۷ء مین ہی)
ایک گروہ نے جنکے گہوڑے نہایت ہی تیز تہے حوران کے ایک قبیلہ عرب پر حملہ کیا
اور اونکو شکست دیتے ہوئے انکے پڑاو تک لا پہنچایا وہان یہہ بیچارے بدوی چارون طرف
سے محصور ہوگئے اور باستثنا ے ایک شخص کے ہر متنفس مارا گیا یہہ شخص اپنی گہوڑی پر
سوار ہوکر غنیم کی صفین چیرتا ہوا میدان کی طرف بہاگا اور چند سوارون نے جن کے
گہوڑے نہایت تیز رفتار تہے اوس کا تعاقب کیا کوہ و بیابان نشیب و فراز اندہی کیطرح
طے ہوتے چلے جاتے تہے لیکن دشمنون نے تعاقب نہ چہوڑا درروزونکی قوم نہایت
شدید الانتقام ہے اور اونہون نے قسم کہائی تہی کہ ایک آدمی کو زندہ نہ چہوڑینگے اس
فرار و تعاقب مین کئی گہنٹے ہوگئے اور بالآخر درروزونکو گہوڑی کی تیز رفتاری اسقدر بہائی
کہ وہ اپنے غصہ کو بہول گئے اور عرب کی جان بخشی کی اور اوسکو قسم دی کہ ٹہہر جاوے تاکہ وہ
گہوڑی کی پیشانی کو چومین عرب راضی ہوا اور درروزون نے اسکو چہوڑ دیا اور وہ مشہور
الفاظ جو اون مین ضرب المثل ہین اوس سے کہے پہلے گہوڑے کیلیے پیر دہو - پہر خود بانی
کی وہ اوس سوار اور اسپ سے جنہون نے اسقدر پریشان کیا اسقدر خوش ہوئے کہ ان الفاظ
مین اپنا اظہار مسرت کیا - عربی گہوڑے اپنے مالک کو خوب پہچانتے ہین میرے
چہوٹے چچا صاحب قدس سرہ نے اپنی فٹن کیلیے بمبئی سے ایک جوڑی عربی گہوڑون کی
منگوائی بڑا اہتمام اوسکے لانے کا کیا گیا یہہ وہ زمانہ تہا کہ ریل کا وجود بہی قایم نہین ہوا تہا
منزل بمنزل وہ جوڑی دانا پور تک پہنچی واقعی عربی گہوڑے دونون سبز تہے سات
ہزار روپیہ اونکی قیمت تہی حضرت چچا صاحب قدس سرہ اپنے ہاتہہ سے انکو بسکٹ جلیبیان

انگریزی سیاح مورخ کا نام ہے

اور مٹھائی وغیرہ کھلایا کرتے تھے ایسے غریب گھوڑے تھے کہ چھوٹے چھوٹے بچے اونکے
پیٹ کے نیچے بیٹھے رہتے تھے اور وہ کسیکو صدمہ نہین پہنچاتے تھے جب حضرت چچا
صاحب قدس سرہ نے انتقال فرمایا گھوڑون نے دانہ چھوڑدیا یہانتک کہ وہ تھوڑے
دنون مین مرگئے **عربی گھوڑے** کے اس بیان پر جو اوپر گذرچکا اوسکا تتمہ اور بھی زیادہ
کرتا ہون اس گھوڑے مین دوہی چالین ہین ایک تو قدم اور دوسری پوئی عرب کے
گھوڑون کی الفت اپنے مالک کے ساتھہ مشہور ہے جیسا کہ اوپر گذرا ہے اکثر دیکھا
گیا ہے کہ عرب سوار تیز گھوڑے کو دوڑاتا ہوا چلا آتا ہے جہان اوسکو ٹھہرنا ہوا وہان
گھوڑے کو روکا اور اوترپڑا اور باگ گھوڑے کی گردن پر ڈالدی بس وہ اپنی جگہہ پر
کھڑا ہوگیا جب اوسکا سوار آئیگا اور وہ اوسپر سوار ہوگا تو یہہ اپنی جگہہ سے آگے
بڑہیگا خاص عربی گھوڑون کی بڑی بڑی قیمتین ہین **اطراف مکہ** معظمہ
مین ایک شیخ کے پاس ایک گھوڑی تہی اوس کا نام طیارہ تہا شریف عبدالمطلب نے
اوسکو دیکھا تو اوس کے مالک سے درخواست کی کہ یہہ گھوڑی ہمکو دیدو اوسکی منہ مانگی
قیمت لے لو بیس ہزار روپیہ تک اوسکی قیمت اوٹہی مگر اوس عرب نے اوسکو نہ بیچا
جب وہ عرب مکہ سے جانے لگا تو شریف عبدالمطلب سے کہا کہ مین اپنے گھر جاتا
ہون آپ کے گھوڑے اگر میری گھوڑی کو دوڑ مین چہولین تو مین یہہ گھوڑی
آپ کو مفت دیدون شریف عبدالمطلب نے عمدہ عمدہ عربی گھوڑے منگوائے
جنکی دوڑ مین مشہور تہین اور وہ سب اوس گھوڑی کے پیچھے چھوڑے گئے
مگر ایک گھوڑا بہی اوسکی گرد تک نہ پہنچا اگرچہ گھوڑا عربستان مین نہایت بکار آمد
جانور ہے لیکن عام نہین اس کا باعث یہہ ہے کہ اونٹ ہر حصہ مین نشو و نما
پاسکتا ہے بخلاف اسکے گھوڑا اونہین حصون مین ہوتا ہے جہان چارا پیدا
ہوتا ہے جیسے عراق شام نجد وغیرہ نجد وہ خطہ ملک کا ہے جہان کا گھوڑا

سب سے زیادہ قیمتی اور عمدہ ہوتا ہے کسی زمانہ مین یہہ خیال کیا جاتا تہا کہ عربستان مین سونا۔
چاندی۔ جواہرات بکثرت ہین مگر فی زماننا انکا کوئی نشان نہین معلوم ہوتا البتہ لوہے
اور تانبے کے معدن تو دیکھے گئے ہین لیکن اصل یہہ ہے کہ ابہی اس ملک کی حالت
سے تفصیلی حالت پر واقفیت نہین ہے کہ ہم اسکے معدنیات کی نسبت تیقین کے
ساتہہ رائے قائم کرسکین۔ عربستان کے ایک خطہ یعنی یمن مین یاقوت کی کانین ضرور
ہونگی عقیق یمن اور لعل یمن کا صدہا برس سے معتبر کتابون مین ذکر ہو رہا ہے علم طبقات
الارض کے جاننے والون نے بہی اوسطرف کی سیاحت نہین کی یا یون کہو کہ اجازت
سیاحت کی نہین ملی اگر سلطان روم خلد اللہ ملکہ کو اسطرف توجہ ہو جائے اور علم
طبقات الارض کے جاننے والون کو ادہر روانہ کرین تو اوسکا نشان ملے جیسا کہ
یورپ کے لوگون کو دنیاوی ترقیون کا شوق ہے ہمارے ترکون کو نہین ہے۔
ورنہ یہہ عربستان وہ خطہ ہے کہ ملک فرانس سے شش گونہ بڑا ہے خطۂ یمن کی
حرفت اور تجارت اس وقت بہی بعینہ ویسی ہے جیسی زمانہ قدیم سے چلی آتی ہے
یعنی زیورات۔ خرما۔ گہوڑے۔ حنا۔ لوبان۔ مُر۔ وغیرہم ملک سے برآمد ہوتے
ہین جو کچہہ مال یورپ کو جاتا ہے اور افریقہ اور ہندوستان و ایران سے آتا ہے وہ
اسوقت بہی زمانہ قدیم کیطرح قافلون ہی کے ذریعہ سے آتا جاتا ہے مثل
اور ممالک مشرقی کے عربستان مین بہی فاصلے کا حساب گہنٹون مین ہوتا ہے۔
علی العموم ایک اونٹ جسپر مناسب بوجہہ ہو گہنٹے مین ڈہائی میل چلتا ہے اور اسی
وجہ سے وہ فاصلے جو ہمین نقشہ پر بہت تہوڑے معلوم ہوتے ہین ایک مدت دراز
مین طے ہوتے ہین عربستان مین سڑکین مطلق نہین ہین کاروان کے راستے اکثر
وادیون مین سے ہوکر نکلے ہین جن کا ذکر اوپر ہو چکا علاوہ ان راستون کے ضرور ہے
کہ سفر مین کنوؤن کا خیال نہایت تشدد کے ساتہہ رکہا جاتے کیونکہ بغیر انکے زندگی

محال ہے اسوقت تک متداولہ راہین وہی ہین جو قدیم الایام سے چلی آتی ہین اور اونمین سے زیادہ معروف وہ ہین جو دمشق سے بغداد اور ریاض سے مکہ معظمہ کو اور مسقط سے بغداد اور دمشق کو جاتی ہین۔

# اللہ اکبر

# باب دوم ولایات عرب کے بیانمین

## ولایات عرب

مورخین قدیم عربستان کے اندرونی حصہ سے بہت کم واقف تھے ہیرودوطس نے جو مشہور نامی مورخ ہے اسے چند لفظون مین ختم کردیا ہے اسٹرابو اور ڈیوڈرس کچھہ تھوڑا سا لکھتے ہین لیکن وہ اکثر ایسی چیزونکو جو ہندوستان سے عربستان مین آتی اور وہان سے باہر بھیجی جاتی ہین خود عربستان کی پیداوار بتاتے ہین بطلیموس جسے اوس ملک سے کسیقدر واقفیت تھی لکھتا ہے کہ یمن مین ایکسو ستر دیہات اور پانچ بڑے بڑے شہر ہین رومیون کو ہمیشہ عربستان سے کم واقفیت رہی چونکہ انکا یہہ خیال تہا کہ اقسام مصالح۔ عطریات۔ ملبوسات و جواہرات جو فی الواقع ہندوستان مین چین سے آتی ہین عربستان کی پیداوار ہین اونہون نے اس ملک کے فتح کرنے کی بارہا کوشش کی لیکن کبھی کامیاب نہین ہوئے یہہ فاتحین ربع مسکون جنہون نے کل اقوام عالم کو زیروزبر کیا تہا مگر عربستان کے خانہ بدوش بدویون کی جنگی حفاظت کے قطعے ریگستان اور انکی ملک کی خشک و گرم آب و ہوا تھی اپنی حکم مین نہ لاسکے یورپ کے سیاحین بہت تھے قریب زمانے مین ملک عرب مین جانے پائے ہین نیبور نے سنہ ۱۷۶۲ء مین اس ملک کو دیکھا اور اس سے پہلے جو کچھہ احوال ہمکو عرب مورخین یا بطلیموس کے ذریعہ سے معلوم ہوا ہے وہ نہایت

بدبذب حالت مین ہے بطلیموس ہی نے پہلا نقشہ عربستان کا بنایا جو علمی تحقیقات پر مبنی تہا لیکن
اسنے ہی صرف یمن کا ایک تہوڑا سا حصہ دیکہا تہا نیبور کے پچاس برس بعد تک کسی سیاح نے
اسطرف توجہ نکی اور ۱۸۱۴ع مین برک ہارٹ نے اس ملک مین سفر کیا اور بہت کچہ حالات عربون
اور علی الخصوص مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے جمع کئے ہوئے اسکے چندروز بعد سلطنت مصر نے
وہابیون پر حملہ کیا اور اوس زمانہ مین جغرافیہ عربستان کی بہت کچہ تحقیقات ہوئی - اسکے بعد بہی متعدد
سیاحون نے عربستان کا سفر کیا جن مین سے مشہور والن ۱۸۴۵ع حاجی برٹن ۱۸۵۲ع پالگیریو
۱۸۶۲ع مین پالگیریو نے بالخصوص نجد اور خطہ وسطی کا سفر کیا جہان کسی یورپی سیاح کا گذر نہوا تہا
قدماء فرنگ نے عربستان کے تین حصہ کئے ہین حصہ شمالی و شرقی کا نام حجاز کوہستانی اور شرقی
جنوبی کا نام یمن اور حصہ وسطی و مشرقی کا نام صحرائے عرب ہے ولایت حجاز مین کل وہ حصہ
عربستان کا شریک ہے جو فلسطین سے بحر احمر تک واقع ہوا ہے صحرائے عرب اس ریگستان سے
عبارت ہے جو حدود شام اور عراق عرب سے دریائے فرات اور خلیج فارس تک پہنچتا ہے ولایت
یمن مین جزیرۃ العرب کا کل جنوبی حصہ شامل ہے یعنی نجد و حجاز جنوبی و یمن و عمان وغیرہ جغرافیہ
دانان عرب اس تقسیم سے واقف نہ تہے انکے نزدیک حجاز شمالی جسے قدماء حجاز کوہستانی
کہتے ہین کوئی حصہ عربستان کا نہین ہے انہون نے جن تقسیمون کو اپنی کتابون مین لکہا ہے
وہ حسب ذیل ہین -

اوّل حجاز جو ایک پہاڑی اور ریگستانی خطہ ہے اور سواحل بحر احمر کے حصہ وسطی مین واقع
ہوا ہے - مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ اسی خطہ مین ہے -

دوم یمن حجاز کے جنوب مین جزیرۃ العرب کے حصہ جنوبی و شرقی کا سیر حاصل ترین ملک

سوم حضرموت -

چہارم مہرہ -

پنجم عُمان -

**ششم** احسا جو خلیج عدن سی خلیج فارس تک واقع ہوئے ہین۔

**ہفتم** نجد یعنی عربستان کا حصہ وسطی جو بہت ہی زرخیز خطہ ہے اور جسمین بڑے بڑے قصبات واقع ہوئے ہین لیکن چار نطرف ریگستانون سے گہرا ہوا ہے یہہ تقسیم جو قدیم الایام سے چلی آتی ہے عربستان کی ملکی تقسیمون سے مطابقت نہین رکہتی ایام جاہلیت مین سارا ملک چھوٹے چھوٹے قبائل عرب کے تحت حکومت تہا۔ اور بعد اسلام کے یہہ کل قبایل ایک بن گئے تہے جسوقت سلطنت اسلام مین انحطاط ہوا تو عرب نے پہر اپنی حالت پر عود کیا اور باستثنای نجد و یمن عمان کی زمین ولائیون کے سارا ملک پہر وہی چھوٹے قبایل مین تقسیم ہوگیا جو بجز اپنے اپنے شیوخ کی اور کسی کی حکومت کے پابند نہین ہین اب ہم ان قسمتون کی جنکا ذکر اوپر ہوچکا ہے کچھہ مختصر تشریح کرتے ہین **قسمت اول حجاز شمالی** ہم اوپر بیان کرچکے ہین کہ جغرافیہ دانان عرب نے حجاز شمالی کو عربستان سے خارج کردیا تہا لیکن کیا بلحاظ باشندگان اس حصہ کو عربستان مین شامل کرنا لازم ہے اس حصہ مین کوہ سینا کا سارا حصہ جزیرہ نما اور کل وہ ملک جو فلسطین سی بحر احمر تک واقع ہوا ہے شامل ہے۔ حجاز شمالی بالکل پہاڑی ملک ہی اور جزیرہ نمائے سینا کے وسط مین سینا کا مشہور پہاڑ واقع ہوا ہے اس کے آس پاس کی زمین پتھریلی ہے اور سمندر کے قریب آکر ریتیلی ہوگئی ہے یہان نباتات بہت کم ہے جہان کہین ہین بہی پژمردگی کی حالت مین ہین اگرچہ یہہ خطہ بالکل اوجاڑ ہے لیکن تاریخ عالم مین بے انتہا مشہور ہے یہی وہ خطہ ہے جسکا نام **تورات** شریف مین ادومیہ ہے اور یہی سرزمین اقوام عمالقہ و مدیانیہ و نبطیہ کی جنکا ذکر کتب عبرانیہ کے ہر صفحے پر موجود ہے اسی ملک کے صحراؤن مین بنی اسرائیل نے مصر کی سرزمین پر پہنچنے سے پہلے برسون چکر کہایا ہے۔ یہان آجتک سیاح کو اوس خاص جبل مقدس **طور** کی نشان دہی کی جاتی ہے جہان سی حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام بنی اسرائیل کے لیئے قانون لائی اور اوس پتھر کی جسمین عصائے موسوی کی ضرب سے چشمہ آب جاری ہوا تہا یہین ہے **جبل حوریب** کا وہ غار جسمین ایلیا پیغمبر نے ایذائیل کے غضب سے اپنی جان بچائی اسی ارض

مقدس مین شہر پیرانہ کے ویرانے نظر آتے ہین یہہ وہ شہر ہے جو قدیم الایام مین عربستان
جنوبی کی بڑی تجارت گاہ تہا اور یمن کے قبایل لوبان اور عطریات یہان لاتے تھے اور
انکی عوض مین فنیقیہ پیداوار لی جاتی تہی۔ نجد ایک نہایت وسیع اور زرخیز خطہ ہے جو وسط
عربستان مین واقع ہے اور چارونطرف ریگستان اور پہاڑون سے گھرا ہوا ہے یہہ ملک
وہابیون کا ہے مشکوۃ مین ایک حدیث ہی کہ ایک روز چند یمانی حضور مین حاضر تھے
آپ نے کسی موقع پر یمن کے واسطے دعا فرمائی اَللّٰھُمَّ بَارِكْ فِيْ يَمَنِنَا یعنے ای اللہ ہمارے
یمن مین برکت دے اوس جماعت مین ایک نجدی بیٹھا ہوا تہا اوس نے حضور سے عرض کیا
یا حضرت وَفِي نَجْدِنَا آپ نے پھر یہی فرمایا اَللّٰھُمَّ بَارِكْ فِيْ يَمَنِنَا پھر اوس نجدی نے کہا
یا حضرت وَفِيْ نَجْدِنَا آپ نے پھر یہی ارشاد فرمایا اَللّٰھُمَّ بَارِكْ فِيْ يَمَنِنَا جب تیسری بار بہی اوس
نجدی نے کہا کہ فی نجدنا تو حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا قریب ہے
کہ اوس سے شیطان کا قرن یعنے سینگ ظاہر ہوگا وہ واقعہ پیشین گوئی محمد ابن عبدالوہاب
نجدی کے وقت مین واقع ہوا اوس نے خانہ کعبہ پر گولی ماری حجر اسود شکستہ ہوگیا حرم شریف کو
گھوڑے کی لید سے پلید کیا پھر مدینہ منورہ پر چڑہائی کی اور اوس کمبخت ناشدنی نے یہہ ارادہ
کیا تہا کہ قبر روضہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ کو بہی صدمہ پہنچائے مگر والی مصر نے
بحکم سلطان روم خلد اللہ ملکہ کے اوس کا قلع و قمع کردیا اس ملک مین سیاح بہت آخر وقت مین
پہنچے ہین اسوجہ سے اسکے حالات اب معلوم ہوئے ہین یہین کے باشندون کے بارے مین
پالگیرلو مورخ عیسائی لکہتا ہے کہ یہہ وہ لوگ ہین کہ جن مین مثل باشندگان شفیلڈ اور
برمنگہم اور انگلستان کے دو شہر ہین جنمین لوہے کے کارخانے ہین اور بڑے بڑے
صناع اور طباع موجود ہین جو ریل کی کلین اور انواع اور اقسام کلین بنانے کی قابلیت
رکہتے ہین نجد کے بارے مین اسی سیاح کا قول ہے کہ عربستان کو ایک غیر مہذب
ملک سمجھنے کا بڑا باعث یہہ ہے کہ اکثر سیاحین غیر ملک کے سواحل سے آگے نہین بڑہتے اور

اندرونی خطون تک ہرگز نہین پہنچتے مصریون نے سنہ ۱۸۱۸ء اور سنہ ۱۸۳۸ء مین انکو متعدد شکستین دین مگر ملک تمول کی وجہ سے یہہ پہر حالت اصلی پر آگئے وہابیون کا بادشاہ اکثر اوقات بلدہ ریاض مین رہتا ہے اس ملک کے باشندے زیادہ تر زراعت مین مصروف ہین پالگریو لکہتا ہے کہ جوار اور دوسرے غلہ کا ہونا اور خرما اور خوبانیون کی پیداوار اس بات کو ثابت کرتی ہے کہ نجدی عمدہ کاشتکار ہین حجاز سواحل بحر احمر پر واقع ہے اسکی شہرت اسوجہ سے زیادہ ہے کہ یہہ گہوارہ اسلام اور اون مقدس و بابرکت شہرون کی سرزمین ہے جنکا نام مکہ اور مدینہ ہے ۔

# اللہ اکبر

## باب سوم مکہ معظمہ زاد اللہ تشریفاً و تعظیماً کے بیان مین

---

**مکہ** یہان ہر سال تمام عالم کے مسلمان حج و زیارت کیلیے جمع ہوتے ہین حجاز کی بعض حصے شاداب ہین لیکن زیادہ حصہ شور اور خشک ہین سلطان روم خلد اللہ ملکہ کیطرف سے یہان کی حکومت کرنے کے لیئے اولاد **حضرت امام حسن علیہ السلام** مین سے ایک شخص منتخب ہوتا ہے اوس کا لقب شریف ہے عرب مین یہہ مثل مشہور ہے اَلْحَسَنِیْ لِلسَّیْفِ وَالْحُسَیْنِی لِلسَّجَّادَہ یعنی اولاد حضرت امام حسن علیہ السلام کی حکومت کے واسطے ہے اور حضرت امام حسین علیہ السلام کی اولاد عبادت و زہد کیلیے اب عرب مین شریف نے اوسی معنی پیدا کئے ہین یعنی اولاد حضرت حسن علیہ السلام کو شریف کہتے ہین اور اولاد حضرت امام حسین علیہ السلام کو سید کہتے ہین اگر کسی سید کو کوئی کہے کہ انت شریف تو وہ فوراً کہدیگا کہ لا یعنی مین شریف نہین ہون اور اگر کسی شریف کو کوئی سید کہدے تو وہ فوراً کہیگا

کہ لا یعنی مین سید نہین ہون مین اولاد حضرت امام حسن علیہ السلام سے ہون آجکل جو شریف مکہ معظمہ مین ہین اون کا نام **شریف عون** ہے شریف حسین کے قتل ہونیکے بعد یہی شریف ہوئے ہین مین سنہ ۱۳ مین مکہ معظمہ گیا تہا اوسے تخمیناً تین برس پہلے یہہ شریف ہوئے تہے ہمارے **مطوف** مرحوم **ہاشم شیخ جمل اللیل** نے انکی شرافت مین بڑی کوشش کی تہی اور اونسے ربط تہا مین ایک دعوت کلان مین شریک تہا ہاشم شیخ مرحوم نے مجہے اونسے ملایا تہا اوسوقت اونکی عمر چالیس کے قریب تہی جب مولوی نذیر حسن صاحب کی گرفتاری مکہ معظمہ مین واقع ہوئی ہے تویہہ شریف جدہ کرسہ مین تہے اور گرفتاری انکی عثمان نوری پاشا کی مجلس سے واقع ہوئی تہی ہاشم شیخ مرحوم جدے شریف گئے اور اونسے سعی کراکے مولوی نذیر حسن صاحب کو مجلس سے رہا کرایا **شریف** کا عہدہ عرب مین ایسا ہے جیسے ہندوستان مین گورنر جنرل ویسرائے ہند کا ہے یہہ بہت مرفہ حال ہین سوائے تنخواہ شاہی کے تمام دنیا کے سلمان امرا انکے واسطے تحفہ جات روانہ کرتے ہین استنبول اور مصر و شام وغیرہ سے ہزارہا روپیہ انکے واسطے نذرانے کے آتے ہین **دوسرا شخص** شیبی ہے گو اوسکو حکومت ملکی وغیرہ مین کچہہ دخل نہین ہے مگر کلید خانہ کعبہ کی اوسکے پاس ہے وہ بہی بہت بڑا مالدار ہے ایام مقررہ داخلی کے اوسکو اختیار ہے کہ وہ جس کے واسطے چاہے خانہ کعبہ کو کہولے اور جس کے واسطے چاہے نکہولے **سلطان روم** خلد اللہ ملکہ کو بہی اسپر حکومت نہین پہنچتی ہے بس مکہ معظمہ مین یہی دو خاندان ہین قدیم عرب سے اور انکے سوا جسقدر آبادی ہے سب مہاجرین لوگون کی ہے ہندی سندہی قابلی ۔ جاوی ۔ مدراسی ۔ وغیرہ ہم یہی لوگ ہین **عرب خالص** تو دیہاتون مین رہتے ہین یہی وجہہ ہے کہ مکہ معظمہ کی زبان غیر اقوام کے اختلاط سے خراب ہوگئی ہے زبان عربی ہے اور عرب کے لوگونکی

بہترین لغت عرب

ہین نے مکہ معظمہ کے بعض لوگون سے سنا کہ مکہ مین کل ڈہائی گہر عرب کے
ہین ایک گہر شریف کا اور دوسرا گہر شیبی کا اور آدہا گہر ہاشم شیخ
جمل اللیل کا یہہ حضرمی عرب ہین اور یورپ کے حجاج انکے حاجی ہوتے
ہین اب ہمارے مطوف صاحب مرحوم کے دو بہائی ہین محمد اور
علی اور اونکی اولاد ہمارے مطوف صاحب کے ایک نائب بہی
ہین جس کو محاورہ مین صبی کہتے ہین اون کا نام محمد غنیم
صاحب ہے یہہ بڑے برگزیدہ اور خدارسیدہ بزرگ ہین یہہ بہی عرب
نہین ہین داغستانی ہین انکے والد یہان آئے تہے ان کی بہت عمر ہے
ان کا تقدس انکی زیارت ہی سے معلوم ہوسکتا ہے سلمہ اللہ تعالے۔ ان بزرگ کو میرے والد ماجد
حضرت سید شاہ محمد سجاد
ابوالعلائی قدس اللہ سرہ
العزیز سے اس قدر اتحاد تہا کہ جب حضرت والد ماجد بیمار
ہوئے اور اون کو خبر ہوئی تو مکہ معظمہ سے صرف
عیادت کے لئے یہان آئے تہے عباد اللہ کے اخلاق
ایسے ہوتے ہین یہہ باخدا کی محبت ہے جو خاص اللہ کے واسطے
ہے اور عرب کے اخلاق اون کا بیان تو میری قلم سے
ممکن ہی نہین جن لوگون کو بدوی عرب سے کام نہین پڑا ہے
اور اُن سے اختلاط نہین ہے وہ ان کی محمود الصفاتی سے نہین
واقف عام لوگ تو یہی جانتے ہین کہ بدوی عرب قافلون کو لوٹتے
ہین اور لوٹ کہسوٹ انکا پیشہ ہے یہہ بات بالکل غلط ہے ملک شام مین ایک
قوم ہے جسکو بنی عوف کہتے ہین اوسکا پیشہ البتہ ڈاکہ زنی ہے اور وہی قوم ملک شام سے

لوٹنے کو حجاز مین آتے ہین وہ لوگ اسقدر تیز دوڑتے ہین کہ حجاز کے عرب دوڑنے مین انکی
برابری ہرگز نہین کرسکتے حجاز کے قافلون کے محافظ بدوی انکے نام سے ڈرتے ہین میرا
جمال جو ایک شریف اور بہادر بدوی تہا اوس کا نام عبدالرحمن تھا مین نے اوس سے
پوچہا کہ تم بنی عوف سے اتنا کیون ڈرتے ہو کیا وہ تمسے زیادہ بہادر اور قوی ہوتا ہین وہ کہنے لگا
کہ وہ ہمسے بہت کم زور ہین وہ تو ابن السکین ہین ہمارا مقابلہ کیا کرسکتے ہین صرف بات
اتنی ہے کہ اون لوگون نے دوڑنے مین اتنی مشق بہم پہنچائی ہے کہ ہم انکو دوڑنے مین
نہین پاسکتے وہ زمانہ حج مین چہہ ماہ قبل سے شہد اور گہی پیتے ہین اور جنگلونمین دوڑتے ہین
اور حج کے زمانہ مین یہان چوری کرنے آتے ہین جو ہمارے ہاتہہ لگجاتے ہین وہ قتل
کردئے جاتے ہین جو بچ گئے وہ وطن کو بہاگ جاتے ہین اسوقت حجاز مین ابن السکین
نامرد کو کہتے ہین لہذا بنی عوف کو عرب حجاز ابن السکین کہتے ہین جو بدوی مکہ سے مدینہ تک
کے راہ مین آباد ہین یہہ ہرگز قافلہ نہین لوٹتے حال یہہ ہے کہ قافلے مین جسقدر اونٹ
ہوتے ہین یہہ ایک ہی شخص کے نہین ہوتے عرب کی بہت سی سردارونکے ہوتے ہین۔
مکہ معظمہ مین جب شیوخ جنکے اونٹ قافلے مین ہین شریف کی مجلس مین حاضر کئے جاتے ہین
اونمین بحکم شریف نصف شیوخ تو مکہ معظمہ مین زیر نظر شریف رہتے ہین اور نصف شیوخ کو
قافلہ سپرد کیا جاتا ہے اور انکو حکم ہوتا ہے کہ اگر قافلہ مین کوئی حادثہ واقع ہوا تو اوسکی جوابدہی
تمہارے متعلق ہے اور اکثر ایسا ہی ہوتا ہے کہ حجاج اپنے اپنے مطوفونکو بہی اون کا
زاد و راحلہ اپنے ذمہ کرکے مدینہ منورہ تک ساتہہ لے جاتے ہین وہ اپنے اپنے حجاج
کی نگرانی کرتے جاتے ہین اور معزز مطوف روز و شب خود قافلہ کے گرد گشت کیا کرتے ہین
چنانچہ مین نے اپنے معزز و گرامی سید ہاشم شیخ کے ہمراہ مخدوش مقامون مین
تمام تمام شب پہرہ دیا ہے ایک حبشی غلام نے ہمارے دوست حاجی بارنخان سوداگر کو
رابغ کی منزل مین کسی دوسرے آدمی کے دہوکہ مین ایک طمانچہ مار دیا جب ہم مکہ معظمہ سے

واپس آئے تو یہہ خبر ہمارے مطوف صاحب کو معلوم ہوئی انہون نے اوس غلام کو تلاش کر کے پکڑوا منگوایا اور اوسکے مالک کو بھی بلوایا اور بہت سے شیخ جمع ہوئے اونمین یہہ بات پیش کی گئی آخر اوس مجلس سے یہہ حکم صادر ہوا کہ اسکی مشکیں باندہ کر تنو لکڑیان ماری جائین اوس غلام کے مالک نے خود یہہ حکم سنایا مین بھی اوس مجلس مین موجود تہا اوس غلام کی مشکیں باندہی گئین اور لکڑیان پڑنے لگین آخر مرحوم حاجی باز خان نے جاکر لکڑی مارنے والے کا ہاتہہ پکڑ لیا اور کہا کہ مینے معاف کیا اوس غریب کی جان بچی بدو یہان حجاز ہر گز قافلہ نہین لوٹتے ہان یہہ بات ضرور ہے کہ اگر اونکے ساتہہ نامہربانی کا برتاو کیا جائے تو وہ کسی قسم کی معاونت نہین کرتے اور اگر اونکو اپنے ساتہہ کہلائے پلائے تو وہ پوری جان نثاری کرنیکو ہر وقت حاضر ہین بدوی عبدالرحمن جو میرا جمّال تہا اوسکو ہر روز مین ایک چہوٹی دیدیا کرتا تہا اور کہا اپنے ساتہہ کہلاتا تہا اوس نے میری ایسی شایستہ خدمت کی کہ اچہے سعادتمند فرزند بھی اپنے باپ کی ایسی خدمت نہین کرتے مین نے اوس سے کبھی اپنے کام کیلئے نہین کہا وہ خود کردیا کرتا تھا مدینہ کے راستہ مین چہوٹے بچے قافلہ کے اونٹون کے سامنے دامن پہیلاتے ہوئے سوال کرتے ہین اور انکی زبان سے یابلی یابلی یہی لفظ نکلتا ہے مین نے ایک روز عبدالرحمان سے پوچہا کہ یہہ بچے یابلّی یابلی کیا کہتے ہین اوس نے کہا تمہارے مطوف صاحب بڑے صحیح النسب عرب ہین اونسے پوچہنا کہ یہہ کیا کہتے ہین مین نے ہاشم شیخ سے پوچہا انہون نے تشفی بخش جواب ندیا مین نے عبدالرحمان سے کہا وہ بہت ہنسا اور کہا کہ یہہ بچے تین رکہے اپنے محاورات بہول گیا یہہ بچے یاابی للّیل کہتے ہین یعنی اے رات کے چلنے والے مسافر کچہہ ہمکو بہی دے مکہ معظمہ مین چونکہ ہر ملک کے آدمی ہین لہذا ان لوگون کے اختلاط سے زبان عربی خراب ہوگئی ہے اطراف مکہ کے جو بدوی ہین اونکی زبان بہت فصیح ہے اور وہی بدوی صحیح النسب بہی ہین وہ اپنے بال بچون کا پیوند اپنی قوم ہی مین کرتے ہین اور خود لڑکیان اونکی اس امر مین بہت شدت کرتی ہین اگر شادی اونکی کفو مین ہو تو خاموش رہتی ہین اور اگر

کوئی ولی اونکا کسی غیر کفو مین کرے تو وہ خود جواب دیدیتی ہین کہ ہمکو اپنے نسب کو خراب کرنا منظور نہین ہے چنانچہ ہمارے پٹنہ عظیم آباد کے ایک بڑے امیر صحیح النسب سیّد نے مکہ معظمہ مین ہاشم شیخ کی بہن شمسیہ سے شادی کرنیکا قصد کیا اور پیام دیا گیا اور یہہ بات اوس لڑکی سے کہی گئی کہ ایک لاکہہ روپیہ سال سے زیادہ کی ہماری آمدنی ہے ہم سب تمکو لکہدینگے اور اوسکا مالک کردینگے اوس لڑکی نے کیا خوب شایستہ جواب دیا کہ عرب و ہندکا پیوند ایمان مین تو ضرور ہے نسب مین نہین ہے اور اوس لڑکی نے شادی نکی گو اوس کے باپ رضامند تہے مگر وہ کچہہ نکر سکے وہ نیک بخت باعصمت بی بی ہنوز زندہ ہے اور اپنی قوم کے غریب شوہر کے ساتہہ زندگی بسر کررہی ہے **بدوی** ایسے کریم ہوتے ہین کہ آپ اپنی کہانے مین سے اون کو دو لقمے ہی دیدیجئے تو وہ بغیر چار آدمیون کے شریک ہوئے ہرگز تنہا نہ کہائینگے **جمالون** کو دیکہا ہے کہ جو عورتین اونکی اونٹون پر بیٹہتی ہین وہ اونسے بالکل حقیقی بہن کا سا برتاؤ کرتے ہین اور آجتک یہہ بات نہین سنی گئی کہ ہندوستان کی کوئی عورت کسی بدوی کے پاس رہگئی ہو حالانکہ وہ قوی بہی ہوتے ہین اور خوبصورت بہی ہوتے ہین جو لوگ بدوی عرب کی شکایت کرتے ہین وہ صرف سنی سنائی داستانین قصہ گو لوگون کی طرح پر وہان سے آکر ہندوستان مین بیان کیا کرتے ہین **حکایت** عرب کی مہمان نوازی اور کرم دنیا بہر مشہور ہے مجرد ایک مہمان کے واسطے ایک بکری ذبح کردینا تو اونکا معمولی فعل ہے چنانچہ ایک عرب نے ایک میت کو جب دفن کیا تو اوسکے واسطے کیا اچہی دعا کی اَللّٰھُمَّ ھٰذَا ضَیْفُکَ اِنْ کَانَ ھٰذَا ضَیْفِیْ لَاَذْبَحَنَّ لَہٗ شَاۃً وَّاَنْتَ اَکْرَمُ الْاَکْرَمِیْنَ ترجمہ اسے اللہ یہہ مردہ تیرا مہمان ہوکر قبر مین آیا ہے اگر یہہ میرا مہمان ہوتا تو کم سے کم اسکے واسطے مین ایک بکری تو ضرور ذبح کرتا اور تو تو سب بخشنے والون کا بخشنے والا اور تمام دنیا کا مالک ہے سبحان اللہ وبحمدہ کیا اچہی دعا ہے بعض حضرات حاجی ممبئی بہی ہوتی ہین وہ یہان سے بمبئی تک گئے اور چند روز رہکر چلے آئے اور عجیب وغریب داستانین

بیان کرنے لگے چنانچہ ایک حاجی بمبئی صاحب کی ایک حکایت مشہور ہے اوسکا درج کرنا
اسجگہہ پر خالی از لطف نہوگا **حکایت** جس زمانہ مین کہ ریل اور دوخانی جہازون کا
سلسلہ بہی قایم نہ ہوا تہا ایسے حاجی صاحب اکثر کاڑے کے کُرتے پہنے ہوئے
تشریف لایا کرتے تہے اور سیدہے سادہے مسلمانان ہند کو یہہ حکایتین سنایا کرتے تہے
ایک حاجی صاحب سے ایک شخص نے پوچہا کہ آپ نے **صفا-مروہ** کی بہی زیارت
کی ہے حاجی صاحب نے فرمایا کہ ہان ہان وہ دونون بہائی بڑے مقدس لوگ ہین اونسے
مجہسے بہت ملاقات تہی روزانہ مین اونکے پاس جاتا تہا وہ میرے پاس آتے تہی سایل
چونکہ کچہہ پڑہا لکہا آدمی تہا وہ گہبرایا کہ صفا اور مروہ اور آمد و رفت اسکی کیا معنی اوس نے
کہا کہ حضرت صفا اور مروہ تو دو پہاڑونکا نام سنا ہی آپ اونکو دو آدمی فرماتے ہین حاجی
صاحب نے ارشاد فرمایا کہ بہائی صاحب میرے حج کے زمانہ تک تو وہ آدمی ہی تہے اب
پہاڑ ہوگئے ہون تو معلوم نہین یہہ حکایت تو مینے اوس تاریک زمانہ کی بیان کی کہ جب
علم کی روشنی اچہی طرح پہیلی نہ تہی اور اب جو علم کی روشنی ہر طرف پہیلی ہوئی ہے
تو ایک اور قوم پیدا ہوئی ہے جو اپنے آپ کو اول درجہ کا محدث اور مجتہد سمجہہ رہی ہے،
اوسکا شعار دوسرا ہی ہے اوپر کی حکایت بیان کرنے والے تو جاہل لوگ تہے وہ
معذور سمجہے جاتے تہے اور یہہ حضرات تو عامل بالحدیث ہوکر وہ باتین ارشاد فرماتی ہین
کہ بس خدا یاد آجاتا ہے ان حضرات کا یہہ شعار ہے کہ حج کی نیت سے مکان کے دروازہ سے
باہر قدم رکہا اور احرام کے باندہتے ہی یہہ نیت کرلی کہ جہانتک موقع ملیگا وہان تک دونون
حرمین شریفین کی نکتہ چینیان کرینگے اور اوس بقعہ متبرکہ کے رہنے والون کے عیوب
ڈہونڈینگے اور بجائے تحفہ ہی مردمان ہند کی خدمت مین پیش کرینگے اَلْعِیَاذُ بِاللّٰہِ ایک
**مولوی صاحب** جو عامل بالحدیث تہے اونسے اور ایک مقلد سے مناظرہ ہوا مقلد نے
اثنای تقریر مین بیان کیا کہ علمای حرمین شریفین کا قول یہہ ہے تو وہ بزرگ جو عامل

بالحدیث تھے کیا ارشاد فرماتے ہین کہ حرمین کی علما کی سند ہماری واسطے کافی نہین ہے غریب
مقلد نے زیر لب یون عرض کی کہ جب حرمین شریفین جیسی جگہہ کہ جو گہوارۂ اسلام ہے اوسی
سرزمین مین اسلام نے پرورش پائی اور آجتک اسلام وہان اوسی شان وشوکت کی ساتھہ
قایم ہے اور کبھی کسی کافر کو وہان دخل ہوا اور نہ ہوگا اور نہ اسوقت تک وہان کوئی کافر
نظر آتا ہے اور اسوقت تک اوسی سمت تمام دنیا کے مسلمان نماز پڑھ رہے ہین اور اوسی
سرزمین کے ایک مکان متبرکہ کا طواف تمام دنیا کے مسلمان کرتے رہے ہین وہ جگہ تو
ایسی بے وقعت سمجھی جاتی ہے کہ وہان کے علما کا قول قابل تمسک نہو اور ہندوستان
جو ابتدا سے دارالکفر ہے اور اسوقت بھی دارالاسلام نہین وہان کے علما اتنی باوقعت کہ
اونکی زبان سے جو بات نکلے اوس کا ماننا ہمین فرض ہو آخر اس کا سبب آپ مکہ معظمہ کا
احترام نکرین جسکی مقدس زمین کی قسم پروردگار نے کہائی اور ہندوستان جو ایک پلید
زمین ہے کہ جسمین قوم ہنود کے لاکہون بتکدے موجود ہین وہ آپ کی نظرون مین ایسی
متبرک اور مقدس۔ ہماری سمجھہ مین تو یہہ بات نہین آئی کہ آخر آپ نے ہندوستانکو
ان مقدس مقامون پر کیونکر ترجیح دی وہان کے آدمی آپکی نظر مین ہندوستان کے
آدمیون سے کیسی کم درجہ قرار پائے کوئی حدیث آپ کے پاس ایسی ہے جو صراحتاً ہندوستانکے
آدمیون کی تعریف بیان کرتی ہے دیکھئے اور سنئے ہمارے پاس ایک حدیث ایسی ہے کہ جسسے
عرب کی محبت رکہنے کا حکم دلیل قطعی سے پایا جاتا ہے آپ عامل بالحدیث ہین اس حدیث کو پرکھہ
لیجئے پھر آپکو اختیار ہے چاہے مانئے چاہے نہ مانئے **حدیث** عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اَحِبُّوا الْعَرَبَ لِثَلٰثٍ
لِاَنِّیْ عَرَبِیٌّ وَالْقُرْاٰنُ عَرَبِیٌّ وَکَلَامُ اَھْلِ الْجَنَّۃِ عَرَبِیٌّ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ
الْاِیْمَانِ ترجمہ یعنے دوست رکہو عرب کو تین وجہون سے مین عربی ہون اور قرآن عربی ہے
اور اہل جنت کا کلام عربی ہے مکہ معظمہ کی فضیلت مین یہہ حدیث وارد ہے جس کا ایک

تو ایہہ ہے غبار شفاءِ ہندوستان کے کسی شہر کے سونے چاندی یا جواہرات کو
بھی یہہ رتبہ نہین ہے مکہ معظمہ کی فضیلت یہہ ہے کہ اللہ تعالی شانہ اپنی کلام پاک مین
اوسکی قسم کہاتا ہے لَا اُقْسِمُ بِھٰذَا الْبَلَدِ وَاَنْتَ حِلٌّ بِھٰذَا الْبَلَدِ دنیا کے پردہ پر
کوئی شہر ایسا ہے پہر سورہ والتین مین پروردگار فرماتا ہے وَھٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِیْنِ
یعنی مین قسم کہاتا ہون اس شہر کی جو امن ہے اہل ایمان کے واسطے یعنی مکہ معظمہ
ہمکو آپ نشان دین کہ کوئی شہر ہندوستان یا اور کسی ولایت مین ایسا ہے کہ جیسے اللہ تعالے
شانہ نے امین کہا ہو جناب مولوی عامل بالحدیث فرمانے لگے کہ بس بس زیادہ وقت
نہ ضایع کرو جو مطلب کا سخن ہو وہ کہو بیچارہ مقلد یہہ کہکر چپ ہو رہا کہ ہمارے مطلب
کی تو یہی بات تہی جو ہمنے عرض کی اب آپ اپنے مطلب کا سخن ارشاد فرمائے
افسوس ہزار افسوس مکہ معظمہ جسکی یہہ بزرگی ہو کہ وہان ایک رکعت نماز پڑہنے سے تو
ہزار رکعت کا ثواب ملتا ہے کچہہ بہی نہ سمجہا جائے اور ہندوستان کفر کا استہان وہ اس
قابل قرار پائے کہ یہان کے مولوی صاحب جو کہدین وہ پیغمبر ہون وہ اسکے مان لو اِنَّا
لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ نفس روباہ خصال نے ہمسے کیسی کیسی مکاریان کین ہین
اَلْعِيَاذُ بِاللّٰهِ اور اوس تیرہ و تار غار مین گرایا ہے کہ جہان سے نکلنا معلوم ہمارے مقدس
پیشوا اور تازہ مجتہد سے جب کچہہ نہو سکا تو فرمانے لگے کہ مکہ معظمہ کی کیا فضیلت آپ حضرات
بیان کرتے ہین دیکہو وہین کے رہنے والے بدوی ہین پہر کس بیرحمی سے ہم لوگونکو
لوٹتے ہین اور چوریان کرتے ہین افسوس ہے ان بزرگوارون کی عقل و فراست پر
جو صاحب یہہ اعتراض کر رہے تہے وہ یہہ سب واقعات سنے سنائے بیان کر رہے تہے
ابہی تک حج کرنیکا اتفاق نہین ہوا قبل حج تو یہہ بہتان ہے حج کے بعد نہین معلوم
کیا کیا باندہنو بند ہینگے گو مین اصل مطلب کتاب سے بہت دور ہون لیکن عرب کی چوہدری
سے قدم باہر نہین رکہا مین نے حج کے زمانہ مین اکثر امور کی تحقیقات کی ہے اور جو واقعات

مین نے اپنی انکھون سے دیکھین ہین اوسکے لکہنے کی اجازت چاہتا ہون کسی مقلد کا یہہ دعوی نہین ہے کہ سب مکہ معظمہ کے رہنے والے مثل انبیا کے معصوم ہین یا اولیا کیطرح محفوظ ہین ہان ہمارے نئے مجتہد اور محدث کی ذات پاک جملہ مکارم اخلاق کا سرچشمہ ہے یہی وجہہ تو ہے کہ اہل تقلید بات بات مین کافر بنائے جاتے ہین ملاحظہ ہو کہ ایک داغستانی حاجی جو روسی رعیت تھا حج کو آیا اور اوس کے منی بیگ مین دو سَو سے زیادہ اشرفیان تہین اور کچہہ نوٹ تہے وہ بمقام شہدا جو مکہ معظمہ سے مدینہ جانیکی پہلی منزل ہے کہو گیا وہ غریب داغستانی رو یا پیٹا اور صبر کر کے بیٹھہ رہا جب وہ مکہ معظمہ مین واپس آیا تو ایک روز ہاشم شیخ کے پاس ایک غریب عرب آیا جو نہایت ژولیدہ حال تھا اوس نے اونسے کہا کہ ہم نے یہہ بیگ پایا ہے تم منادی کر و جسکا ہو وہ ہمسے آکر لیجائے چنانچہ مکہ معظمہ مین منادی کی گئی تو عصر کے وقت وہ داغستانی آیا اور اوس نے اپنے بیگ کو پہچانا اور کہا کہ ہان یہی بیگ ہے اوس نے پوچھا کہ اسمین کیا کیا چیزین ہین اوس نے سب کا نشان دیا اور عرب نے بیگ کو اوس سے کہلوایا اور سب چیزین جیسی تہین ویسی ہی دیکھین یہہ عرب اوس بیگ کو دیکر روانہ ہو گیا ہم نے تو مکہ معظمہ مین ایک محتاج مسکین عرب کو اس دیانت کی صفت سے متصف پایا ہان اون لوگون کی نسبت مین کچہہ نہین کہہ سکتا جو ہندوستان سے جا کر مکہ معظمہ مین دو دو تین تین پشت سے آباد ہین اور اونکی اولاد اب عرب خالص بنی پہرتی ہے مین کیا کہون غیبت ہوتی ہے ورنہ ہندوستان کے مہاجرون نے مکہ معظمہ مین رہکر سب کام کئے اور کرتے ہین اور نام بدنام عربون کا ہوتا ہے عرب کے اخلاق ایسے پاک ہین کہ اگر ہمکو اوسکی ہوا لگ جائے تو ہم سمجہین کہ ہماری کایا پلٹ گئی جس زمانہ مین عرب مرض جاہلیت مین مبتلا تھے بے شک وہ ایسے ہی تہے جیسا کہ ہمارے نئے محدث صاحب بیان فرماتے ہین ہم بھی اسکے شاہد ہین مگر نور اسلام نے انکے دلونکو ایسا روشن اور منور کر دیا ہے کہ وہ جلوہ انہون کے دلون مین اب تک

موجود ہے مین پھر باآواز بلند کہتا ہون کہ ہمارے نامہربان دوست عربونکی طرف سے اپنی دلونکو پاک اور صاف کر ڈالین اور مہربانی کر کے حج کو جائین اور چندے وہان کے قریون اور شہرون کی سیر کرین پہر وہ عربون کے اخلاق کا کلمہ نہ پڑہنے لگین تو ہمارا ذمہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی ذات پاک کا پر توعرب پر پڑا ہے پہر جو صفات حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ہین اسوقت بہی اون صفات کا نشان عرب ہی کی ذات مین پایا جاتا ہے صرف بات اتنی ہے کہ ہمسے عرب غیر باسی ملاقات نہین ہوئی لہذا ہم اونکے اخلاق اور شرافت نفس سے واقف نہین ہین اور جن لوگون کو ہم مکہ معظمہ مین دیکھ رہے ہین وہ مہاجرین ہین یا اونکی اولاد ہین جو اور شہرون سے وہان جاکر بسے ہین چونکہ بہت زمانہ گذر گیا ہے لہذا اونکی زبان اور لباس عربونکا سا ہوگیا ہے انشا اللہ تعالی یہہ حضرات بہی حشر مین عربون ہی کیساتہہ اوٹھائے جاوینگے مَن تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ بعض نیا چیر اون مسلمانون پر بہت کچہہ خندہ کرتے ہین کہ رہیں تو ہندوستان مین اور لباس پہنے عرب کا مین اون حضرات سے یہہ پوچھتا ہون کہ وہ کیسی ہین جو رہین تو ہندوستان مین اور لباس پہنین انگلستان کا عرب تو اللہ تعالی شانہ کے پڑوسی ہین اونکی مشابہت کی تو کیا برائی ہے یورپین لوگ جو اہل دوزخ کے پڑوسی ہین اب تو اون کی مشابہت پر فخر و مباہات کی جاتی ہے لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ بس بات یہہ ہی کہ جو ہم کرین وہ سب اچھا ہے اگرچہ برا ہی کیون نہو جو تم کرو وہ سب برا ہے اگرچہ اچھا ہی کیون نہ ہو الغرض شریف مکہ کے بیان مین قلم کی عنان جملہ ہائے معترضہ کیطرف پہر گئی تہی اب مین اصل مطلب کیطرف رجوع کرتا ہون شریف مکہ گرمیون کے موسم مین طایف چلے جاتے ہین طایف شریف مکہ معظمہ سے تین منزل ہے وہ ایک چھوٹا سا پہاڑ ہے متوسط درجہ کا بلند ہے اور بہت سرد ہے میوہ جات وہان بہت ہوتے ہین امراے مکہ کے باغات وہان بہت ہین شریف کا بہی ایک بہت عمدہ

باغ ہے وہین سے مکہ معظمہ اور جدہ شریف مین میوہ جات آتے ہین مکہ معظمہ مین جسکو عرب اُمّ القُرے کہتے ہین ایک مدت تک کسی یوروپی کا گذر نہین ہوا تہا اور آج بہی کوئی یوروپی بخوف جان وہان جا نہین سکتا اور جو چند سیاح وہان گئے بہی ہین تو تبدیل لباس اور محض اسوجہ سے کہ وہ زبان عربی پر کامل عبور رکہتے تہے ایسی حالت مین ہمین اسوقت تک جو کچہہ حالات اس شہر کے ملے وہ ایسے نہ تہے جن سے کوئی درست اندازہ اسکا ہو سکے لیکن فوج ٹرکی کے کرنیل صادق بے کا شکر کرنا چاہیئے کہ انہون نے مکہ معظمہ کی عکسی تصویرین اوتارین اور یہہ عکسی تصویرین ۱۸۸۱ء مین یورپ پہنچین چنانچہ ہماری کتاب کی تصاویر اونہین تصاویر عکسی سے بنی ہوئی ہین یہہ تحریر اصل کتاب کی مصنف فرنچ کی ہے فقیر محمد اکبر ابو العلائی داناپوری اپنا واقعہ چشم دید عرض کرتا ہے فقیر بمبئی سے ۱۴ ذیقعد کو سوار ہوا اوس جہاز کا نام شاہ جہان تہا آتش خان دلال جہاز کا نام تہا اوسکی معرفت مع للعہ روپیہ کو جہاز کی چہتری کا ٹکٹ لیا اس خیال سے کہ سمندر کی سیر کرتے جائینگے کمرے مین ایسی کشادگی نہین ہوتی جہاز آٹھوین روز عدن پہنچا جہاز کو عدن مین بہت مال اوتارنا تہا خلاصیون کا بیان تہا کہ دو روز جہاز عدن مین ٹہریگا دو روز کے حساب سے زمانہ حج کا گذرا جاتا تہا حجاج کو بڑا انتشار رہتا تہا اتفاق وقت سے عدن مین بندرگاہ پر ایک مرد ورنہ تہا سب فضلی کے جزیرہ مین مال اوتارنے گئے تہے مجبور کپتان نے دو گھنٹے لنگر کرکے وہان سے لنگر اوٹھایا دوسرے روز قمران کے جزیرہ مین پہنچے اور نو روز کا قرنطینہ کرکے جہاز نے جدہ شریفہ کو لنگر اوٹھایا اس جزیرہ مین جو واقعات گذرے ہین وہ بہت طول و طویل ہین لہذا قلم انداز ہوئے الغرض ہم دوسرے دن دوپہر کے وقت جدہ شریفہ مین داخل ہوئے وہان ہمکو اونٹون کی قطار طیار ملی مطوفون کے نائب موجود تہے اون لوگون نے اپنی حجاج کو اونٹون پر سوار کروایا دوسرے روز کہ آٹھوین ذالحجہ تہی بوقت دس بجے شب کے ہم مکہ معظمہ مین پہنچے ہمارے مطوف سید ہاشم شیخ عرفات جاچکے تہے اون کے نائب محمد غنیم صاحب

موجود تھے اونہون نے ہمکو طواف کرایا اور سعی کرائی اور شبا شب عرفات کو روانہ کردیا دوپہر کو ہم
عرفات مین داخل ہوئے ابہی اچھی طرح مطمئن نہوئے تھے کہ دفعتاً ایک بڑے زور کا کڑکا ہوا لوگون
نے کہا توپ چلی ہے خطبہ شروع ہوگا ایک دس منٹ کے بعد معلوم ہوا کہ میری شغدف سے
بتیس قدم کے فاصلہ پر بجلی گری ہے اور آسمان ایسا صاف تھا کہ ایک چھوٹا سا ٹکڑا ابہی ابر کا نظر
نہین آتا تھا دہوپ بہت شدت کی تھی جاکر دیکھا تو ایک ترکی اور ایک جمال اور ایک اونٹ
بجلی کے صدمہ سے مرے جب ملازمان سلطانی اون دونون آدمیونکی نعش اوٹھا کر لیگئے اور
غسل دینے لگے تو معلوم ہوا کہ اوس ترکی کا ختنہ نہین ہوا ہے تفتیش سے معلوم ہوا کہ ترکی نہین
انگریز ہے اور اوس کے پاس فوٹو کے آلات اور سامان تھے سامان تو اوسکا ضبط کرلیا اور
اوسکی نعش سوختہ جو سیاہ ہوگئی تھی اونٹ پر لدوا کے انگریزی سفیر کے پاس جدہ روانہ کردی گئی
اوس نے یہہ جواب دیا کہ یہہ کوئی سرکاری آدمی نہین ہے مینوز یورپ کا کوئی سیاح حرمین شریفین
مین داخل نہین ہوسکتا جب کسی قنسل کو شریف سے کچہہ عرض کرنا ہوتا ہے تو شریف جدہ مین
آتے ہین اور قنسل کی حاضری اور سلام کا یہہ طریقہ ہے کہ شریف کرسی پر بیٹھتے ہین اور وہ سامنے
کہڑا ہوتا ہے اور اونکی عبا کے گوشہ کے دامن کو اولٹ کر بوسہ دینے کی اجازت چاہتا ہے جب
اجازت ہوتی ہے تو بکمال ادب قریب آکر شریف کی عبا کے دامن کو اولٹ کر بوسہ دیتا ہے
اور پیچھے پاؤن ہٹ جاتا ہے اور پھر جو کچہہ عرض کرنا ہوتا ہے وہ عرض کرتا ہے فی الحقیقت
شریف کی بہت بڑی عزت ہے شریف سنی المذہب اور حضرت امام حسن علیہ السلام کی
اولاد مین سے ہوتے ہین جب سے شرافت کا عہدہ قایم ہوا ہے سب شریف سنی المذہب ہوتے
آئے ہین مکہ کو تعمیر کی حیثیت سے عربستان کے اور شہرون پر فوقیت ہے کیونکہ اسکی عمارات
نہایت باقاعدہ ہین پانی مکہ مین بہت کم ہے منی کا پانی جبل عرفات سے جو مکہ معظمہ سے کئی گھنٹے
کی راہ ہے ایک نہر کے ذریعہ سے آتا ہے اس نہر کو نہر زبیدہ کہتے ہین ہارون الرشید خلیفہ بغداد
کی زوجہ نے یہہ نہر بنوائی ہے مگر اب مکہ معظمہ مین پانی کی کثرت ہے یہہ نہر صاف کیگئی ہے

اور کوچہ بکوچہ پانی کی ٹوٹیان لگادی گئی ہین اب زمانہ حج مین حاجیون کو کسی طرح کی تکلیف نہین ہوتی شہر بہی بہت صاف رہتا ہی صفائی کا انتظام بہت اچھا ہی منا جہان لاکھون ذبح ہوتی ہین اور خون برسات کی ندیون کیطرح روان ہوتا ہی ایسا اچھا انتظام اب حضرت **سلطان عبد الحمید خان غازی** خلد اللہ ملکہ کے عہد حکومت مین ہے کہ کسی جگہ ایک چھوٹی سی ہڈی کی کرچی بہی پڑی نہین نظر آتی۔ ایک حاجی صاحب میرے ہمسفر تھے اور انھون نے عبد المجید خان اور عبد العزیز خان رحمۃ اللہ علیہما کے عہد حکومت مین بہی حج کیا تھا وہ کہتے تھے کہ ایسا صاف انتظام پہلے نتہا پہلے یہ بات تہی کہ جو حاجی جہان بیٹھا ہی اُسنے اپنی قربانی وہین کر لی خون کی بدبو اکثر تمام منا مین پھیل جاتی تہی اب کوئی حاجی اپنی فرودگاہ پر قربانی نہین کر سکتا **شاہی مسلخ** جو مقرر ہے وہین ہوتی ہے ہر شخص اپنی قربانی مین سے کچھ تھوڑا سا گوشت لیآتا ہے اور باقی وہین چھوڑ دیتا ہی اجازت عام ہے دور دور کے بدوی آتے ہین اور وہ گوشت پہاڑون کے پتھرون پر دھوپ مین خشک کرکے لیجاتے ہین اور قربانی کی کھالین ملازمان شاہی اُٹھا لیتے ہین سبحان اللہ وبحمدہ منا مین سب حجاج **رمی جمار** کے لئے تین روز تک حاضر رہتے ہین اور قربانیان کرتے ہین۔ دُنبے اس کثرت سے جمع ہوتے ہین کہ لاکھون تو ذبح ہوجاتے ہین اور لاکھون بچ رہتے ہین یہی حال میوہ جات کا ہی ہر حاجی کچھ نہ کچھ میوہ لے کر کہاتا ہے میوہ فروشونکی دوکانپر خریدارون کے ہجوم سے جگہہ نہین ملتی مگر ہزارون من میوہ ایام منا کے ختم ہونے کے بعد بچ رہتا ہے جو پہر مکہ معظمہ مین آکر فروخت ہوتا ہے اکثر آدمی کہتے ہین کہ یہ میوہ جات **طایف** سے آتے ہین۔ مین کہتا ہون کہ طایف شریف ایک چھوٹی سی جگہہ ہے اُسمین جو باغات ہین وہ بہی دیکھے ہوئے ہین میرا قیاس تو گھبرا جاتا ہے سوائے اس کے اور کیا کہا جائے کہ منا مصطفےٰ کا بازار ہے اور خریدار اس کی اشیا کا خدا ہے بازار کا مالک جہان سے چاہتا ہے مال منگوا لیتا ہے اور خریدار خرید لیتا ہے میسان جب

مقام پر شیطان کو کنکریان ماری جاتی مین وہ مقام بھی حیرت خیز ہے جن لوگون نے متعدد حج کئے ہین وہ کہتے ہین کہ ہم نے کنکریون کا ڈھیر جیسا پہلے حج مین دیکھا تھا ویسا ہی اب بھی ہے حالانکہ ہر سال لاکھون کنکریان زیادہ ہوتی ہین ہر حاجی تینون مقامون پر پنیسٹھہ کنکریان مارتا ہے اور حاجیون کا شمار نہین لاکھون ہی ہوتے مین پھر وہ کنکریان کہان جاتی ہین یہ بات تحقیق کرنیسے معلوم ہوئی کہ کنکریون کے صاف کرنے کا بھی کچھ انتظام نہین ہے اور یہ کنکریان جو شیطان کو ماریجاتی ہین وہ منا سے تین کوس پر ایک مقام ہے جسکا نام **مزدلفہ** ہے وہ منا اور **عرفات** کے بیچ مین واقع ہے جب عصر کے وقت حجاج عرفات سے باھر آتے ہین تو مزدلفہ مین شب باش ہوتی ہین اور وہین سے کنکریان رمی جمار کیواسطے چن لیتے پھر مزدلفہ سے چلکر منا مین ٹھہرتے ہین یہان قربانی کرتے ہین سر حلق کراتے ہین یعنی سر کے بال ترشواتی ہین اور شیطان کو کنکریان مارتے ہین یہ ارکان تین روز مین تمام ہوتے مین تیرہوین تاریخ عصر کو مکہ معظمہ مین تمام حجاج داخل ہوتے ہین **فرنچ مورخ** لکھتا ہے کہ اسی **مکہ** مین وہ مسجد ہے جسکی وجہ سے ام القری شہرۂ آفاق بنگئی اس مسجد کے بیچ مین کعبہ ہے جس کی بنیاد بقول مؤرخین عرب حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہے حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرات **خلفاء راشدین** و سلاطین و ملک گیران اسلام نے یکے بعد دیگرے اپنی حسن عقیدت سے اس مسجد کو انواع اہتمام کے تکلفات سے مزین و آراستہ کیا اور اس وقت شاید کوئی پرانا حصہ باقی نہین رہا ہے مکہ کی مسجد شکل مین مستوی مربع ہے اندر جانیکے بعد ایک عظیم الشان صحن دکھائی دیتا ہے جسکے چارو نطرف ستونون کا جنگل نظر آتا ہے اور انہین سے بے انتہا چھوٹے چھوٹے لداؤ کے گنبد نمودار ہوتے ہین اس مربع کی چارون طرف میارین بنی ہوئی ہین مسجد مکہ کے نمونے پر بہت سا مساجد تعمیر ہوئی ہین علی الخصوص شام مین مین نے خود دیکھی ہین دمشق مین اس نوع کی متعدد مسجدین دیکھین برخلاف اسکے **قاہرہ** کی مسجدین دوسری ہی وضع کی ہین اور انکے منارون اور اندرونی آرائش مین بڑا فرق ہے۔ خانہ کعبہ مسجد مکہ کے صحن مین واقع ہے یہ ایک مکعب عمارت ہے

چکنے پتھر کی بنی ہوئی ہے اور تقریباً سوا تیرہ گز اونچی ہے چھہ گز لمبی ہے اور سوا چار گز چوڑی
ہے (برک ہارٹ عیسائی مورخ) کہتا ہے کہ کعبہ کے اندر جانیکا ایک ہی چھوٹا روزن ہے جو زمین
سے تقریباً سوا دو گز بلند ہے اور وہان تک پہنچنے کیلئے سیڑہی کی ضرورت پڑتی ہے یہہ سیڑہی
صرف ایام حج مین لگائی جاتی ہے کعبہ کا اندرونی حصہ ایک حجرہ ہے جس کا فرش سنگ مرمر کا ہے اوسمین
بڑے بڑے چراغ سونیکے روشن کئے جاتے ہین اور اوسکی دیوارین کتبون سے بہری ہوئی ہین —
کعبہ کی اندرونی آرایش ہمیشہ سے بہت ہی پرتکلف رہی ہے اس کا سب سے عمدہ بیان جو میرے نظر
سے گذرا ہے وہ ناصر خسرو کے سفرنامہ شام و فلسطین و عرب مین ہے ناصر خسرو نے سنہ ۱۰۳۵ع سے
سنہ ۱۰۴۲ع تک سفر کیا تھا اوسکے دلچسپ سفرنامہ کو موسیو شیفر مدرسۃ السنہ مشرقیہ کے مدیر نے حال مین
چھپوایا ہے ناصر خسرو لکھتا ہے کعبہ کی دیوارون مین جابجا مختلف رنگ کے سنگ مرمر کا استر لگا
ہوا ہے مغرب کیطرف چھہ قد آدم محرابین کیلون سے جڑی ہوئی ہین ان محرابون مین سونے اور
چاندی کے پہول بنے ہوتے ہین اور اونکے بیچ مین سیاہ رنگ کی مینا کاری ہے دیوارین زمین
سے سوا گز سے کچھہ زیادہ تک اپنی اصلی حالت پر ہین اور اوسکے اوپر سنگ مرمر لگا ہوا اور اوس مین انواع
و اقسام کی گل کاریان کندہ ہین جنمین سے اکثر طلائی ہین ایک دیوار کے باہر کی جانب وہ مشہور
سیاہ پتھر جڑا ہوا ہے جسے حجر اسود کہتے ہین جب خانہ کعبہ کے دروازے کیطرف رخ
کرکے کھڑے ہوتے ہین تو یہہ حجر مبارک اولٹے ہاتھہ کیطرف پڑتا ہے دیوار کے کونے کو
گول تراشا ہے اور اوسمین چارون طرف چاندی کے بہت موٹے موٹے پترے جڑے ہوے
ہین اور بیچ مین سیسا ہے اوسی مین اوس حجر مبارک کے ٹکڑے چسپان ہین یہہ مسلم پتھر تھا جب
محمد ابن عبد الوہاب نجدی نے مکہ پر چڑہائی کی اور گولے مارے تو گولے کی صدمہ سے اسکے تین ٹکڑے
ہو گئے اون ٹکڑون کو یہان پر جڑ دیا ہے اس پتھر کو تعمیر کعبہ کے وقت فرشتے حضرت
ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کیلئے بہشت سے لائے تھے اس پتھر کا قطر تقریباً ایک بالشت ہے اور کمال
چمکیلا ہے کوئی شے دنیا مین اتنے زمانہ دراز سے ایسی متبرک بسند صحیح نہین چلی آئی ہے جیسا کہ یہہ

حجر مبارک ہی طواف کعبہ کے وقت اہل سنت والجماعت اسی بوسہ دیتی ہین اوسکو استلام کہتے ہین
فرقہ اثنا عشری اسے بوسہ نہین دیتے اسکا سبب یہہ ہی کہ اسے اپنی زمانہ خلافت مین حضرت سیدنا
عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنی دست مبارک سے اسی مقام پر نصب کیا تہا اثنا عشری اسکے
بدلے رکن یمانی کو بوسہ دیتی ہین اوس مقام پر کوئی شئے نہین ہے میرے خیال مین یہہ صریح
تعصب ہی کہ جسے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے بوسہ دیا ایمہ علیہم السلام نے
بوسہ دیا صرف اس بات پر اوسکا استلام ترک کیا گیا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے اوسے
چہوا تہا یہی حال مسجد نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم وزاد اللہ شرفاً وتعظیماً کا ہے کہ جب ہمارے
برادران اثنا عشری وہان حاضر ہوتے ہین اور وہ کچہہ مدینہ منورہ کی تاریخ جانتے ہین تو وہ زواید
عمری اور زواید عثمانی سے بچکر گذرنا چاہتے ہین اور اصل مسجد مین بیٹھنے کا ارادہ کرتے ہین پہر اگر
اغوات مدینہ اس بات کو سمجہہ لیتے ہین تو وہ تنبیہ کرتے ہین مدینہ منورہ کی مسجد مبارک
مین پہلے باب السلام سی لیکر روضہ شریفہ کی طرف جو پانچ ستون اضافہ کئے گئے ہین اونکا
نام زواید عمری رضہ ہے اور باب السلام سے لیکر تا باب جبرئیل علیہ السلام جو بڑی جگہہ حضرت
عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ کے زمانہ خلافت مین بڑہائی گئی ہے اور اسی جگہہ ایک
محراب ہے جسکا نام محراب عثمان رضہ ہے اور حنفی مصلے کا امام یہین کہڑا ہوتا ہے الغرض وہی مورخ
مورخ لکہتا ہے کہ خانہ کعبہ پر ہمیشہ ایک سیاہ غلاف پڑا رہتا ہے مگر وہ مقام جہان حجر اسود ہی کہلا
رہتا ہے یہہ پردہ کئی ہاتہہ زمین سے اونچا ہے ایام حج مین کعبہ شریف کی بلندی کی دو ثلث ایک
کمربند باندہا جاتا ہے جس پر سونیکے حرفون سے قران کی آیات لکہی ہوئی ہین خانہ کعبہ کا بیرونی
غلاف ہر سال ایام حج مین بدلا جاتا ہے اور اندرونی غلاف سرخ ہوتا ہے وہ ہر سال بدلا نہین جاتا
یا تو جب کوئی نیا بادشاہ تخت روم پر بیٹہتا ہی جب بدلا جاتا ہے یا کوئی بڑی خوشی بادشاہ کو ہو تو وہ
غلاف بدلا جاتا ہے صحن مسجد کے اندر ایک اور مربع عمارت ہی جو اوس چشمے پر بنی ہوئی ہے جہان
از روے اخبار عرب فرشتے نے دستوقت پانی کی دہار جاری کی ہے جب کہ حضرت ہاجرہ رضہ نے

حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو پیاس سے مرتے ہوئے دیکھکر اپنا منہ چھپا لیا تھا یعنی چاہ زمزم موٴرخین عرب
مکہ کی مردم شماری ایک لاکھ نفوس بتاتے ہین لیکن برکہارٹ کے تخمینے مین اسوقت بیس ہزار سے
زیادہ نہین ہی مگر اب مکہ معظمہ کی مردم شماری کا تخمینہ چار لاکھ پچاس ہزار کا ہے صرف انگریز ایک لاکھ
بتاتے ہین ہندی پچاس ہزار نفر ہین یہ مردم شماری اتبک روم و روس کے وقت کی ہی فی الحال
اس سے زیادہ ہے **ذکر تعمیر خانہ کعبہ** مکرمہ زاد اللہ تعظیماً و تشریفاً روایات سے یہ بات ثابت ہے کہ
کعبہ معظمہ کی بنیاد ابراہیمی بنا ثانی ہے اس سے پہلے حضرت آدم علی نبینا و علیہ السلام نے اسی مقام پر
کعبہ تعمیر کیا تھا اور وہ ٹھیک **بیت المعمور** کے سامنے تھا کہ جو ساتوین آسمان پر ہے اور ملائکہ علیہم
السلام کی سجدہ گاہ ہے معراج کے بیان مین اس کی کیفیت مفصل تحریر ہوگی وہ عمارت حضرت **نوح** علی نبینا و
علیہ السلام کے زمانہ تک قایم تھی مگر طوفان نوح کے زمانہ مین وہ عمارت قایم نہی لیکن حجر اسود
حضرت جبریل علیہ السلام نے جبل ابوقبیس مین جو خانہ کعبہ کے سامنے ہی امانتاً رکھدیا تھا جب طوفان
فرو ہوگیا تو بجائے کعبہ شریف کی عمارت کی ایک بلند ٹیلہ سرخ رنگ نمودار تھا جب **بار ثانی** حضرت
سیدنا **ابراہیم** علی نبینا و علیہ السلام کو اس کی بنانیکا حکم پروردگار تعالیٰ شانہ کے حضور سے پہونچا تو وہی
بنیاد سابق پر بنیاد قایم کیگئی اور آپنے حضرت سیدنا اسمٰعیل علی نبینا و علیہ السلام فرزند اکبر کی مدد سے
یہ عمارت بناکر تیار کی حضرت اسمٰعیل پتھر لاتے تھے اور آپ تعمیر کا کام کرتے تھے ایک بہشتی پتھر
آپکے زیر قدم تھا وہ بحکم اللہ تعالیٰ شانہ ضرورت کے موافق اونچا نیچا ہوتا رہتا تھا اُسی پتھر کو **مقام
ابراہیم** کہتے ہین **حدیث** مین وارد ہے کہ جسوقت بعد تعمیر خانہ کعبہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو
حج کے پکارنے کے لئے پروردگار کا حکم پہنچا تو آپنے اُسی پتھر پر کھڑے ہوکر ندا کی تو یہ پتھر اتنا
اونچا ہوا کہ سب پہاڑون سے اونچا ہوگیا تھا اور اللہ تعالےٰ شانہ نے آپکی آواز عالم ارواح تک
پہنچادی پس جسنے اس آواز کو سنکر لبیک کہا ہے وہ ضرور حج سے مشرف ہوگا **بیہقی** نے
اپنی سنن مین روایت کیا ہی کہ مقام ابراہیم رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کے زمانہ مبارک
اور حضرت خلیفہ اول **ابوبکر صدیق** رضی اللہ عنہ کی عہد مین متصل خانہ کعبہ کا تھا مگر حضرت **عمر فاروق**

رضی اللہ تعالے عنہ نے بسبب تنگی مطاف اُس کو وہان سے اُٹھا کر پہلی حد مطاف کی جگہہ پر کہدیا کہ ابتک وہین موجود ہی غرّۂ ذیقعد کو خانہ کعبہ کی بنیاد شروع ہوئی تہی اور پچیسوین کو تمام ہوئی۔

## تشکل خانہ کعبہ

رکن عراقی غربی

۲۴ ذرعہ

رکن یمانی جنوبی

۲۰ ذرعہ

یعنی طول مین رکن شرقی سے کہ جسمین حجر اسود نصب ہے تا رکن شمالی تیئیس ۲۳ گز ہے اور رکن یمانی جنوبی سے تا رکن عراقی اکتیس گز ہے اور عرض مین رکن شرقی سے تا رکن جنوبی بیس ۲۰ گز ہے اور رکن غربی سے تا رکن شمالی بائیس ۲۲ گز ہے سب ہیئت مجموعی مستطیل نہ عرض کے دونون سرے برابر ہین نہ طول ہی کے اور بلندی اُسکی نو گز تہی اور دروازے کی کچھہ کرسی نہتی اور حجر اسود ڈیڑہ گز کی بلندی پر شرقی گوشہ مین باہر کیطرف ایک طاق مین لگا یا کہ یہ عمارت بنائی ہوئی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تہی مدت تک رہی جب ایک پہاڑی نالہ برسات مین بہت زور سے آیا تو وہ عمارت گر گئی مرتبہ سوئیم بنی جرہم نے کہ عرب کا ایک قبیلہ ہی اُسکو اُسیطور سے تعمیر کیا جب وہ بہی گر گئی مرتبہ چہارم قوم عمالیق نے کہ ایک قبیلہ بنی حمیر کا تہا اُسیطور سے بنایا اُس کے بعد جب وہ عمارت بہی گر گئی تو مرتبہ چہارم قصی بنی کلاب نے اُسکو بنایا اور اُسپر سیاہ غلاف ڈالا یہ عمارت یہانتک

رہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی عمر شریف دس بارہ برس کی ہوگی اوسوقت ایک عورت
پردہ کعبہ کے پاس بخور روشن کرتی تہی کہ پردہ مین آگ لگ گئی اور تمام عمارت جل گئی **مرتبہ ششم**
اہل قریش نے کعبہ کو بنایا اور اوسمین کئی تصرف کردئے **اول** یہہ کہ چہہ گز زمین چہوڑ کر دیوار غربی یعنی
رکن عراقی وشامی کے اوٹھائی کہ بدرشدہ زمین اب **حطیم** کے نام سے مشہور ہے اور اوسمین اسیقدر
زمین بطور نصف دائرہ کے مطاف مین سے لیکر شامل کردی گئی ہے کہ اسکے شامل ہوجانے سے وہ کل
زمین بشکل قوس ہوگئی ہے مگر جہان تک کہ وہ سیدہی متقابل دیوار ہای شرقی وجنوبی نقشہ سے معلوم
ہو اوسقدر زمین اصلی خانہ کعبہ کی سمجہی جائے اور جہان سے کہ خم اوسکو ہوتا گیا ہے اوتنی زمین مطاف
کی تصور کی جائے چنانچہ احادیث مین وارد ہوا ہے کہ جب قریش نے خانہ کعبہ بنایا اور مال حلال
اتنی جگہہ مین داخل کرنے کو کافی نہوا تو اتنی زمین کو باہر رکہا اور مطاف کی زمین کو اوسمین شامل
کر لینے کا یہہ لکہا ہے کہ یہہ بیت المال کے رکہنے کو کوئی پاکیزہ جگہہ نتہی لہذا اتنی ہی زمین اسمین بطور
نصف دایرے کے شامل کرکے اوسکے گرد چہوٹی چہوٹی دیوارین بنا دین اور دو دروازے آمنے
سامنے قریب دیوار خانہ کعبہ کے آمد ورفت کے واسطے بنا دئے **دوم** یہہ ہے کہ پہلے دروازہ خانہ کعبہ کا
زمین کے برابر تہا اور اب چوکہٹ دروازے کی تخمیناً دو گز اونچی لگادی اور اسیقدر بہت زمین کا
کردیا **سوم** خانہ کعبہ کے اندر ستون لکڑی کے قایم کردئے یعنی پہلے وہ بطور ایک وسیع کمرے کے
تہا اور اب دالان در دالان ہوگیا **چہارم** دیوارون کو دوچند بلند کردیا **پنجم** اندر خانہ کعبہ کے
رکن شامی کے قریب چہت پر چڑہنے کے لئے زینہ بنایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
نے ایک بار حضرت **ام المومنین عایشہ صدیقہ** رضی اللہ تعالی عنہا سے فرمایا تہا کہ میرا دل چاہتا ہے
کہ مین کعبہ کو پہر بنا ابراہیم علیہ السلام پر بناؤن اور دروازہ زمین سے ملا دون اور دو دروازے رکہون
تاکہ ایک سے لوگ داخل ہوا کرین اور دوسرے سے خارج مگر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
دنیا سے تشریف لیگئے اور وہ ارادہ پورا ہونے نپایا اوس وقت صورت خانہ کعبہ کی
یہہ تہی۔

# نقشہ خانہ کعبہ شریف
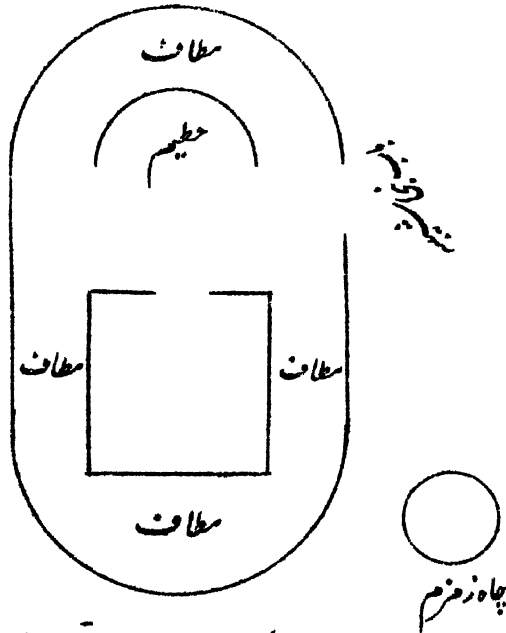
اور یہہ ہی صورت تا عہد خلافت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ قائم رہی یعنی دائرہ مطاف حد حرم تہا اور آمد و رفت باب بنی شیبہ سے تہی اور اب اسی کا نام باب السلام ہے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو آپ نے سنہ ۱۴ ہجری مین جو مکانات لوگونکے مطاف کے گرد تہے مول لیکر وقف کر دئے اور اونکو مسمار کرا کر حرم مبارک کا صحن بڑہا دیا کہ اوسکی وسعت ہر چہار طرف مطاف کی بقدر مطاف کے ہے اور گرد اوسکے دیوار کچہہ قد آدم سے نیچی بنائی اور اوسپر چراغ رکھے پس اول دیوار مسجد الحرام کی حضرت عمر فاروق رضؓ نے بنائی جب حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ خلیفہ ہوئے تو آپ نے بھی سنہ ۲۶ ہجری مین بہت مکان حرم شریف کے آس پاس کے خرید لیے اور وقف کر کے حرم شریف کا صحن اور بڑہا دیا اور وہ دیوار توڑ کر ازدیاد شدہ صحن کے گرد دیوار بنائی بعد اوسکے جب حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنی عہد مین وہ حدیث کہ جسکا ذکر اوپر ہو چکا ہے آئی

خالہ صاحبہ یعنی حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنی تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم کے ارادے کو پورا کر دیا یعنی بدستور قدیم خانہ کعبہ کو بنایا اور زمین حطیم کے اندر
خانہ کعبہ کے لیئے لی اور دو دروازے حسب منشاء آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے
برابر زمین کے رکھے اور بہرت کو نکالدیا اس تعمیر سے ۲۷ رجب سنہ ۶۴ ہجری میں فراغت پائی
اور نیز مکان گرد پیش حرم کے خرید کر کے مسجد الحرام میں داخل کر دئے یہانتک کہ ایک گھر ازرق کا
دس ہزار دینار سے زیادہ میں لیا تھا **مرتبہ ششم** اسکے تھوڑے دن بعد بنی امیہ کا دور دورا
ہو گیا تو حجاج بن یوسف نائب عبد الملک بن مروان کو عبد اللہ بن زبیر کی تعمیر ناپسند ہوئی اوسنے
خانہ کعبہ کو گرا کے پہر بناء قریش پر بنایا اور صرف ایک دروازہ شرقی جانب میں رکھا اور اندر سے قد آدم
بہرت کر کے اونچا دروازہ لگایا اور چہت چوب ساج کی بنائی اور کیواڑ بھی ساج ہی کے تختوں کے لگائے اور
وہ ٹکڑا زمین کا طولانی جانب سے جسکو حطیم کہتے ہیں اوسیطرح باہر رکھا یہ تعمیر سنہ ۷۴ ہجری میں ہوئی مگر حد
حرم کو نہیں بڑہایا بعض مورخ کہتے ہیں کہ حجاج نے کل تعمیر کو نہیں گرایا صرف عبد اللہ ابن زبیر کے
تصرفات میں اصلاح کی پہر ابن عباس کے عہد میں ہارون رشید نے قصد کیا کہ بناء عبد اللہ بن زبیر کعبہ کو
بنائے مگر علما نے منع کیا کہ بار بار گرانا اور بنانا بادشاہوں کا کھیل ہو جائیگا بعد اسکے ولید بن
عبد الملک نے صحن کو بڑہایا۔ پہر ابو جعفر منصور نے دو بار صحن کو بڑہایا ایک مرتبہ سنہ ۱۳۷ ہجری میں
اور دوسری بار سنہ ۱۶۷ ہجری میں شروع کیا اور سنہ ۱۶۹ ہجری میں تمام کیا اور اوسی برس میں اوسنے
انتقال بہی کیا اور اس کام میں اوسنے بہت مال خرچ کیا حتی کہ ایک ایک گز زمین کی خرید
میں پچیس ۲۵ دینار صرف کیئے اسکے بعد معتضد عباسی نے اور اوسکے صحن کو زیادہ کیا
اور **دار الندوہ** کو ایک محلہ کا نام تھا داخل حدود حرم کیا اور حد ابراہیمی پر ایک دروازہ
قایم کیا جسکا نام **باب الزیادہ** رکھا غرضکہ وہ بناء حجاج بن یوسف تا عہد سلطان مراد خان
بن سلطان احمد خان سلطان روم قایم رہی اور شاہان اسلام اوسی عمارت کی مرمت کرتے
رہے ۔ اور جو جو مکانات شروع سے وقتاً فوقتاً حسب ضرورت بڑہاتے آتے رہے وہ بعد

خرید وقف ہوکر صحن حرم شریف مین داخل ہوتے گئے کہ جس سے حرم کی حدود بڑہتی رہین اور مکانات ستون وسقف ہائے چوبی سے جا شئے صحن پر بنتے رہے -
مرتبہ نہم عہد سلطان مراد خان اول مین باب ابراہیم کے قریب ایک مکان رباط مین آگ لگی اور اُسی رباط کی آگ سے حرم شریف کی چہت مین آگ لگ گئی اور اُس نے تمام حرم کے حلقہ کو جلادیا تو سلطان مراد خان نے از سر نو تعمیر حرم شریف کی کی اور چونکہ عمارت خانہ کعبہ بھی بہت پرانی ہوگئی تہی لہذا اُس کو بہی بہ صراحت ذیل بنوایا -

## ذکر تعمیر جدید خاص خانہ کعبہ

سوائے اُس گوشہ کے جس مین حجر اسود لگا ہوا ہے سب کو گرا کر پہر از سر نو موافق بنائے حجاج کے اُسی طور سے خانہ کعبہ کو بنایا اور اندر فرش سنگ مرمر کا بچھایا اور اندر کی دیوارون مین بھی لگایا مگر معلوم نہین کہ سراسر اُن مین سنگ مرمر لگا ہے یا نہین ڈیڑہ ڈیڑہ گز جہانتک کہ نظر آتا ہے کیونکہ چہت گیری نہایت پارچہ بیش بہا کی سرخ رنگ جو چہت مین لگی ہے وہ اُس قدر چارون طرف دیوارون پر نیچے کو لٹکی ہوئی ہے کہ سب دیوارین ڈہکی ہوئی ہین صرف ڈیڑہ ڈیڑہ گز دیوارین نیچے کو کھلی ہوئی ہین اور اخیر مین اُس کے جہالر ایک ایک بالشت لمبا لٹک رہا ہے جہانتک جہالر ہے اُس کے نیچے جو دیوارین کہلی ہین اُنمین سنگ مرمر نصب ہے اور اُنمین آیات قرآنی نہایت خوش خط کندہ ہین - ایک مقام پر مجھے سلطان مراد خان کا نام بھی لکھا ہوا نظر آیا مگر مین نے آنکھین نیچی کرلین اور عبارت پڑہنے کی نوبت نہ آئی -

## ذکر داخلی و ستون اندرونی خانہ کعبہ

عام داخلی خانہ کعبہ کی سال بہر مین پانچ مرتبہ ہوتی ہے ہر داخلی مین دو روز مقرر ہین ایک دن مردون کے لئے اور ایک دن عورتون کے لئے - محرم شریف کی دہم اور یازدہم پہلی تاریخ

مردون کے واسطے اور دوسری تاریخ عورتون کے لئے دوسری داخلی ربیع الاول مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی ولادت کی عید کی خوشی مین دوازدہم اور سیزدہم وہی پہلی تاریخ مردون کے لئے اور دوسری تاریخ عورتون کے لئے تیسری داخلی رجب شریف مین حضرت کی معراج کی خوشی کی عید ہے بست وہفتم اور بست وہشتم چوتھی شعبان المعظم مین یہ شب برات کی خوشی کی عید ہے پنجم وششم شعبان پانچوین آخری جمعہ وشنبہ رمضان المبارک یہ الوداع رمضان کے لئے مکہ معظمہ کی عیدین یہی ہین اِن روزون مین جملہ ساکنان مکہ معظمہ کھانے اور پینے اور فرش وفروش مین بڑا تکلف کرتے ہین عمدہ عمدہ کپڑے پہن کر حرم شریف مین آتے ہین اور اُس وقت ایسا ہجوم ہوتا ہے کہ حرم شریف مین دو قدم چلنا دشوار ہوتا ہے اگر کوئی گر پڑے تو اُس ہجوم مین اُسکا اُٹھنا مشکل ہوتا ہے اگر کمزور آدمی ہو تو مرجائے تمام خواجہ سرا بڑی چھڑیان ہاتھ مین لئے انتظام کرتے پھرتے ہین کہ کوئی آدمی دبکر مرنجائے مغرب کے قریب حنفی مصلے کی پشت پر عمدہ عمدہ فرش بچھائے جاتے ہین اور شیشہ آلات کی روشنی نہایت تکلف سے کیجاتی ہے اور جناب شریف اور پاشا اور تمام ارکین شہر اور افسران فوج دولت عثمانیہ وہان آکر بیٹھتے ہین اور تمام شہر مکہ کے لوگ اُنکو دیکھنے آتے ہین اور نماز مغرب وہین پڑھتے ہین اس روز بازار مکہ معظمہ مین جلیبیان جسے مشبک کہتے ہین نہایت افراط کے ساتھ بکتی ہین اور ہر آدمی اپنی حیثیت کے موافق جلیبیان بازار سے خرید کر گھر مین لاتا ہے اور سب بال بچے ملکر کھاتے ہین اور اپنے عزیز اور اقارب کو تقسیم کرتے ہین داخلی خانہ کعبہ کی ہمیشہ صبح کو بتعین میعاد گھنٹون کے ہوتی ہے جو وقت دیا جاتا ہے اُس سے ایک دقیقہ بھی کم وبیش نہین ہوتا وہان دو سیڑھیان ہین ایک چاندی کی ہے جس مین چاندی کے پتر جڑے ہین اور نقش ونگار بنے ہوئے ہین یہ عورات کے استعمال کے لئے ہین اور ایک سیاہ آبنوس کی ہے یہ مردون کے واسطے یہ سیاہ زینہ پہلے کسی ہندوستان کے نواب نے نذر کیا تھا اور یہ نقرئی کلب علی خان مرحوم نواب رامپور کی نذر کی ہوئی ہے داخلی خانہ کعبہ کے واسطے کسی خاص لباس کی ضرورت نہین ہے جو لباس پہنے ہو اسی سے ہوسکتی ہے مگر داخلی روضہ محبوب خدا

صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے لئے وہی لباس مخصوص ہے جو غلامون کا ہوتا ہے اگر سلطان روم
بھی روضہ محبوب خدا مین حاضر ہونگے تو غلامون کے لباس مین حاضر ہون گے چنانچہ اس فقیر
کاتب الحروف نے خانہ کعبہ کی داخلی کی تھی صبح کی نماز کے بعد حاضر ہوا تھا تمام دن وہین حاضر رہا
مگر ادب سے نگاہ اونچی نہ کر سکا دو ستون صندل کے وہان دیکھے اُن سے لپٹ کر دعا کرتے
ہین اور دروازے سے داخل ہونے پر دہنے ہاتھ کو کعبہ معظمہ کا زینہ ہے جسے عام لوگ توبہ کی کوٹھری
کہتے ہین وہان بھی جاکر دعا کرتے ہین اور توبہ استغفار کرتے ہین **شیبی** جو کلید بردار خانہ کعبہ ہین انکا آدمی
وہان حاضر رہتا ہے میری مطوف مرحوم ہاشم شیخ نے مجھے یہ داخلی کرائی تھی مین یہان کا مفصل
حال نہین بیان کر سکتا اس لئے کہ مین نے اِدہر اُدہر نہین دیکھا **شیبی** ان سب کلید بردار نکا ابو الآبا
ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے عہد مین تھا جب حضور پر نور نے مکہ معظمہ کو فتح کیا
ہے تو خانہ کعبہ کی کلید اُس سے لے لی اور تھوڑی دیر اپنے پاس رکھ کر پھر اُسے واپس کیا اور فرمایا
کہ مین کسی کا حق تلف نہ کرونگا اب جتنے کلید بردار ہوتے آئے یہ سب اُسی کی اولاد سے ہین
اور شیبی کہلاتے ہین یہ بڑے مالدار ہین دور دور سے ان کے واسطے تحفجات آتے ہین
مگر انتظام ملک مین انکو کچھ دخل نہین ہے اور **شریف** صاحب وہ تو سندی آل رسول ہین
حضرت سیدنا امام حسن علیہ السلام کی اولاد سے ہین — **ذکر تنخواہ شریف صاحب**
اصلی تنخواہ شریف صاحب کی بجالت مستقلی **جیب خرچ** کے نام سے ایک لاکھ **قرش** نقرہ
ماہانہ ہین کہ جس کو صاع کہتے ہین اور آٹھ قرش کا ایک روپیہ سکہ حال مروجہ ہوتا ہے جسکے ساڑھے
بارہ ہزار روپیہ ہوتے اور جب تک یہ قایم مقام رہین گے تو اَسّی ہزار قرش جس کے دس ہزار روپیہ
ہوتے ہین ماہانہ پائین گے اور خلعت بے بہا نہایت اعلیٰ درجہ کا حج سے قبل ہر سال **باب
عالی** سے آتا ہے اُس خلعت مین گھوڑا ناقہ وغیرہ سب کچھ ہوتا ہے اور **اردب**
اس خلعت اور تنخواہ کے علاوہ ہے اردب کا نام پورب مین **سیدھا** اور پچھان کی ریاستو نمین
**بیٹھیا** یعنی کچی جنس چاول گیہون گوشت گھی نمک مسالہ گھوڑون کا دانہ چارا سب سرکاری اور

ملازمان اردلی کی وردی وغیرہ بہی سب سلطانی ہے ان سب کا مجموعہ چالیس ہزار روپیہ ماہواری ہوتا ہے اور ایکہزار فوج قوم بدو سے جس کا نام ہیشی ہے اور اکثر شکل اس قوم کی ہیئت اور رنگ مین مثل غلامان سودان کے ہے نوکر ہین تنخواہ ان کی سلطان الکرم کے حضور سے ملتی ہے اور یہ سب فوج سانڈنی سوار ہے اور بندوق اور جنبیہ اور چہوٹی سی لوہے کی برچہی اور بعض سپاہیون کے پاس طپنچہ کی جوڑی بہی قبور مین رہتی ہے بدؤن مین یہ اچہی قوم ہے اور ان کی قوم بہت بڑی ہے۔ حضرت **سلطان المعظم** خلد اللہ ملکہ کو فوج کی ضرورت ہو تو جسے **ارنوط** کہتے ہین اُن کی شجاعت اور قواعد دانی مشہور ہے یہ فوج شریف کی بہی گو قواعد دان ویسی نہین ہے مگر بہادری مین اُن سے کم نہین ہے اگر حضرت **سلطان المعظم** خلد اللہ ملکہ کو فوج کی ضرورت ہو تو شریف صاحب باقاعدہ فوج انہین لوگون کی بیس ہزار تک بآسانی جمع کر کے نذر کر سکتے ہین اور اس فوج کو جو بطور معاونت جمع کیجاتی ہے صرف کہانا دینا کافی ہے مگر ان کے سردارون کو بہ طور خلعت کچہہ لباس وغیرہ دیا جاتا ہے اور مختصر شریف کی سلامی اکتالیس[۴۱] توپین ہین اور قایم مقام کی اکیس[۲۱] توپین۔

## ذکر اولاد شریف صاحب

جو لڑکا شریف صاحب کے گہر مین پیدا ہوتا ہے روز پیدایش سے اُس کی تنخواہ مقرر ہو جاتی ہے اور وہ تنخواہ بحیثیت عمر بڑہتی جاتی ہے اور جب یہ بالغ اور تعلیم یافتہ ہو جاتے ہین تو ان کو عہدہائے سلطانی بہی ملتے ہین اور تنخواہین بیش قرار ہوتی ہین اور وہ تنخواہ جو زمانہ طفولیت کی ہے اب بند ہو جاتی ہے **اشراف** مکہ مین سے شریف **عبد المطلب** بڑے بیدار مغز تہے اُنکا رعب عرب مین سب شریفون سے زیادہ تہا عمر بہی اُنکی بہت تہی مکہ معظمہ مین یہ نقل اُن کی مشہور ہے کہ اُنکے بیٹے نے کوئی امر اُن کی مرضی کے خلاف کیا اُسکا تعلق ملکی اُمور سے تہا یہ ان کو ناگوار ہوا شاید کسی سے کچہہ رشوت لی تہی انہون نے اپنے غلام کی معرفت کہلا بہیجا کہ مین صبح کو تجہسے سمجہ لون گا اُس لڑکے پر اتنا رعب غالب ہوا کہ رات ہی کو اُسکا دم نکل گیا صبح کو جب ان کو خبر ہوئی تو صرف حکم دیدیا کہ اُسکو

دفن کرو و نماز تک اُس کے جنازے کی نہ پڑہی بالفعل جو شریف مکہ مین اِن کا نام نامی **شریف عون** ہے میری **مطوف سید ہاشم شیخ** سے اور ان سے بہت ربط تہا اُنکی معرفت مین اِنسے ملا ہون نہایت خلیق ہین مگر لیس بڑا اُنکا کہتا ہے کہ ملکی معاملات کا درک کم ہے لیکن **سید عثمان نوری پاشا** جو اُس وقت مکہ معظمہ کا فوجی اعلےٰ افسر تہا نہایت دانشمند اور ذکی و ذہین اور ملکی معاملات کے دقایق سمجہنے والا ہے۔ یہ جملہ معترضہ تہا۔ **عبد المطلب** سے جابر **شریف** کو گرفتار کرنا اسی کا کام تہا صحن حرم شریف مین دو عمارتین تہین ایک تو گہڑی رکہنے کا قبہ تہا اور دوسرا فقہ کی کتابون کا کتب خانہ اِس نے اُن کو توڑنا چاہا اس خیال سے کہ حرم مکہ مین یہ دو عمارتین صحن کے حسن مین بد نما معلوم ہوتی ہین۔ اِس نے خود یہ حجت قایم کی کہ جو لوگ اِن عمارتون کی پشت پر نماز پڑہتے ہین وہ خانہ کعبہ کو نہین دیکہہ سکتے حالانکہ خانہ کعبہ پر نظر کرنا عبادت ہے جملہ علماء اور اراکین مکہ نے اِس حجت کو قبول کر لیا اور وہ دونون مکان توڑ دئے گئے پس صحن حرم شریف کا بہت بڑہ گیا اور حضرت امام احمد حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مصلے کو بہی اس قابلیت سے دوسری جگہہ منتقل کیا کہ مفتیان حنبلی کو یہ حجت ماننی ہی پڑی اُس نے سب کو دکہا دیا کہ یہ مصلے خانہ کعبہ کی چوتہی سمت کے محاذی نہین ہے جب سبہون نے آنکہون سے دیکہہ لیا ساکت ہو گئے اُس نے اُس جگہہ مصلے کو منہدم کر کے چوتہی سمت کے سامنے از سر نو تعمیر کرا دیا **شریف عون صاحب** سے اور سید عثمان نوری پاشا سے کچہہ سابقہ رنجش ہے جس کا بیان یہان مصلحت نہین شریف صاحب مکہ روٹہکر مدینے چلے گئے اور وہان سے سلطان کے حضور مین درخواست پیش کی کہ جبتک سید عثمان نوری پاشا مکہ مین رہین گے مین وہان نجاؤنگا سلطان نے اِن کی مصالحت کروا سطے دو وزیرون کو بہیجا مگر یہ شریف صاحب صلح پر رضامند نہ ہوئے آخر کو حضرت سلطان المعظم خلد اللہ ملکہٗ نے جو اپنے آپ کو سیدون کا غلام سمجہے ہوئے ہین شریف صاحب کی ہٹ قایم رکہی اور سید عثمان نوری پاشا کو حلب مین بدل دیا اور وہان جمیل پاشا تہے اُن کو مکہ معظمہ مین بلا لیا یہ پاشا جب مکہ معظمہ مین آئے تو اپنے ساتہہ کچہہ اور فوج بہی لائے خیر یہ تو جملہ معترضہ تہا یہانپر اصل تحریر تو عمارت خانہ کعبہ کی ہے اُس طرف متوجہ ہوتا ہون **خانہ کعبہ** کے اندر دو ستون بہت سطبر اور منقش

اور ثبت چوب صندل کے ہین زمین سے تا سقف خانہ کعبہ قایم کئے ہین یہ میرا مشاہدہ نہین ہے
داخلی کے وقت مجھے اتنا افاقہ کہان تھا کہ مین اِن اُمور کی تحقیقات کرتا مین نے اپنے مکرم دوست منشی
برکت علی صاحب سابق سررشتہ دار کمشنری بنارس کے سفرنامہ رہبر حجاج سے اِن امور کی تحقیق کی ہے
اور اس کے سوا اور مدد بھی مین نے لی ہے مین نے اُن کی تصنیف کو بوجہ اتحاد اپنی تصنیف سمجھ کر
یہ سبادرت کی ہے۔

## ذکر چارون مصلّون کا

حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا ارشاد ہے اتبعوا سواد الاعظم یعنی جب
تم مین کسی دینی بات مین اختلاف ہو تو تم باخود ہا ایک انجمن قایم کرو اور اُس مین علماء سے شورہ
طلب کرو پس جس طرف علماء کی بڑی جماعت ہو اوسکی پیروی کرو چنانچہ جب تابعین کے عہد مین
جو خیر القرون مین شمار کیا جاتا تھا نئے نئے حادثات پیش آنے لگے اور بابت مسائل دینیہ کے بہت
کچھ اختلافات پیدا ہوگئے اُس وقت تک بنیاد مذاہب اربعہ کی نہ پڑی تھی اب اس کی اشد ضرورت
ہوئی غرضکہ تمام مسلمانون نے جمع ہوکر اپنے اپنے اساتذہ کی طرف ایک نسبت قایم کرلی اور انھین
چارون مذہب پر انحصار ہوگیا اور دین محمدی صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم حادثات اور آفات سے
محفوظ رہا اور ان چارون مین ایسا اتحاد ہوگیا کہ ایک دوسرے کے پیچھے بے تکلف نماز پڑھنے لگا۔
مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ دونون مقام مرکز اسلام ہین تمام مسلمانون کے مرجع اور ناوے
بھی پاک مقام ہین ان دونون مقامون مین یہ چارون مصلے قایم ہوگئے بس انصاف یہ ہے کہ جہان
بہت سے مسلمانون کو سر جھکا کر اِس انتظام کو مان لینا چاہیے اور آخر سیکڑون برس تک دیار
اسلام مین اِن مصلون کی نسبت رضامندی کا سکوت رہا ہندوستان مین تقریباً آٹھ سو برس
تک سلطنت کا سلسلہ محمود غزنوی سے لے کر تا آخر زمانہ شاہان تیموریہ قایم رہا نہ کچھ جھگڑا تھا نہ بکھیڑا
جدھر دیکھیے مقلد ہی مقلد تھے ہندوستان بخارا افغانستان روم مصر ہر جگہ حنفیون ہی کا دور
تھا اور اب بھی ہے باستثنائے چند انفار کے پس جب تک علوم بے شر اور پاک انفاس حضرات

سکے دلون مین تھا اُن کو اپنی شخصیت اور شیخی پر نظر نہ تھی ایکبار جو علوم اُردو فارسی زبانون مین
ترجمہ ہوکر شائع ہوئی۔ پس پھر کیا تھا ہر گھر مین عَلَم انانیت کا بلند ہو گیا اور جھگڑے اور فساد ہونے
لگے اور اب یہ حضرات ارشاد فرماتے ہین کہ تم ہم کو چھیڑتے ہو ان سے کوئی یہ تو پوچھے کہ
کہ پہلے ہندوستان مین مقلد تھے یا غیر مقلد بنائے فساد تو تم نے قایم کی اور تہمت ہمارے
سر رکھتے ہو اور بڑا ثبوت ہمارے پاس اس کا یہ ہے کہ جو مقامات اسلامی ہین اور جو مرکز
اسلام ہین وہان ہم زیادہ ہین یا آپ جہان کے علماء کی سند کو بغیر اسلام کی کوئی بات قائم
نہین ہو سکتی۔ آپ کہتے ہین ہمین اُن کی سند کی ضرورت نہین تو ہم کفرستان کے رہنے
والون کی سند کیون ماننے لگے اب مین مکہ معظمہ کے چارون مصلون کا ذکر کرتا ہون۔

## اوّل مصلّٰے حنفی

حطیم کی طرف دو منزلہ ہے یہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کی طرف منسوب ہے
جنکی ولادت سنہ ۸۰ ہجری مین بمقام کوفہ ہوئی تھی انکا نام نامی و اسم گرامی نعمان ہے اور ابو حنیفہ
کنیت ہے اور یہ ثابت کے بیٹے تھے جو کسریٰ شاہ ایران کی نسل سے تھے کتاب مفتاح السعادت
مین ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے حضرت امام ابو حنیفہ کی والدہ صاحبہ سے
نکاح کیا تھا اس لئے حضرت امام ابو حنیفہ نے امام صاحب کے سایۂ شفقت مین پرورش پائی
اور انہین سے دنیا اور آخرت کے علم سیکھے ابن خلکان نے لکھا ہے کہ حضرت امام ابو حنیفہ
کوفی رحمتہ اللہ علیہ کے عہد مین چار صحابی موجود تھے حضرت انس بصرہ مین اور عبد اللہ بن ابی اوفیٰ
کوفہ مین اور سہیل بن سعد ساعدی مدینہ مین اور ابو طفیل عامر بن واثلہ مکہ مین اور انس بن مالک
کو آپنے دیکھا ہے جیسا کہ خطیب نے تاریخ بغداد مین ذکر کیا ہے حضرت امام اعظم رحمتہ اللہ
علیہ نے بہت سے علمار تابعین سے علم حاصل کیا تھا اور پھر آپ کے شاگردون مین سینکڑون امام
ہین منجملہ اُن کے عبد اللہ بن مبارک ہین جو امام بخاری کے استاد ہین اور وکیع جو امام

شافعی کے اُستاد ہین اور امام ابو یوسف اور امام محمدؒ وغیرہم اور امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ نے پچپن۵۵
حج کیے اور چالیس۴۰ برس تک عشاء کے وضو سے صبح کی نماز پڑہی اور تہجد مین ایک ختم قرآن
کیا کرتے تھے اور شب کو اللہ کی محبت مین اس قدر روتے تھے کہ اُن کے ہمسایون کو اُنپر
رحم آتا تھا **میرا ارشاد** بعض حضرات یہ ارشاد فرماتے ہین کہ مقلدون نے اپنے امام ابو حنیفہ
کی ایسی تعریف کی ہے جو عقلاً محال ہے کیونکر ہو سکتا ہے کہ ایک آدمی چالیس۴۰ برس تک
عشاء کے وضو سے صبح کی نماز پڑہے مین انکی خدمت مین دست بستہ عرض کرتا ہون کہ ہم لوگ
دنیا کے آدمی ہین ہمارے صرف دو کام ہین کھانا اور سونا اس کے سوا تیسرا کام آتا ہی نہین بیشک
ہم کو یہ بات محالات سے معلوم ہوگی جن لوگون نے کبھی تہجد نہین پڑہی اُن کو یہی بات مشکل
معلوم ہوتی ہے کہ دو بجے رات کو آدمی خواب شیرین سے بیدار ہو کر تہجد پڑہے اور جو لوگ
کہ اسی کام کے واسطے پیدا ہوئے ہین اُن کو کیا دشوار ہے۔ فرشتے تو ہزارون برس سے
عبادت مین مصروف ہین نہ کھاتے ہین نہ پیتے ہین تو کیا اُن کی عبادت کا بھی انکار کیا جائیگا۔
غرض وہی لوگ ہین جو ملکوتی صفات حاصل کر چکے ہین ان کے لئے تو یہ عبادت ان کی طبیعت
ہوگئی ہے یہ خود عبادت نہین کرتے انکی طبیعت ان سے ایسی عبادت کراتی ہے۔
مدینہ طیبہ مین میرے ایک دوست تھے حافظ محمد سعید ترک چودہ۱۴ برس سے تو انکا بھی یہی
معمول تھا کہ عشا کی نماز کے بعد وہ مسجد نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مین کھڑے ہوتے
اور صبح تک ایک ختم کلام اللہ شریف کا کر لیتے تھے اور دن کو اشراق پڑہ کر وہ آرام کرتے تھے
دس بجے اُٹھ بیٹھتے تھے پھر احباب کے ساتھ کھانا کھاتے تھے پھر معلوم ہوا کہ مدینہ طیبہ
مین ایسے بہت لوگ ہین کہ جنکا یہ معمول ہے کہ شب بیدار رہتے ہین اور صبح تک ایک ختم
کلام اللہ کا کر لیتے ہین اب مین اس بات کو کیونکر محالات سے سمجھون جب اس پر شور زمانہ
مین ایسے لوگ موجود ہین تو وہ تو خیر القرون کے لوگ تھے علامہ ابن حجر مکی نے روایت
کی ہے کہ حضرت نبی صلے اللہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ سنہ ۱۵۰ ہجری مین

دنیا کی زینت اُٹھ جائے گی جس سے حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی وفات مراد ہے کیونکہ اُنکا انتقال سنہ ۱۵۰ ہجری مین ہوا ہے آپنے سجدہ کی حالت مین انتقال فرمایا اور پچاس ہزار آدمیون نے جس مین بڑی جماعت علماء اور اولیاء اللہ کی تھی آپکے جنازے کی نماز پڑہی اور بیس روز تک لوگ ان کی قبر پر آتے تہے اور نماز جنازہ پڑہ جاتے تھے حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اوائل عمر مین خواب دیکہا تھا کہ مین حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے اُستخوان مبارک سمیٹ کر سینہ سے لگا رہا ہون اس کی تعبیر ابن سیرین سے پوچھنے کے لئے کسی کو بھیجا ابن سیرین نے کہا کہ یہ شخص علم دین ایسا حاصل کریگا کہ جس کا کوئی مثل نہ ہوگا ابن سیرین بڑے جلیل القدر تابعی ہین اُنکو تعبیر خواب مین کمال تہا۔

## دوسرا مالکی مصلّٰے

جو حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب ہے امام مالک بن انس بن مالک بن عامر اصبحی مدینہ منورہ مین سنہ ۹۵ ہجری مین پیدا ہوئے بروایتے سنہ ۹۰ ہجری مین یہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے ہمعصر ہین ان کے علم وفضل کا شہرہ دنیا مین پہیل گیا تہا ترمذی نے روایت کی ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب لوگ اونٹون پر سوار ہوکر علم کی تلاش مین انکے کلیجے خون کردینگے مگر علماء مدینہ سے یہ امام مالک رح کے لئے بشارت ہے یہ امام بخاری و مسلم وغیرہما کے اُستادون کے اُستاد ہین انہون نے بہی بہت سے علماء تابعین سے علم حاصل کیا تہا منجملہ اُن کے نافع ہین جو عبد اللہ ابن عمر رضی سے روایت کرتے ہین اسکے بہی ہزارون علماء وفضلا شاگرد ہین منجملہ اُن کے امام شافعیؒ اور امام محمدؒ ہین انکی تصنیف حدیث مین سب سے اول ہے جس کو مؤطا کہتے ہین۔ انکی شب بیداری اور عبادت و ریاضت کی فضائل اسقدر ہین کہ اس مختصر مین انکی گنجایش ہوسکے انکی وفات مدینہ منورہ مین سنہ ۱۷۹ ہجری ماہ ربیع الاول مین ہوئی اور مزار جنت البقیع مین ہے یحیی اندلسی ان کے

موطا کے جامع مین یہ مدینہ سے حج کو نہین جاتے تھے کہ کہین مکہ معظمہ مین مرنجاؤن جب عالم معاملات مین حضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اسکا ذمہ کرلیا کہ تم مدینہ ہی مین مروگے تو حج کے لئے مدینہ سے نکلے ہماری نامہربان بہائی زیارت جو قبر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو ضروری نہین جانتے تھے غالباً حضرت امام مالکؒ کی روح سے ناخوش ہون گے کہ مدینہ کو اُنھون نے ایسا کیا سمجہا جو وہان مرنے کی اتنی تمنا کی رضی اللہ تعالے عنہ

## تیسرا مصلّے امام شافعیؒ کا

یہ مصلّے چاہ زمزم کے پاس ہے جو امام شافعیؒ رحمتہ اللہ علیہ کے پیرؤون کے واسطے بنا ہے حضرت امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ کا نام نامی محمد بن ادریس بن العباس ہے شافعؒ ان کے بزرگون مین سے ایک شخص ہین یہ اُن کی طرف منسوب ہوگئے یہ ہاشمی ہین انکی ولادت اُس روز ہوئی ہے کہ جس روز حضرت امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ نے وفات فرمائی ان کا علم وفضل بہی جہان مین شہرۂ آفاق ہے انکی ولادت شہر غزہ مین ہوئی ہے جو ملک شام مین واقع ہے انکی والدہ ماجدہ سے حضرت امام محمد رحمتہ اللہ علیہ نے نکاح کرلیا تہا انہون نے علم وفضل مین حضرت امام محمدؒ سے بہت کچہ فیض پایا ہے یہ بہی امام بخاریؒ اور مسلم کی شیخ الحدیث ہین سیکڑون علماء اور فضلا ان کے شاگرد ہین منجملہ اُن کے امام احمدؒ بن حنبل ہین جو امام بخاریؒ کے اُستاد ہین ان کی عمر کا بڑا حصّہ ملک مصر مین صرف ہوا سنہ ۲۰۴ ہجری مین خاص مصر ہی مین وفات فرمائی اور وہین آپ کی قبر بہی ہے۔

## چوتھا مصلّے حنبلی

یہ امام احمدؒ بن محمدؒ بن حنبل بن ہلال بن اسد بن ادریس مروزی کی طرف منسوب ہے حنبل ان کے دادا ہین چونکہ وہ بہت مشہور تھے اس لئے اُن کی طرف منسوب ہوئے

ان کی ولادت ایک سو چونسٹھ ۱۶۴ ہجری مین ہوئی یہ امام شافعیؒ اور ابن علیہ وغیرہ بڑے بڑے مجتہدون کے شاگرد مین یہ چوتھے امام ہین امام بخاریؒ اور امام مسلم اور ابو داؤد وغیرہ بڑے بڑے علماء ان کے شاگرد مین ابو ذرعہ رازی کا قول ہے کہ ان کو دس لاکھ حدیثین یاد تھین انکی تصانیف مین سے مسند فن حدیث مین مشہور کتاب ہے۔ ان کے فضائل زہد و تقوے و صبر و توکل احاطہ تحریر سے باہر ہین ایک ادنی سی بات یہ ہے کہ خلیفہ عباس نے قرآن کے مخلوق ہونے کے مسئلہ پر انکو مجبور کیا جب امام نے انکار کیا تو ہر روز ان کی پشت مبارک پر کوڑے مارتا تہا ایک روز جو مشکین باندہ کر مارنا شروع کیا تو انکا تہہ بند گرنے لگا انھون نے دعا کی کہ الہی حفظ ستر کا تو مالک ہے روایت کی ہے کہ غیب سے دو ہاتھ ظاہر ہوئے اور انکا تہہ بند سنبھال دیا جب سے ان کے صدہا آدمی معتقد ہو گئے آپنے بغداد شریف مین بماہ ربیع الاول ۲۴۱ سنہ ہجری مین رحلت فرمائی مورخین نے لکھا ہے کہ ان کی جنازے پر لاکھون آدمی حاضر تھے جن لوگون نے یکے بعد دیگرے نماز پڑہی ان کے جنازے کی یہ شوکت دیکھکر بہت سے غیر مذہب آدمی مسلمان ہو گئے حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ مسلمان تھے اور زینت اسلام کی انکے دم سے تھی۔

## ہر مصلے کی امام کی تعداد

ایک سو انتیس امام ان چارون مصلون کے واسطے ہین اور مکبرون کی جماعت اسکے علاوہ ہے اور خطیب علحدہ ہین سب کی تنخواہین سلطان روم خلد اللہ ملکہ کی طرف سے مین اور تمام خرچ حرمین شریفین کا جزی و کلی سلطان روم خلد اللہ ملکہ کے ذمہ ہے حنفی مصلے کے امام پچہتر ہین۔ امام شافعیؒ کے مصلے کے امام پینتیس ۳۵ ہین۔ امام مالکؒ کے مصلے کے امام پندرہ ۱۵ ہین۔ امام حنبلؒ کے مصلے کے چار امام ہین اور ہر امام کی تنخواہ پینتیس ۳۵ ریال ماہوار ہے اور علاوہ اس کے چار چار اردب یعنی سولہ سولہ من گندم سالانہ ملتے ہین۔

# فضائل خاص خانہ کعبہ

روایت فقیہ ابو اللیث ؒ ابن عباس سے رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہو کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کہ کعبہ شریف ستر ہزار فرشتون کے سایہ مین ہے کہ وہ فرشتے ہمیشہ بخشش چاہتے رہتے ہین اللہ تعالےٰ شانہٗ سے طواف کرنے والون کے لئے اور رحمت بھیجتے ہین اور دعا کرتے ہین اُن کے حق مین روایت کی امام فاکہی نے حضرت امام حسن بصری سے کہ نہین داخل ہوتا ہے کوئی کعبہ شریف مین مگر کہ داخل ہوتا ہے اللہ کی رحمت مین اور نہین باہر آتا حرم مبارک سے مگر مغفرت لیکر جابر ابن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے روز فرشتے خانہ کعبہ کو دُلھن کیطرح آراستہ کرکے میدان قیامت مین لائین گے اور ایک دوسری روایت مین بھی وارد ہوا ہے کہ کعبہ شریف اُٹھایا جائیگا دُلھن کیطرح عشاق خدا کی آنکھون مین اسوقت بھی خانہ کعبہ دُلھن ہی بنکر نظر آرہا ہے لمؤلفہ ؎

سیاہ پوش جو کعبہ کو قیس نے دیکھا ہوا نہ ضبط تو چلا اُٹھا کہ یا لیلےٰ

فقیر کاتب الحروف جس وقت حرم محترم مین حاضر ہوا ہے تو آدھی رات کا وقت تھا اور شب ماہ تھی خانہ کعبہ کو سیاہ غلاف مین دیکھا اور ہزارون آدمی طواف مین تھے مین بلا مبالغہ یہ بات کہتا ہون کہ اُس وقت کا حسن خانہ کعبہ کا ابتک نہین بھولتا بے تکلف یہ بات معلوم ہوتی تھی کہ لیلیٰ لباس سیاہ مین کھڑی ہوئی ہے اور یہ ہزارہا مجنون ہین کہ جنہین اس وقت اپنے تن بدن کا ہوش نہین ہے صدقے ہورہے ہین مین بھی اُسی بےخبری کی حالت مین صدقے ہونے والون کے گروہ مین شامل ہوگیا پہلے طواف سے فرصت کرکے واجب الطواف کا دوگانہ مقام ابراہیم مین پڑھ رہا تھا کہ استغراغ

کی حالت پیدا ہوئی مجھے میرے مطوف باب عمرہ کے پاس لائے مین نے وہان استفراغ سے فرصت کی مجھے ایک بزرگ نے سیار کباد دی اور کہا کہ خوب جی بھر کے زمزم شریف پی لو تمہین پھر استفراغ ہوگا چنانچہ مین نے ویسا ہی کیا اور دوسرے طواف کے بعد وا ایسی پھر استفراغ ہوا انہین بزرگ نے باب العمرہ کے پاس لا کر استفراغ کرایا اور پھر مبارکباد دے کے چلے اور گئے اور فرمایا کہ اللہ تعالےٰ شانہ نے تمہارے دل کی شست و شو آب زمزم سے کی الحمد للہ علی احسانہ۔ یون ہی ایک روایت مین وارد ہے کہ قیامت مین خانہ کعبہ دلہن بنا کر لایا جائے گا اور تمام زائرین جو اُس کے حقیقی عشاق ہین اس کے پردون سے لگے ہون گے یہانتک کہ وہ پاک دلہن اپنے عشاق کو اپنے ساتھ لئے ہوئے جنت مین داخل ہو جائے گی ۔

## اُنکے فضائل جو کعبہ شریف پر نظر کرتے ہین

ابن ابی شیبہ اور ازرقی وغیرہم نے روایت کی ہے کہ نظر کرنا کعبہ شریف کی طرف عبادت ہے بیہقی نے شعب الایمان مین اِسے روایت کیا ہے۔ فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کہ ہر رات اور دن مین ۱۲۰ رحمتین کعبہ شریف پر نظر کرنے والون کے لئے نازل ہوتی ہین۔ فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کہ پانچ چیزون کی طرف نظر کرنا عبادت ہے ایک تو قرآن مجید کو دیکھنا دوسرے کعبہ شریف کو دیکھنا تیسرے اپنے مان باپ کو دیکھنا چوتھے عالم کے چہرے کو دیکھنا اور پانچوین زمزم کو دیکھنا۔ اور ایک روایت مین فاکہانی نے بیان کیا ہے۔ النظر الی وجہ علی عبادۃ

## حجر اسود کے فضائل

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ سنا مین نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ و

اصحابہ وسلم سے کہ آپ فرماتے تھے کہ تحقیق حجر اسود اور مقام ابراہیم جنت کے یواقیت سے
دو یاقوت ہین محو کیا اللہ تعالے شانہ نے نور ان دونون کا اور اگر نہ دور کرتا اللہ تعالے انکا
نور تو مغرب سے مشرق تک انہین کا نور ہوتا مین عرض کرتا ہون کہ شاہان روئے زمین
بھلا اس کو اس متبرک مقام پر کیون چھوڑتے دریائے نور اور کوہ طور دو ہیرے تھے ایک بادشاہ
سے دوسرے بادشاہ تک کس کس طریقے سے پہنچے ہین چنانچہ انگریزون نے رنجیت سنگھ کی اولاد
سے لیا تھا وہ راجہ نابالغ تھا پھر شاہ کی سلطنت واپس ہوئی نہ وہ ہیرے ملے حضرت
ابن عباس رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
نے کہ اللہ تعالے شانہ اٹھائیگا اسے اس حال مین کہ اس کے دو آنکھین ہونگی
اور زبان ہوگی کہ باتین کرےگا اور گواہی دےگا یہ اس کے لئے کہ جس نے اسے
بوسہ دیا ہوگا حق کے ساتھ محدث ہروی لکھتے ہین کہ جس نے حجر اسود کو صدق
دل سے بوسہ دیا تو وہ اس کی گواہی دیگا خیر کے ساتھ اور جس نے ہنسی یا مذاق کے ساتھ
اسے چوما تو نعوذ باللہ یہ گواہی دیگا اس کی اسی حالت کی روایت کی احمد اور حاکم نے
ابن عباس رض سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کہ حجر اسود اللہ
عزوجل کا داہنا ہاتھ ہے زمین پر کہ مصافحہ کرتا ہے اپنے بندون سے جس طرح کہ مصافحہ
کرتا ہے ایک تم مین سے اپنے بھائی سے اکابر اہل حدیث لکھتے ہین کہ حجر اسود کے
بوسہ دینے کے وقت آدمی بیت الہی کا تصور کرے اور نہایت ادب اور حضوری اور
زاری سے بوسہ دے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ کی روایت مین ہے کہ
جس نے مسح کیا حجر اسود کا سوائے اس کے نہین کہ اس نے مسح کیا رحمن کے ہاتھ
کا جل جلالہ **ف** اہل حدیث لکھتے ہین کہ حاجی کو چاہیے کہ دونون ہاتھ ادہر ادہر
حجر اسود کے رکھ کے بیچ مین منہ سے بوسہ دے اگر بغیر ایذا دینے کسی کے ممکن ہو۔
**فرمایا** رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کہ جس نے چھوا حجر اسود کو

تو نکلا وہ گناہون سے اس طرح پر جیسے وہ اپنی مان کے پیٹ سے پیدا ہوا مستحب
ہے منہ اور پیشانی کا اُس پر رکھنا اور تین بار چومنا اور اگر بوسہ دینا بسبب کثرت طواف طواف
کرنے والون کے ممکن نہ ہو تو ہاتھ کو اُس پر لگا کے چومے اور جو یہ بھی ممکن نہ ہو تو عصا کے
اُس حصہ کو جسے ہاتھ سے پکڑتے ہین اُسین لگا کے اُسے چومے اور جو یہ بھی نہ ہو سکے
تو دونون ہاتھ اُس کی طرف اُٹھا کر کہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ تعالیٰ
وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی نَبِیِّہِ الْمُصْطَفٰی اور یہ سمجھ کر گویا ان دونون ہاتھون سے
مین نے اِس کو چھویا ہاتھون کو چومے۔

## فصل رکن یمانی

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
نے کہ چومنا رکن یمانی کا گناہون کو محو کرتا ہے روایت کیا احمد اور ابن حبان نے ف
اہل حدیث مسح رکن یمانی کا اس طور پر لکھتے ہین کہ حاجی دونون ہاتھ یا ایک ہاتھ سے اُسکو
مس کرے اور اگر ازدحام ہو تو اُس کا بدلہ نہین ہے اشارہ وغیرہ سے جیسے بدلہ ہے
حجر اسود کا چنانچہ اسی پر عمل ہے حضرت عطاء ابن یسار سے روایت ہے کہ ایک
شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم آپ رکن یمانی کا بہت مسح
کرتے ہین آپ نے فرمایا کہ نہین آیا مین کبھی اس کے پاس مگر کہ جبریل علیہ السلام کو مین نے
اُس کے پاس کھڑا دیکھا کہ استغفار چاہتا ہے وہ چھونے والون کے لئے حضرت
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت مین اسطور سے وارد ہوا ہے کہ فرمایا رسول مقبول
صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے کہ رکن یمانی پر ستر فرشتے مقرر ہین پس جو شخص کہتا ہے
اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ
حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ تو وہ فرشتے کہتے ہین آمین واضح ہو کہ کعبہ شریف کے چار رکن

ہین رکن اسود رکن یمانی رکن عراقی رکن شامی انمین سے رکن اسود کی بسبب حجر اسود کے بڑی فضیلت ہے اور رکن یمانی کے فضائل اوپر بیان ہوچکے اور رکن عراقی وشامی کے بابت کلام ہے اسی کی تحقیق شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے شرح سفر السعادت مین کماحقہ کی ہے ۔

## فضائل حطیم

اسمین نماز پڑہ نے کا اور کعبہ شریف کے اندر نماز پڑہنے کا ایک حکم ہے روایت ہے کہ جس نے نماز پڑہی حطیم مین دو رکعتین رکن شامی کی طرف پس گویا زندہ رکہا اُس نے ستّر ہزار راتون کو یعنی ستّر ہزار راتون مین شب بیداری کی اور گویا کہ اُس نے چالیس حج مقبول اور مبرور کیے ۔

## فضائل میزاب رحمت

یہ خانہ کعبہ کی چہت کا پرنالہ ہے حطیم مین پڑتا ہے اسی کو میزاب رحمت کہتے ہین حضرت عطاء بن رباح سے روایت ہے کہ جو شخص کہڑا ہوا نیچے میزاب رحمت کے اور دعا مانگی قبول کیجاتی ہے دعا اُس کی اور جس نے کہ پڑہین اُسکے نیچے دو رکعتین وہ نکلا گناہون سے ایسا جیسا کہ اُسی دن مان کے پیٹ سے پیدا ہوا۔ روایت کی قریشی نے عبد اللہ بن عباس سے کہ پوچھا ایک شخص نے آنحضرت سے کہ کہان ہے مصلیٰ اخیار کا آپ نے فرمایا کہ نیچے میزاب رحمت کے اسی مقام پر حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام کی قبر بتاتے ہین اور قریب ہی اُن کے حضرت ہاجرہ یعنی اُن کی والدہ ماجدہ کی بہی قبر ہے ۔

## فضائل طواف

ایک طواف کے سات شوط ہوتے ہین شوط پھیرے کو کہتے ہین فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کہ جس نے طواف کیا کعبہ شریف کا سات بار اور کوئی عمل یا فعل اُس مین لغو نہ کیا تو وہ شخص ایسا آزاد ہو جاتا ہے آگ سے جیسے کسی بردہ کو آزاد کر دیتے ہین فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کہ جس نے طواف کیا خانہ کعبہ کا پچاس بار تو وہ گناہون سے ایسا پاک ہو گیا جیسے مان کے پیٹ سے آج پیدا ہوا۔

## فضائل مُلتَزَم

جتنی جگہ کہ زیر دیوار خانہ کعبہ رکن حجر سے تا دروازہ خانہ کعبہ ہے اُسکو ملتزم کہتے ہین بعد اختتام ہر طواف کے اُسی جگہہ پر کھڑے ہو کر دعا مانگتے ہین اور اگر ممکن ہوتا ہے تو دونون ہاتھون کو سر سے اونچا کرکے مع سینہ اور گالون کے دیوار سے ملا دیتے ہین کہ یہ مقام قبولیت دعا کے واسطے بہت پر تاثیر ہے عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کہ درمیان حجر اسود اور مقام ابراہیم کے ملتزم ہے نہین مانگتا دعا کوئی مصیبت زدہ وہان مگر کہ اُس سے نجات پاتا ہے واضح ہو کہ مقام ابراہیم بعہد مبارک رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اسی دیوار کے نیچے تھا بعد مین حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے اِسکو بسبب تنگی مطاف کے وہان سے اُٹھا کر اُسی جگہہ کے سامنے حد بیرونی مطاف پر رکھدیا۔

## فضائل سعی صفا مروہ

ابن منذر کتاب الترغیب مین حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہین کہ سعی کرنا صفا مروہ مین ایسا ہے کہ گویا ستر بردے اللہ کی راہ مین آزاد کیے۔ طبرانی نے کبیر مین روایت کی اور بزار اور نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ جسنے

سعی کی صفا مروہ مین اللہ تعالےٰ شانہٗ پُل صراط پر اُس کے قدمون کو ثابت رکھے گا اُس
دن کہ پھسلینگے پاؤن اور صفا سے مروہ تک سات سو ستر گز کی مسافت ہے کہ جسکے
درمیان مین سات بار سعی کیجاتی ہے۔

## فضائل چاہ زمزم

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص سے حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تپ جہنم کی سانس ہے اُس کو زمزم
سے بجھاؤ یہ بھی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد
فرمایا کہ ہمارے اور منافقون کے درمیان یہی فرق ہے کہ وہ آب زمزم کو خوب
سیر ہوکر نہین پیتے۔

## فوائد زمزم شریف

علمائے دین رحمہم اللہ علیہم اجمعین تحریر فرماتے ہین کہ آب زمزم کے فوائد
اور خواص بہت ہین تھوڑے سے اس جگہہ لکھے جاتے ہین جس شخص کو بسیارخواری
کا عارضہ ہو تو وہ آب زمزم کو خوب آسودہ ہوکر پیئے اور کہے کہ اے زمزم میرے
شکم مین ٹھہر پس بتحقیق وہ عارضہ جاتا رہے گا انشاء اللہ تعالےٰ: اور یہ پانی نکالا ہوا ہے
کھونٹ کو اور قریب کو دل سے حکیم مولوی عبدالسلام صاحب منیری ایک بھائی ہین وہ
بہت زمانہ تک مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ مین رہے مجھ سے کہنے لگے کہ اگرچند روز اور
مین یہان رہا تو اپنا فن بالکل بھول جاؤنگا کوئی مریض یہان اطبا کے پاس نہین آتا۔
مکہ مین صرف زمزم شریف جملہ امراض کی دوا ہے اور مدینہ طیبہ مین عجوہ۔ کھجور مارضون
کے لئے تریاق کا حکم رکھتی ہے اہل حدیث فرماتے ہین کہ جس شخص کی بیماری
مین بہت حکیم اور طبیب عاجز ہوگئے ہون تو وہ چاہ زمزم پر آئے اور بہ نیت شفا اُس

پانی سے غسل کرے جس حوض مین آب زمزم جمع ہوتا ہے انشاء اللہ وہ تندرست
ہوجائیگا علماء لکھتے ہین کہ وضو اور غسل کرنا آب زمزم سے بلاکراہت درست ہے اور
استنجا کرنا مکروہ ہے علماء لکھتے ہین کہ یہ بزرگیان جو آب زمزم کو حاصل ہوئین ہین وجہ اس
کی یہ ہے کہ اسمین لعاب دہن مبارک خاتم المرسلین جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ
واصحابہ وسلم داخل ہے پس جسمین لعاب دہن مبارک خاتم المرسلین شامل ہو اُس کے
فوائد وفضائل اور خیرات وبرکات کا کیا ٹھکانا ہے اللھم صل علی سیدنا ومولانا محمد وآلہ علی قدر حسنہ وجمالہ

## قبولیّت دعا کے مقامات

مکہ معظمہ مین مقامات قبولیّت دعا کے یہ ہین حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ
بروایات صحیحہ نقل فرماتے ہین کہ مکہ معظمہ مین چند خاص مقام ہین جہان دعائین قبول
ہوتی ہین تفصیل مقامات اندرونی حرم شریف اول جب کعبہ شریف پر نظر پڑے
منقول ہے کہ کسی نے حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ جب کعبہ شریف
کو دیکھون تو کیا دعا مانگون آپ نے فرمایا کہ اپنے مستجاب الدعوات ہونے کی اسلئے
کہ اگر یہ دعا قبول ہوئی تو گویا ساری دعائین قبول ہوئین دوسرے حجر اسود کے
پاس خصوصًا دوپہر کے وقت تیسرے مطاف مین باب الکعبہ کے سامنے چوتھے
ملتزم کے پاس آدھی رات کے وقت پانچوین حطیم مین چھٹے میزاب رحمت کے نیچے
خصوصًا صبح کے وقت ساتوین رکن یمانی کے پاس خصوصًا صبح کے وقت آٹھوین درمیان
رکن یمانی اور بند دروازہ کے جو پشت کی جانب خانہ کعبہ کے مقابل اسی دروازہ کے تھا
کہ اُس مقام کو مستجار کہتے مین نوین درمیان رکن یمانی اور حجر اسود کے دسوین مقام
ابراہیم کے پاس خصوصًا صبح کو گیارہوین زمزم پر خصوصًا غروب کے وقت بارہوین خانہ کعبہ
کے اندر چارون کونون مین اور دو ستون کے درمیان خصوصًا زوال کیوقت

## تفصیل مقامات اندرونی شہر مکہ معظمہ

تیرہوین وچودہوین صفا مروہ پر خصوصًا بعد عصر کے پندرہوین بین المیلین اخضرین کہ جو ہنگام سعی صفا مروہ متصل دیوار حرم شریف کے واقع ہین۔ محمد حسین نقاش لکھتے ہین کہ حضرت اُم المومنین خدیجۃ الکبرے رضی اللہ تعالے عنہا کے گھر مین بہی دعا قبول ہوتی ہے جمعہ کی رات کو اور مقام میلاد شریف رسول اکرم مین پیر کے دن زوال کے وقت دار خیزران مین کہ قریب صفا کے ہے اوپر جبل ابو قبیس پر ظہر کے وقت اور باب بنی شیبہ اور باب ابراہیم اور باب النبی کے پاس بہی دعا قبول ہوتی ہے اور علاوہ اِنکے بہت سے مقامات بیرون شہر مین مثل دروازہ جنت المعلا و قبر شریف حضرت ام المومنین خدیجۃ الکبرے رضی اللہ تعالے عنہا و عرفات و منا وغیرہ متعلق قبولیت دعا کے لکھے جاتے ہین مگر مین نے یہان وہ مقامات لکھے ہین جو بہت مشہور ہین اور اندر مکہ معظمہ کے واقع ہین حرم محترم سر بسر مظہر کرامات و مخزن فیض و برکات ہے یہان کی زمین پاک یہان کے غبار مین شفا کا اثر یہان کی ہوا روح کو قوت پہنچانے والی یہان کا پانی حیات کا چشمہ یہان کے آدمی فرشتہ خصلت یہان کے حیوانون مین آدمیت کوئی کس کس شے کی تعریف کرے یہ چند باتین لکھدی گئین ہین کہ پڑہنے والے کا ایمان تازہ ہوجائے۔

فقیر پرتقصیر محمد اکبر ابو العلائی اپنا ایک واقعہ لکھتا ہے اور واقعی وہ تعجب انگیز ہے مجھے برہمن کا ایک شعر یاد تہا اتفاق وقت وہ شعر حرم شریف مین یاد آگیا اُس نے میرے دل کو مردہ کردیا جب ہو وہی شعر یاد آجائے مین اپنے خیال کو ہزار اُس طرف سے پہیرون مگر وہ کم بخت بہولتا ہی نہ تہا اور وہ شعر یہ تہا نقل کفر کفر نباشد ؎

مرا دلیست بہ کفر آشنا کہ چندین بار
بہ کعبہ بردم و بازش برہمن آوردم

چار روز مین اسی مین پریشان رہا ایک روز مین نے میزاب رحمت کے نیچے کہڑے ہوکر اور پردہ شریف کو تہام کر دعا کی کہ اے کعبہ شریف کے مالک یہ شعر مجھے بہولجائے اُسی وقت

مجھے اِس کا بدل دوسرا شعر جو کبھی میرے خیال مین بھی نتھا یاد آگیا اور اُس کا لطف ایسا آیا
کہ پھر وہ شعر مجھے تا قیام حرمین شریفین کبھی نہ یاد آیا وہ شعر یہ ہے ؎

کعبہ را دیدم دلم از درد تنہائی گداخت　　خانہ آرائے کہ ما را خواند خود مہمان کیست

اہل مذاق اور سخن فہم حضرات ہی اسکا کچھ لطف اوٹھائینگے میری یہ حالت ہوگئی تھی کہ مین
حرم شریف مین دوڑتا پھرتا تھا اور یہ شعر پڑہتا پھرتا تھا اور سخن فہم حضرات روتے جاتے تھے
اور مجھکو پکڑتے پھرتے تھے چار پانچ روز کے بعد جو پھر مجھے شرف داخلی حاصل ہوا تو مجھ
سے دعا کے وقت خانہ کعبہ کے اندر بیخواست ایک شعر موزون ہوگیا اُس نے میری اور میرے ساتھ
والون کی حالت اُس پاک مکان مین بالکل متغیر کردی شیبی صاحب کے نائب جو ہم کو لیگئے تھے وہ کچھ
سمجھتے تو نہ تھے مگر متحیر کھڑے تھے وہ شعر یہ ہے ؎

او بڑے گھر کے مکین کعبہ کی مالک داتا　　ہم فقیرون سے بھی کچھ واحد و شاہد ہوتا۔

مین اپنی قسمت پر فخر کرتا ہون اور اپنے مہربان پالنے والے کا شکر کرتا ہون کہ اُس نے
ایسے عالی مقام مین مجھ کو اپنی محبت کا جوش عطا فرمایا الحمد للہ الحمد للہ الحمد للہ علیٰ احسانہ

شکر کردن کے توانم در خور نعمائے تو　　شکر نعمتہائے تو چندانکہ نعمت ہائے تو

**دوسرا واقعہ** ایک روز عشاء کی نماز پڑہ کر ہم چند برادران طریقت مالکی مصلے کے سامنے حاضر
تھے ایک صاحب پیلی بھیت کے رہنے والے نہایت خوش آواز اور ہمارے ہم مذاق شریک
صحبت تھے اُنھون نے جناب منشی خواجہ غلام غوث صاحب بیخبر کی یہ غزل آہستہ آہستہ پڑہنی
شروع کی مین کیا کہون کہ اُس وقت کیا حالت لوگون کی ہوئی ہے اللہ اللہ وہ غزل یہ ہے

**غزل** (مطلع)

آفتِ رند و پارسا شدۂ　　چشم بد دور خوش ادا شدۂ

بت بہ بتخانہ و خدا بہ حرم　　جلوہ فرما بہ ہر سرا شدۂ

اِس کے دو ہی شعر مجھے یاد رہ گئے بعض عرب جو اہل طریقہ مین سے تھے وہ بھی اُس

صحبت مین شریک تھے اور یکیفت تھے ہم سُنا کرتے تھے کہ وہان ایسی کیفیت پر اعتراض
ہوتا ہے مگر ہماری صحبت کا تو کوئی مخل ہوا

مستم از بادہ شبانہ ہنوز          ساقیٔ ما ز فت خانہ ہنوز

## ذکر منبر شریف

یہ منبر قریب دروازہ قدیم حرم شریف کے ہے کہ جو ابتدائے حد مطاف پر تھا
کہ جس کا نام باب بنی شیبہ ہے اور بعد حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ
واصحابہ وسلم اُسکا نام باب السّلام ہوا تمام و کمال سنگ مرمر سے بنایا ہے مگر کیواڑ
اُسمین نہین ہین نہ ادہر اُدہر دیوار صرف دو پائے پر ایک محراب بہت بلند اور وسیع
نہایت خوشنمائی کے ساتھہ ہے یہ منبر شریف نہایت شاندار ہے بالکل سنگ مرمر
کا بنا ہوا ہے جسکی ہئیت یہ ہے کہ تخمیناً اکیس سیڑہیان ہین ہر سیڑہی تین یا چار فیٹ
لمبی اور ایک فیٹ یا کچھ زیادہ اس سے چوڑی اور دو طرفہ دیوار ہر ایک سیڑہی سے بقدر
ایک ایک ہاتھ کے اونچی ہے اور سب سے اوپر کی سیڑہی بقدر طول کے عریض یعنی مربع
ہے اور اُس کے اوپر قبہ بنا ہوا ہے اور نیچے کی سیڑہی کے پاس دروازہ ہے کہ
جسپر کیواڑ چڑہے ہوئے ہین اور وہ جب کہلتے ہین کہ خطیب خطبہ پڑہنے کو چڑہتا
ہے کہتے ہین کہ یہ منبر اکتیس[۳۱] برس مین اس صنعت سے تیار ہوا ہے کہ خطیب
پر بہنگام خطبہ خوانی کہ وہ وقت بارہ بجے پر تیس منٹ کا ہوتا ہے دھوپ نہوئی خواہ کوئی
موسم ہو یعنی ہر موسم کو قریب ایک ایک قرن کے دیکھکر بنایا ہے اور بیسیون مرتبہ بنا
بنا کر اس کو توڑا ہے تاوقتیکہ مقصود بالا حاصل نہین ہوا کیونکہ وہان اذان نماز ظہر کے
بارہ بجے دن کو ہر روز دی جاتی ہے اور بعد اذان مہلت دس منٹ کی وضو اور ادائے
سنت کی ہوتی ہے پہر جماعت کہڑی ہو جاتی ہے اور ہر اذان پنجگانہ پندرہ منٹ مین

ختم ہوتی ہے مگر جمعہ کے روز بعد ختم ہونے اذان کے صرف پانچ منٹ کی مہلت
ادائے سنت کیواسطے ہوتی ہے اور پھر خطبہ شروع ہوجاتا ہے اور بعد نماز جمعہ کے
جیسے کہ یہان چار رکعت پڑہی جاتی ہین وہان نہین پڑہی جاتین اور نصف گھنٹہ قبل اذان
سے ہمیشہ پانچون وقت ایک آدمی منجملہ موذنین کے کہ اُس کو منادی کہتے ہین پکارتا
پھرتا ہے یَا اَدِرُوا اِلَی الصَّلٰوۃِ یرحمکم اللّٰہ وہ منادی باب السّلام سے روانہ
ہوتا ہے اور چارون طرف حرم شریف کے جو کوچہ و بازار متصل ہین وہانکے سب آدمیون
کو ہوشیار کرتا ہے بروز جمعہ اس منبر شریف کی آرائش ہوتی ہے سبز مخمل کا فرش
جس کے حاشیون پر نہایت چمکیلے کلابتون کی بیل ہوتی ہے سیڑہیون پر بچھایا جاتا
ہے اور دو علم سبز جنکی چولون پر چاندی کے خول چڑہے ہوتے ہین اور اُن کے
پھریرے پر کلابتون سے آیات قرآنی لکھی ہوئی ہوتی ہین قبہ کے داہنے بائین نصب
کئے جاتے ہین اور پھریرے کھول دیئے جاتے ہین اور ایک سبز پردہ زردوزی آگے
دروازے کے باندہا جاتا ہے اور خطیب اس شان سے آتا ہے کہ ہاتھ مین اُس کے
جریب (یعنی عصا) ہوتی ہے اور دو علم اُسی قسم کے دو آدمی ہاتھ مین لیئے ہوئے آگے ہوتے
ہین اور پیچھے اُس کے ایک اور شخص ہوتا ہے اور اُس کے آگے دو سپاہی ترک کی
بندوقون پر سنگین چڑہائے ہوتے ہین جس وقت وہ دروازہ منبر پر پہنچتا ہے تو
ایک دربان فوراً پردہ اُٹھاتا ہے اور دروازہ کھول دیتا ہے خطیب چڑہ کر قبہ کے
آگے والی سیڑہی پر بیٹھ جاتا ہے اور وہ دوسرا آدمی وسط زینہ کے کیواڑ بند کر کے
پردہ ڈالدیتا ہے اور وہ دونون علم دونون طرف منبر کے دروازہ پر لگا دیئے
جاتے ہین ۔ اور وہ دونون سپاہی بندوقین لئے
چپ و راست دروازے کے کھڑے رہتے ہین اور اسی طرح دونون نشان بردار

بھی جب خطیب خطبہ پڑہتا ہے توجہان نام نامی اسم گرامی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحابہ
وسلم کا آیا تو وہ شخص بیچ کی سیڑہی پر بیٹھتا ہے بآواز بلند کہتا ہے صلے اللہ علیہ وسلم اور
جہان حضرات صحابہ کا نام نامی آتا ہے توپکارتا ہے رضی اللہ عنہ یا کرم اللہ وجہہ جیسا خطاب
ہر ایک نام کیواسطے موضوع ہے اور جب حضرت خلیفۃ اللہ سلطان روم کا نام آتا ہی
توکہتا ہے خَلَّدَ اللہُ مُلْکَہٗ وَسَلْطَنَتَہٗ اور اس نام پر ترک جو وہان موجود ہوتے ہین
یہی کلمات ایسے زور سے ادا کرتے ہین کہ تمام حرم شریف گونج اُٹھتا ہے جب خطبہ ختم ہوتا ہے
اور امام واسطے نماز کے کھڑا ہوتا ہے توخطیب فوراً منبر سے اُتر کر شامل جماعت ہوتا ہے
بعد اُس کے وہ سب سامان منبر سے اُتار کر دروازہ مقفل کر دیا جاتا ہے پہر جمعہ آیندہ کو
ویسا ہی سامان ہوتا ہے یا جب کبھی اِس درمیان مین ضرورت خطبہ خوانی کی ہو چند خطیب
ہین کہ جو نوبت بہ نوبت خطبہ پڑہتے ہین اور ایسے خوش الحان اور بلند آواز ہین کہ تمام صحن حرم
مین آواز انکی پہنچتی ہے اور اِس لہجہ اور انداز سے خطبہ پڑہتے ہین اور ادائے تلفظ کرتے
ہین کہ کم عربی دان بہی کچھ نہ کچھ سمجھ ہی لیتا ہے جو لوگ خطبہ کے مضامین پر غور کرنا چاہتے
ہین وہ بہت پہلے سے منبر کے قریب آکر بیٹھتے ہین ساری دہوپ کی تکلیف کو خطبہ کے
عمدہ مضامین بُھلا دیتے ہین خداوند تعالے پہر وہ پیاری صدائین ان کانون کو سنائے
اور بقیع مبارک مین زیر سایہ قبہ اہلبیت اطہار علیہم السلام جگہہ عنایت فرمائے آمین ثم آمین
مکہ معظمہ مین سات خطیب ہین وہی تنخواہ انکی ہے جو آئمہ کی ہے مگر شیخ الخطبا
کی تنخواہ زیادہ ہے اور ہر سال انکو باب عالی سے ایک پر تکلف خلعت حج سے پہلے آتا ہے

## ذکر مقام ابراہیم

اِس منبر کے قریب مقام ابراہیمؑ ہے مقام اِسم ظرف ہے یعنی کھڑے ہونے کی
جگہہ یہ اُس پتھر کا نام ہے جس کو حضرت جبرئیل علیہ السّلام بہشت برین سے لائے تھے

حضرت ابراہیم علیہ السلام اسپر کھڑے ہو کر خانہ کعبہ تعمیر کرتے تھے جیسے جیسے عمارت بلند ہوتی جاتی تھی ویسے ویسے یہ بہشتی پتھر بلند ہوتا جاتا تھا اور پھر ضرورت کے وقت نیچا ہو جاتا تھا آپ تعمیر کا کام کرتے تھے اور آپکے فرزند اکبر حضرت اسمٰعیل علیہ السلام پتھر کے ٹکڑے دیتے جاتے تھے اب اسکی یہ صورت ہے کہ اُس مبارک پتھر کو ایک صندوق مین کھا ہے اور اُسپر زربفت کی سیاہ اطلس کا غلاف چڑہا دیا ہے اور زمین مین ایک حوض سنگ مرمر کا بنا کر اُس کو اُسمین رکھدیا ہے اور اُسپر ایک گنبد چوبی چھوٹا سا چار ستونو نپر کھڑا کیا ہے اور اندر اُس کے سونے اور لاجورد وغیرہ سے تمام منقش کیا ہے اور گنبد کے سیسے کی تختون کو باہم ملاکر منیخ زد کر دیا ہے اور اُسکے چارون طرف چار ٹٹیان جالی دار ہشت دہات کی اُن چار ستونون سے وصل کی ہین اسکی زیارت ایام معینہ مین ہوتی ہے مجالس مکیہ مین وارد ہے کہ جس نے مقام ابراہیم مین دو رکعتین پڑہین اُسکے اگلے پچھلے گناہ بخشے گئے اور قیامت کے دن امن مین ہے گا بڑی گھبراہٹ سے اور وارد ہوا ہے کہ بہترین مقامون مین سے خدا کے نزدیک وہ مقام ہے جو درمیان حجر اسود اور مقام ابراہیم کے ہے اور جو فرشتہ کہ خدا کے حکم سے زمین پر نازل ہوتا ہے وہ بعد طواف کے مقام ابراہیم مین دو رکعتین پڑہتا ہے چنانچہ سب حاجیون کا معمول ہے کہ طواف کے بعد دو رکعتین واجب الطواف مقام ابراہیم مین پڑہتے ہین۔

## ذکر چاہ زمزم شریف

مقام ابراہیم ہی کے قریب چاہ زمزم ہے اِس مبارک چاہ کی تاریخین بہت سی کتابون مین بصراحت تمام درج ہین مین نے اپنی کتاب میلاد رسول علیہ السلام مین جس کا نام مولد عزیز ہے مفصل لکھی ہے اس مقام پر بھی مختصراً وہ ناظرین سے ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پہلی بی بی حضرت سارا تھین جب انکی عمر کا وسط سے زیادہ حصہ

گذر گیا اور یہ صاحب اولاد نہوئین تو آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اجازت دی آپنے
حضرت بی بی ہاجرہ کیجو ملک مصر کی ایک شاہزادی تھین اور اُس ظالم بادشاہ کے پنجہ
ظلم مین گرفتار تھین جس نے حضرت سارا کو بھی گرفتار کیا تھا اور اللہ تعالے شانہ نے اِن کی
عصمت کو اُس سے محفوظ رکھا اِسی طرح انکی عصمت بھی اُس بدبخت ظالم بادشاہ سے
محفوظ رہی تھی جب اُسنے حضرت سارا کو رہا کیا تو ان کو بھی حضرت سارا کے ہمراہ کر دیا اور کہا
کہ جیسے تم ہمارے کام کی نہین ہو ویسے ہی یہ بھی نہین یہ بھی تمہارے ہی ساتھ رہین چنانچہ یہ
حضرت ہاجرہ کے گھر مین رہین حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت ہاجرہ کے کہنے کے موافق
اِنسے نکاح کیا اللہ تعالےٰ نے آپ کو ایک بیٹا عطا فرمایا یعنی حضرت اسمٰعیل علیہ السلام یہی
آپ کی ولد اکبر ہین اللہ تعالے شانہ کا کوئی فعل مصلحت سے خالی نہین ہوتا مگر جو ہماری شفقت
کا فعل ہوتا ہے اُس سے ہم خوش ہوتے ہین اور جسمین ہمار انقصان ہوتا ہے اُس سے
ہمین وحشت ہوتی ہے ورگرنہ کوئی کام اُسکا ایسا نہین ہے کہ جسپر کوئی انگشت اعتراض
اُٹھا سکے الغرض حضرت سارا نے جو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو حضرت ہاجرہ کی گود مین دیکھا
بمقتضائے بشریت و نیز حسب مصلحت حکم وقضا اُنکے دل کو صدمہ ہوا اور وہ اپنے اختیار
مین نہ رہین حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہا کہ انکو ہمارے گھر سے نکالو اور کسی جنگل مین جا کر
چھوڑ آؤ اور جبریل علیہ السلام بھی تشریف لائے اور کہ گئے کہ جو کچھ سارا کہین وہ مانو دیکھنے
اِسوقت تو یہ واقعہ نہایت ناگوار معلوم ہوتا ہے کہ ایک نوزائیدہ بچہ اور اُسکی مان گھر سے
نکال کر صحرائے بے آب و گیاہ مین پہونچائی جاتی ہے مگر اِسمین جو مصالح مخفی ہین اُن کو
پروردگار ہی خوب جانتا ہے المختصر آپنے حضرت سارا کے حکم کی تعمیل کی اور حضرت اسمٰعیل
علیہ السلام کو اپنی گود مین اور حضرت ہاجرہ کو اپنی پشت کی طرف بٹھایا اور مرکب پر سوار ہو کر چلے
اُس میدان مین پہنچے جہان اب خانہ کعبہ ہے حضرت ہاجرہ کو زمین پر بٹھا دیا اور انکی گود مین
حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو دیا اور ایک مشک پانی کی اور ایک تھیلا خرمون کا اُنکے سامنے

رکھدیا اور اُن کو اللہ کے سپرد کرکے اللہ تعالے شانہ سے دعا کی دعاء حضرت ابراہیم رَبَّنَا إِنِّي أَسْكَنتُ مِن ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِندَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلَاةَ فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُم مِّنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ ترجمہ اے میرے رب تحقیق مین نے بسائی ہے اپنی اولاد اس میدان مین جسمین کھیتی نہین ہوتی تیرے مبارک برکت والے گھر کے نزدیک اے پروردگار میرے اسواسطے کہ قایم رکھین نماز کو پس کردل لوگوںکے کہ جھکتے ہون طرف اُنکے اور رزق دے اُنکو میوون سے تاکہ وہ شکر کرین لنتھے اس دعا کے مضمون سے بہی یہ بات ثابت ہے کہ خانہ کعبہ قبل بناء ابراہیم علیہ السّلام کے جو آدم علیہ السّلام کی بنیاد تھی اسی مقام پر تھا اور بیت محرم کہلاتا تھا اسلئے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعمیر حضرت اسمعیل علیہ السلام کے بلوغ کے زمانہ کی ہے اور یہ شیرخوارگی کے وقت کی ہے جن حضرات نے حج کیا ہے وہی اس مقبول دعا کے اثر کو جانتے ہونگے کہ باوجودیکہ ہمارا ہندوستان نہایت شاداب ملک ہے اس کے جتنے ٹکڑے ہین سب مین عمدہ زراعتین ہوتی ہین سیکڑون شہر دریا پر آباد ہزارون گانون ایسے ہین کہ انمین بڑی بڑی ندیان ہوکر نکلی ہین جو زراعت کو سیراب کرتی ہین مگر کابل اور کشمیر کو چھوڑکر کوئی شہر ایسا نہین ہے کہ جسمین میوہ جات کی ایسی کثرت ہو کہ لوگ صرف میوہ جات سے اپنا پیٹ بھر لیتے ہون یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہی کی دعا کی برکت ہے کہ مکہ مکرمہ مین اسقدر افراط میوہ جات کی ہے کہ کھانے والے گھبرا جاتے ہین اور میوہ جات کی دوکانین جیسی کی تیسی بھری پوری نظر آتی ہین زمانہ حج مین لاکھون آدمی مکہ معظمہ مین ہوتے ہین اور سب میوہ جات ہی کی طرف رغبت کرتے ہین مگر دوکانون کو خبر بھی نہین ہوتی ہمنا مین جس مکان کے بالاخانہ پر مین مقیم تھا اُس کے نیچے ایک میوہ فروش کی دوکان تھی اور یہ صدا اُسکی تھی عَلَيْكَ يَا جَبَّارُ عَلَيْكَ يَا جَبَّارُ اور ہر وقت اُسکی دوکان پر ایک ہجوم رہتا تھا اور خریدار پر خریدار گرے پڑتے

تھے مگر جب مین نے اُسکی دوکان کو دیکھا تو میوہ جات سے بھرا ہی پایا۔ مین نے اُس
سے پوچھا کہ تمہاری دوکان تو ایسی چھوٹی سی ہے اور میوہ جات بھی چند ٹوکریوں مین ہین
بہت زیادہ نہین۔ خریدارون کی یہ کثرت اور میوہ جات کم نہین ہوتے وہ ہنسا اور کہنے لگا کہ
مین اپنے اللہ پر بھروسہ رکھتا ہون **الغرض** جب وہ پانی تمام ہوگیا اور کچھ زمانہ گذرا تو دھوپ
کی شدت سے حضرت اسمعیل علیہ السلام کو پیاس معلوم ہوئی اور بیقرار ہوئے تو حضرت ہاجرہ
یہ حالت دیکھکر مضطرب ہوئین اور پانی کی تلاش مین اِدھر اُدھر دوڑنے لگین **کوہ صفا**
اور **مروہ** پر سات بار دوڑین اور خدا سے فریاد کی **حضرت ابن عباس** رضی اللہ تعالےٰ
عنہما سے روایت ہی کہ **سعی** درمیان صفا اور مروہ کے اِسواسطے مقرر ہوئی تاکہ لوگ
حالت بیچارہ گی اور بیکسی مین اُن خاصان حق کا خیال کرکے جناب الٰہی مین زاری پیش
کرین چنانچہ حضرت ہاجرہ بعد فریاد وزاری وہان سے اُترکر حضرت اسمعیل علیہ السلام کے
پاس آئین تو دیکھا کہ جہان حضرت اسمعیل علیہ السلام پاؤن مار رہے تھے وہان پانی سرد و
شیرین جاری ہے حضرت ہاجرہ نے دونون ہاتھون سے وہین پر ریت کی دیوار بناکر
اُسکو گھیرا اور خوشی کی حالت مین بزبان سریانی پانی کی طرف مخاطب ہوکر فرماتی جاتی تھین
کہ زم زم یعنی ٹھہر ٹھہر زم کے معنی سُریانی زبان مین ٹھہرنے کے ہین زم امر کا صیغہ ہے۔
**جناب رسول مقبول** صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا رحمت
کرے ہاجرہ پر اگر وہ اسکو نہ گھیرتین تو سارا عالم اُسکا پانی پیتا پھر حضرت ہاجرہؓ مع حضرت اسمعیل
علیہ السلام آب وخورش سے مطمئن رہنے لگین کیونکہ **خواص** آب زمزم کا یہ ہے کہ جس
نیت سے وہ پیا جائے وہی مراد حاصل ہوتی ہے اگر بنظر غذا پیا جائے تو بھوک نہ لگی گی۔
اور اگر تندرستی کی نیت سے پیا جائے تو اللہ تعالےٰ بشانہٗ صحت عطا فرماتا ہے اور اگر شیطان کی
شر سے محفوظ رہنے کی نیت سے پیا جائے تو اللہ اُس کے شر سے محفوظ رکھتا ہے **فرمایا**
**حضرت رسول مقبول** صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کہ زمزم شریف سراپا برکت ہی

اور غذا نہایت خوش ذائقہ اور فرمایا کہ پانی زمزم کا فقط اُس مراد کے واسطے ہے کہ جس مراد سے پئے ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہین کہ میں لکھانا ایک مہینے تک صرف زمزم کا پانی پیتا رہا تانک کہ فربہ ہوگیا مین اور سخت ہوگئین میرے پیٹ کی شکنین فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خوب سیر ہو کر پیتا زمزم کا پانی اس لئے کہ یہ برات ہے نفاق سے یعنی جو شخص کہ خوب سیر ہو کر زمزم کا پانی پئے گا اُس کے دل سے نفاق جاتا رہے گا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے کہ زمزم کا پانی اور آگ دوزخ کی کسی بندہ مسلمان کے پیٹ مین ہرگز جمع نہو گی حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہ زمزم مین ایک چشمہ ہے جنت مین سے حجر اسود کیجانب فائدہ آداب زمزم نوشی زمزم شریف کو کھڑا ہو کر تین بار سانس لے کر پیے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر اور جب سانس لے برتن کو علحدہ کر کے سانس لے کہ وہ سانس برتن مین نہ پڑے اور ختم کرے تو الحمد اللہ کے ساتھ چنانچہ ہر طواف کے بعد ہر حاجی بعد ادا ے دو رکعت واجب الطواف زمزم شریف کا پانی اسی طریقہ سے پیتا ہے پھر طواف ثانی کے واسطے جاتا ہے بہت سے زمزمی صراحیان اور کٹورے لئے ہوئے مقام ابراہیم مین کھڑے رہتے ہین جس کسی نے دوگانہ واجب الطواف سے فرصت پائی اور دعا مانگ کر اٹھا زمزمی نے وہین کٹورہ بھر کر پیش کیا زمزم پینے والا ایک خمسہ جو ایک پیسہ کا پانچوان حصہ ہے نذر کر دیتا ہے اس کام کیواسطے سو زمزمیون سے کچھ زیادہ سرکار سلطانی سے مقرر ہین اَب رجوع کرتا ہون حضرت ہاجرہ کے حالات کی طرف ارباب تاریخ نے لکھا ہے کہ بعد چند کے بنی جرہم نواح یمن سے اُسجگہ آئے اور جہان اب خانہ کعبہ ہے اُسکے سامنے دیکھا کہ پانی غیب سے جوش مار رہا ہے اور ایک عورت لڑکا لئے ہوئے اُسی پانی کے پاس بیٹھی ہے یہ حال دیکھکر اُن لوگون کو بڑا تعجب ہوا اُن لوگون نے حضرت ہاجرہ سے وہان رہنے کی اجازت چاہی تو آپنے اُنکو اس شرط سے اجازت دی کہ کچھ حق تم کو اس پانی پر نہو گا اُن لوگون نے یہ شرط قبول کی اور وہان آباد ہوئے پھر بنی عملوق

وہان آکر آباد ہوئے جو جرہمیون کے بنی اعمام تھے پس ایک چھوٹی سی آبادی ہوگئی جب
حضرت اسمٰعیل علیہ السلام سات برس کے ہوئے تو آپنے جرہمیون سے زبان عربی سیکھی
اور جب بارہ برس کے ہوئے تو اُس جماعت کے سردار نے اپنی لڑکی کا نکاح آپ کے ساتھ
کر دیا جب عمر حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی تیرہ ۱۳ برس کی ہوئی تو حضرت سارا کی بطن سے حضرت
اسحٰق علیہ السلام پیدا ہوئے کہ وہ اُنکی پرورش مین مشغول ہوئین اور رشک بھی کم ہوگیا
تو حضرت سارا سے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے دیکھنے کی
اجازت مانگی آپنے اِس شرط پر اجازت دی کہ وہان پہنچکر سواری سے نہ اُترین اور نہ رات
کو وہان شب باش ہون چنانچہ آپ ملک شام سے روانہ ہو کر یہان پہنچے تو آبادی دیکھکر
بہت خوش ہوئے پوچھا کہ اس شہر کے مالک کا گھر کہان ہے لوگون نے بتایا آپ وہان
گئے تو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو گھر پر نہ پایا اُنکی بی بی کو دروازہ پر بلایا اور دریافت کیا کہ تمہارے
خاوند کہان گئے ہین اور کب تک آوینگے اُنہون نے عرض کی کہ شکار کو گئے ہین اور شام
کو آوینگے آپنے سوچا کہ اگر اُنکے آنے تک ٹھہرونگا تو رات کو رہنا پڑیگا اور خلاف وعدگی
لازم آئیگی آپنے حال بسر اوقات کا پوچھا تو اُنہون اپنی تنگی معاش اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام
کی کچھ شکایت کی آپنے یہ سب سنکر فرمایا کہ جب تمہارے خاوند آوین تو یہ کہدینا کہ ایک پیر
مرد تمہارے دیکھنے کو آیا تھا اور بعد سلام یہ کہہ گیا ہے کہ یہ چوکھٹ تمہارے دروازہ کے
لایق نہین ہے جب حضرت اسمٰعیل علیہ السلام شام کو آئے تو تمام گھر کو انوار نبوت سے مالامال
پاکر پوچھا کہ کوئی یہان آیا تھا تو بی بی صاحبہ نے کہا کہ ہان ایک پیر مرد اس صورت و شکل کے
آئے تھے اور یہ کہہ گئے ہین تو آپنے فرمایا وہ میرے والد بزرگوار تھے معلوم ہوتا ہی کہ تو نے
میرا شکوہ اُنسے کیا اب تو میرے پاس رہنے کے قابل نہین ہے چنانچہ اُنکو علیحدہ کر کے اور
دوسرا نکاح پڑھالیا بعد ایک برس کے پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام اُسی شرط سے تشریف لائے
اور پھر حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو نہ پایا لیکن حضرت اسمٰعیل کی ان بی بی نے نہایت حرمت

اور تعظیم اور بہت تواضع کے ساتھہ پیش آئین اور بکمال اصرار آب گرم سے آپکے ہاتھہ پاؤن
اور چہرے کو دہو دیا اور گرد و غبار سے صاف کر دیا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام
سواری سے نہ اترے اور بعض روایت مین ہے کہ آپنے ہاتھہ پاؤن کے غسال کیلئے
اُن سے کہاکہ گہر کے اندر . چہرلک دو اس درمیان مین آپ حالات پوچہتے
رہے اور وہ بی بی شکر خدا کا کرتی تھین کہ بڑی فراغت و آرام سے گذرتی ہے وہ شکار کرکے
لاتے ہین اُس گوشت کو ہم کہاتے ہین اور آب زمزم کو پیتے ہین طبیعت آسودہ ہو جاتی
ہے آپنے اُنکے حق مین دعائے خیر کی اور کہاکہ اللہ تعالے تمہارے اُس گوشت اور
پانی مین برکت عطا فرمائے حدیث شریف مین وارد ہے کہ اس دعا حضرت ابراہیم
علیہ السلام کی یہ خاصیت ہی کہ جو شخص وہان کے گوشت اور پانی پر قناعت کرے تو اُس
کو کسی اور غذا کی حاجت نہین رہتی - غرضکہ چلتے وقت آپ یہہ
فرما گئے کہ جب تمہارے خاوند آوین تو یہ کہدینا کہ ایک شخص تمہاری ملاقات کیواسطے آیا تہا
اور بعد سلام کے کہہ گیا ہے کہ یہ چوکہٹ تمہارے دروازہ کی اچہی ہے اسکو غنیمت جانو
اور عزت سے رکہو جب حضرت اسمعیل علیہ السلام گہر آئے تو انوار نبوت اور رسالت سے مکان
کو روشن دیکہکر بی بی سے حال پوچہا تو اُنہون نے سب مفصل بیان کیا حضرت اسمٰعیل علیہ
السلام نے فرمایا کہ وہ بزرگ میرے والد تہے اور تیرے حق مین سفارش فرما گئے ہین جب سے
آپ اُس بی بی کی تعظیم و تکریم کرنے لگے اس دوبارہ تشریف آوری پر جب عرصہ زیادہ گذرا تو
حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پہر حضرت سارا سے کہا کہ دو بار جانیکا اتفاق ہوا مگر اسمعیلؑ سے
ملاقات نہوئی اب کے بار اجازت دو تو مین چندروز وہان رہون حضرت سارا نے اجازت دی
اور آپ روانہ ہوکر یہان پہنچے دیکہا کہ حضرت اسمعیلؑ قریب زمزم کے بیٹہے ہوئے تیر ہائے کمان
درست کر رہے ہین دیکہتے ہی حضرت اسمعیلؑ بے اختیار دوڑے اور معانقہ کیا حضرت
معمر بن راشد یمنی رحمتہ اللہ علیہ اس قصہ کے ذکر مین ناقل ہین کہ باپ بیٹے دونون

ملکر اتنے روئے کہ آوازین بند ہوگئین اور پرند جانور بھی رونے لگے پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام
کو حکم الٰہی بنا کعبے کے واسطے پہنچا تو آپنے حضرت اسمٰعیلؑ سے کہا کہ مجھکو خدا کا حکم ایسا ہوا ہے
کہ اس جگہہ خانہ خدا بناؤن اور اس کام کو اپنے ہاتھ سے کرونگا تو بھی اسمین مدد دے
آپنے عرض کیا کہ خدا کا حکم اور آپکا حکم سر آنکھون پر ہے چنانچہ دونون باپ اور بیٹے نے
خانہ کعبہ بنایا یہ کنوان کعبہ شریف کے دروازے کے سامنے ہی اور دیوار کعبہ شریف سے تا چاہ زمزم
تینتیس ۳۳ گز کا فاصلہ ہے اور مقام ابراہیم اور چاہ زمزم کے درمیان مین اکیس ۲۱ گز کی دوری ہے
اور عمق اس چاہ کا سترہ ۱۷ گز ہے اور عرض اُسکے منہ کا چار گز سے چار گز ہے اب جدید مطابق
تعمیر کا حال سنئے کہ منہ آب سے تعمیر اُسکی سنگ مرمر کی ہے اور دہن اُسکا زمین سے ایک گز
اونچا ہے اور دو ہاتھ کے انداز سے چوڑا ہے اور زمین پر فرش سنگ مرمر کا بطور مدور دو دو گز
گرد اُسکے بچھایا ہے اور ہر طرف سے دیوارین اُٹھا کر چھت اُسپر لگائی ہے اور چھت پر ایک حجرہ
بطور مربع کمرہ کے بنایا ہے کہ جسکے ہر طرف سبز رنگ کی جالیان لگی ہوئی ہین شافعیؒ کا مصلے
کا مکبر اُسی پر کھڑا ہوکر تکبیر پکارتا ہے کیونکہ شافعی مصلے اُسکے نیچے اور بہت قریب ہے اور متصل اُسکے
ایک حجرہ ہے کہ جسکا قبہ چاہ زمزم کی پہلی منزل کی چھت کے برابر ہے وہ آب زمزم کی
صراحیان اور اسباب رکھنے کیواسطے تعمیر ہوا ہے۔

## ستون ہائے حد مطاف

وہ محراب اور مقام ابراہیم جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے حد مطاف سے باہر ہین مگر مطاف کے
کنارون سے ملحق ہین پس تمام مطاف کے دور مین اڑتیس ۳۸ ستون پیتل دہاتی ڈہلے ہوئے
ہین اور اتنے اتنے فاصلے سے نصب کئے ہین کہ دو دو ستونون کے بیچ کے فاصلے مین سات
سات ہانڈیان بلوری روشن ہوتی ہین یعنے ایک ایک آہنی چھڑ ایک ستون سے دوسرے
ستون پر رکھی ہوئی ہے اور اُسمین سات سات کانٹے لگے ہین جنمین ہانڈیان آویزان ہین گویا

یہ ستون محدود حد مطاف کے ہو گئے ہین اور یہ بات بھی اُن سے معلوم ہوتی ہے کہ پہلی حد ود حرم شریف وہین تک تھی۔

## چبوترہ جو مطاف کے گرد ہے

اِن ستونون سے ملا ہوا ایک چبوترہ باہر کی طرف مطاف کے عرض کی موافق بنوایا ہی اور چوتھی طرف جدہر دروازہ خانہ کعبہ کا ہے برابر صحن مطاف کے رکھا اور اُسپر سنگ مرمر بچھایا یعنے اُس محراب سی کہ جو موسوم بہ باب بنی شیبہ ہی تا پشت قبہ متعلقہ چاہ زمزم۔ کہ اسی پردہ ممبر ہے اور اسی پر مقام ابراہیم ہے اور یہی جگہہ سے مقام ابراہیم مین دوگانہ واجب الطواف پڑہنے کی حجاج بعد ہر طواف کے وہین ادائے دوگانہ کو آتے ہین اور پھر اُسی راہ سے مطاف مین آکر دوسرا اور تیسرا طواف یا اس کے بھی زیادہ جسکو جیسا شوق ہو شروع کرتے ہین اُس سمت کو بلندی چبوترے کی اسی واسطے نہین رکھی کہ اُس انبوہ کثیر مین بحالت آمد و رفت کسی کو ٹھوکر نہ لگے خصوصاً عورات کو کہ وہ برقع پوش ہوتی ہین۔

## ذکر چارون مصلون کا

اور اسی چبوترہ پر چارون اماموں کے چار مصلے ہین چارون طرف خانہ کعبہ کی اُن ستونون کے قریب یعنی ایک ایک گز چبوترہ کا کنارہ چھوڑ کر بنایا ہے حنفی مصلی حطیم اور میزاب رحمت کی دیوار کے مقابل اور شافعی مصلے خانہ کعبہ کے دروازہ کیجانب مقام ابراہیم کی پشت پر زمزم سے ملا ہوا اور مالکی مصلے خانہ کعبہ کی پشت پر اور حنبلی مصلے چاہ زمزم کی دیوار کی طرف سامنے ہئیت حنفی مصلے کی یہ ہے کہ دو دالان آگے پیچھے تین تین محرابے ہین اور رخ سب خانہ کعبہ کیطرف کھلے ہوئے ہین اور دائین بائین ہر ایک دالان کے ایک ایک محراب ہے کہ یہ چارون محرابین بھی صحن سے دونون طرف کشادہ ہین۔

عرض وطول ان دونون دالانون کا اسقدر ہے کہ علاوہ امام کے دو دو جماعتین بیس بیس آدمیون کی ہر دالانین ہوسکتی ہین اور ان دالانون کے اوپر ایک منزل اور ہے بطور کمرہ وسیع کے یعنی یہ مصلے دو منزلہ ہے اور جہان امام پیچھے کے دالانین کھڑا ہوتا ہے وہان اوپر کی طرف چھت کٹی ہوئی ہے اور آہنی گز ڈلے ہوئے بطور جال کے لگے ہوئے ہین اور قریب اُس جال کے تین مکبر چھت پر کھڑے ہوتے ہین کہ وہ آواز امام کی سنکر ایسی خوش الحانی سے تکبیر پکارتے ہین کہ دل بیقرار ہوجاتا ہے اور وہ آواز تکبیر تا دروازہ ہائے حرم جاتی ہے۔

**نقشہ مصلون کا معہ خانہ کعبہ و چاہ زمزم وغیرہ متعلقہ صفحہ ۱۸۵**
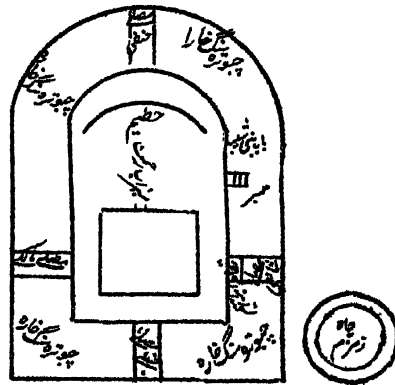
## ذکر باقی حرم شریف

اس چبوترہ کے اُسطرف جو زمینین کہ بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اور اشخاص نے خرید کر شامل حرم کی تعین اُنکی کوئی علامت علحدہ علحدہ نہین دکھلائی کیونکہ کسی نے کوئی زمین اسی طرح بطور مدور گرداگرد نہین لی تھی جس کسی کے ہاتھ جتنی جگہ

کو آئی وہ اُسنے خرید کر شامل کردی اور حرم کو جدہر موقع پایا بڑہا دیا اسواسطے اُن سب زمینون کا اسی قدر نشان یادگار ہے کہ وہ ایک بالشت نیچے گرداگرد اسکے چبوترہ سنگ خارا اور اُس حصہ سنگ مرمر متذکرہ بالا کے ہین یعنے وہ مثل مطاف نیچے ہین اور چبوترہ سنگ خارا مابین مطاف اور ان زمینون کے ایک بالشت اونچا ہی۔

## ذکر دالان ہائے حرم شریف

جہانتک یہ سب زمین خانہ کعبہ کے چارونطرف برابر اور مربع پائی وہ صحن حرم محترم قرار دیا گیا اور اُسکے حاشیہ پر چارون طرف دوہرے دالان ایک بالشت کی کرسی دیکر بنوائے اور کسی کسی سمت مین جتنا کچھہ موقع طوالت اور عرض مین مطابق دالان پیشین کے پایا ایک ایک دو دو دالان زمین پسماندہ مین بطور ناگر مربع سے باہر نکل گئی تہی اور بنوائے اسی وجہہ سے کسی طرف مین دالان ہین اور کسی طرف چار۔ اور ستون ہر ایک دالان کی بلندی اور موٹائی اور ڈہال مین یکسان ہین اور بکمال خوش نما گویا سانچے مین ڈہلے گئے ہین بلندی ہر ایک ستون کی پندرہ پندرہ فیٹ اور موٹائی چہہ چہہ فیٹ سے کم نہین ہے تعجب ہوتا ہے کہ ایسے ناہموار رستے مین کہ جہان پہاڑ ہی پہاڑ مین یہ اس سنگین وزن کے ستون کیونکر لائے گئے اور یہ پتہر کس پہاڑ کے اور کہان بنائے گئے ہین اور محرابین بہی ایسی انہین ستونون کے عرض وطول کے موافق ہین کہین سے ناموزون نہین معلوم ہوتین جب محرابون کا حساب بہی ان ستونون مین ملادیا گیا تو زمین سے انتہائے محراب تک کی بلندی تیس فیٹ ہے اور ہر ایک دالان چار چار ستونون کی محرابون پر لداؤ بطور قبہ خورد یعنی گنبد کے دیا ہے وہ چہوٹے چہوٹے گنبد وسط صحن سے جب دیکھے جاتے ہین تو نہایت خوشنما نظر آتے ہین اور ہر محراب کی وسعت مین گیارہ آدمی کہڑے ہوتے ہین۔

## ذکر خلوہ یعنی خلوتین

اور دالانون کی پشت پر اکثر جگہہ جہان جس موقع کی زمین ملی ہے چھوٹی چھوٹی خلوتین
بنادی ہین وہ دو منزلہ ہین اکثر ونمین علما و فقرا کی نشست ہے اور مطوف اور زمزمی وغیرہ بھی
اُنمین رہتے ہین اور اُنکی دوسری منزل کی چھت حرم شریف کے دالانون کی چھت کی برابر ہے
اور دروازے اُنکے حرم شریف کے دروازون کی طرف رکھے گئے ہین اُنمین کیواڑ ہین نماز کے
وقت کھولدئے جاتے ہین جب جماعت کھڑی ہوتی ہے تو ان خلوتون کے بیٹھنے والے
اپنی اپنی خلوتونمین کھڑے ہو کر امام کی اقتدا کی نیت کر لیتے ہین یہ مسئلہ حرم شریف ہی کیلئے ہے اسلئے
کہ وہ سب زمین حرم کی ہے بعض ہندوستانی جو وہان سے دیکھکر آئے ہین اور اُن کے
مکان کسی مسجد سے ملے ہوئے ہین اُنہون نے دیوار مسجد مین کھڑکی توڑ لی ہے اور اپنے گھر
مین بیٹھکر امام کی اقتدا کی نیت کر کے نماز ادا کر لیتے ہین وہان کے قیاس پر درست اُن خلوتمین
گھر کے سب کاروبار نہین ہوتے سوائے عبادت و ریاضت کے دنیا کا کوئی کام نہین ہوتا یہ
قیاس درست نہین اور پھر ایسے آدمی کا قیاس کہ جو نہ عالم نہ مجتہد مجتہد کا تنہا قیاس کافی ہے
جسحالت مین اُسکو کوئی آیت یا حدیث نہ ملے اور عالم کا قیاس تاوقتیکہ اُسپر علما کا اجماع نہو کافی
نہین اور کم پڑھے آدمی کا قیاس تو قیاس نہین کہا جاتا وہ تو ہوائے نفسانی کا ایک شعبہ ہے۔

## مدرسہ ہائے حرم شریف

یہ تیاری حرم شریف کی اس ہیئت سے اُسی قدر زمین مین ہوئی کہ جو پہلے سے داخل
حرم محترم تھی اب جو سلطان نے اپنی طرف سے اُسمین وسعت بڑہائی کہ گرد اگرد حرم
شریف کے مدارس عالی دو منزلہ بنوائے اور دروازے اُنکے حرم کی طرف بھی رکھے
اور حرم سے باہر بھی اس صورت سے وہ بھی داخل حرم ہو گئے منجملہ اُنکے بعض تو سلطان
نے خود زمین خرید کے تعمیر کئے اور بعض امرا کے نامزد کئے اور جن لوگون نے کہ زمین بیع
نہین کی اُس زمین پر بیت المال سے بنوا دئے اور ملکیت مین وہ مدرسے مالکان زمین کے

رکھے چنانچہ اب کوئی مکان مدرسہ سلطانی سوائے محکمہ قاضی کے قبضہ سلطانی مین
نہین ہے جو لوگ قدیم سے جس مکان مدرسہ مین رہتے ہین اُنکو ہی اختیار بیچنے اور
ہبہ کرنے اور کرایہ پر چلانے اور وقف کر دینے کا ہے البتہ دو مدرسے کہ ایک تو اُسکے
بانی نے حدیث کے درس کیواسطے نامزد کیا ہے اور دوسرا فقہ کے درس کیواسطے اِن دونون
مدرسون کو بعہد حکومت محمد علی پاشای مصر کہ جب انتظام مکہ معظمہ کا اُنکے سپرد تہا کہ جسکو
سو برس کا زمانہ ہوا ایک پاشا حاکم مکہ معظمہ نے ان دونون مکانون پر قبضہ کر کے صورت
بدل دی تہی اور اُن مدرسون کی چہت پر جو منزلہ مکان بنالیا تہا سنہ ۱۲۹۸ھ مین اُس پاشا
کے ورثا نے یہ دونون مدرسے مع عمارت بنا کردہ مورث ایک سوداگر کے ہاتھ بیچ
ڈالے مگر سید عثمان نوری پاشا نے جو اُسوقت حاکم مکہ تہے سوداگر کو دخل
نہین دیا اور قبضہ سلطانی اُن پر قایم رکہا اور جو کچھ اُنمین کمی و بیشی ہوئی تہی اُسکو توڑ ڈالا۔
اور عمارت قدیمی کو جو نہایت مضبوط اور عمدہ ہے قایم رہنے دیا اور سلطانی کتب خانہ
بنا دیا یہ دونون مدرسے حنفی مصلے کی پشت پر جناب مولوی رحمت اللہ صاحب کے
خلوہ کے قریب ہین جو لوگ مطالعہ کتب کیواسطے جاتے ہین تو بہت آسایش سے
اُنہین مدرسون مین بیٹہکر سلطانی وقفی کتابونکا مطالعہ کرتے ہین۔

## دروازہ ہائے حرم شریف

ایک دیوار بطور حصار کے چارطرف حرم شریف کی کہنچی ہوئی ہے اور اُسمین چالیس
دروازے حرم شریف کی آمدورفت کیواسطے رکہے گئے ہین اور تعمیر اس دیوار اور دروازون
کی اور جو مکان کہ اندر حرم شریف کے واقع ہین قلعجات کی تعمیر کے مثل مضبوط اور مستحکم ہین علی
ہذا القیاس دروازون کے کیواڑ بہی ایسے ہی مستحکم ہین اُنمین کہڑکیان قد آدم سے کسیقدر
اونچی ہین۔

## منارہائے حرم محترم

سات منارے[3] لب دیوار حرم مبارک کے باہر کی طرف اذان دینے کے لئے اس طرح
بنے ہین کہ چار منار چارون کونون پر اور ایک منار **باب الکعبی** پر اور ایک منار **باب
القاضی** پر اور ایک منار **باب الزیادہ** پر اور گرد ہر سہ منارے ایک ایک گز چوڑا حلقہ
بنا کر آہنی جنگلہ لگا دیا ہے اور اسمین قندیلون کے رکھنے کی برابر جگہ بنی ہوئی ہین کہ بایام معینہ
ہر ایک منار پر روشنی ہوتی رہے یعنی ہر منار مین تین حلقے روشنی کے ہوتے ہین آمد و رفت
ان منارون پر حرم شریف کی چھت سے ہوتی ہے اور موذن ہر ایک حلقے پر ہر منار کے
جا کر اذانین دیتے ہین **اکیس**[21] **موذن** ہین کہ ہر ایک کو دو دو سو قرش ماہانہ ملتے ہین
جنکے سولہ روپیہ عہ ہوئے اور اکیس ہی مکبر ہین انکی بھی اتنی ہی تنخواہ ہے مگر **شیخ
الموذنین** کی تنخواہ انسے زیادہ ہے اور انکو ہر سال قبل حج خلعت **سلطان المعظم**
خلد اللہ ملکہ کی طرف سے آتا ہے ۔

## صحن حرم مقدس کی راستے

حرم شریف مین طواف کرنے کے واسطے جو جاتے ہین وہ چارون طرف کی دالانون
سے جاتے ہین لہذا ہر چہار طرف صحن حرم مین چند راستے بطور سڑک تخمیناً چودہ چودہ بالشت
چوڑے اور ڈیڑھ ڈیڑھ بالشت اونچے بنا دئیے ہین وہ راستے سنگ خارا کے ہین اور چونے سے
بنے ہوئے ہین اور یہ وہانتک منتہی ہوتے ہین جو زمین **حضرت عمر** رضی اللہ تعالے
عنہ کی وقف کردہ ہے مطاف کے گرد ان راستون کے بیچ مین جو قطعات کہ ایک ایک
بالشت نیچے رہے وہ آنکھون کو نہایت اچھے معلوم ہوتے ہین چمن کی کیاریون کی طرح
اور وہ راستے روش کا لطف دیتے ہین اور کنکریان باریک باریک گول گول ہر رنگ کی

اُنمین بھی ہوئی ہین کہ چلنے اور بیٹھنے مین پاؤن مین بدن مین چبھتی نہین نہ ہولسے اڑتی ہین انمین چٹائی کا فرش ہوکر جانماز بن بچھائی جاتی ہین اور چبوترے پر چٹائی نہین ہوتی صرف جانمازین ہوتی ہین لہٰذا اُن قطعات پر آرام زیادہ ملتا ہے۔

## درختان صحن حرم شریف

اَنھین قطعات زیرین مین تین تین درخت کھجور کے قد آدم سے کچھ زیادہ اونچے ہشت دہات کے ڈھلے ہوئے ہمشکل وہمرنگ اصل درخت کے نہایت سبز قرینہ کے ساتھ نصب ہین کہ بادی النظر مین توکیا غور کرنے سے بھی تمیز اسکی نہین ہوسکتی کہ یہ آہنی ہین یا اصلی کتنی عمدہ صنعت سے یہ درخت بنے ہوئے ہین اور یہ روشنی کے درخت ہین انکی شاخون مین قندیلین لٹکائی جاتی ہین اُسوقت یہ نہایت خوشنما معلوم ہوتے ہین۔

## ذکر دروازہ ہائی حرم شریف شافعیؒ مصلے کیطرف

حرم شریف کی چھوٹے بڑے سب چالیس۴۰ دروازے ہین اُنمین سے اکثر اور مشہور تر کا ذکر کرتا ہون لمولفہ

در یار سے سرکو رگڑا کرین گے　　　　ہمین ہم مقدر کو سیدہا کرین گے

باب السّلام لمولفہ

خیال آیا تھا وحشت مین ہمین کسریا کدامان کا　　　　بنا باب السّلام کعبہ چاک اپنے گریبانکا

یہ دروازہ تین درون کا ہے بہت بڑا ہے۔

**باب النبی** یہ دروازہ دو در کا ہے اور بہت بڑا ہے لمولفہ

ہے مقدر مین دریار یہ ساجد ہونا　　　　کیا پسند آئے ہمین عابد وزاہد ہونا

**باب العباس** اس دروازے کے تین در ہین **باب العلی** یہ دروازہ بھی تین

در کا ہے اور سب بڑا ہے **باب خامس** اِس دروازے کا نام یاد نہ رہا یہ چھوٹا ہے
اور ایک در کا ہے جب ابتدائے حد حرم صرف تا مطاف تھی تو صرف ایک دروازہ قریب تر
اُسی جگہ کے تھا جہان اب شافعی مصلے ہے اور اُس کا نام بنی شیبہ تھا کہ اجداد
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اُسی طرف رہتے تھے اور اُسی جانب سے
اولاد شیبہ داخل کعبۃ اللہ ہوتے تھے اور عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے اُسی
دروازہ کا نام **باب السلام** ہوا چنانچہ جب سلطان روم خلد اللہ ملکہ نے حرم محترم کو از سر
نو بنایا تو اُس دروازے کو بھی سنگ مرمر سے بنایا اور جو دروازہ اب بسبب وسیع ہو جانے
صحن حرم شریف کے مقابل اُس کے بڑھکر یعنی حد حرم پر بنایا اُسکا بھی نام **باب السلام**
ہی قرار پایا اور چونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خویش واقارب اِسی طرف رہتی تھے
پس جو دروازے اِس جانب مین ہین اُنکا نام ایک تو باب النبی ہے اور دوسرے کا
باب العلی اور تیسرے کا باب العباس ہے اور یہ سب دروازے شافعی مصلے کے
پشت پر اور باب خانہ کعبہ کے محاذی ہین اور یہ سب دروازے بڑے بڑے ہین مگر ایک
دروازہ چھوٹا یعنی مکانات اور بازار مین نکلنے کو اُسی جانب مین اور بھی ہے درمیان باب
النبی اور باب السلام کے ۔

## دروازہ ہائے جانب پشت مصلے حنبلی

**باب الصفا** یہ دروازہ بہت بڑا ہے اِتنا بڑا دروازہ حرم مین اور کوئی نہین ہے
اِسکے پانچ در بڑے بڑے ہین اور حجاج سعی صفا مروہ کرنے کو اِسی دروازہ سے جاتے
ہین اِسی کے سامنے کوہ صفا واقع ہے ۔ **باب اجیاد** یہ دروازہ بھی بڑا ہے
اِس کے تین در ہین اور جیاد ایک بہت بڑا محلہ ہے بنگالی اسمین کثرت سے آباد ہین ۔
اِسواسطے یہ باب اجیاد کے نام سے مشہور ہوا **باب الشریف** اِس کے دو در

ہین اور شریف صاحب دروازے سے آتے جاتے ہین اِس واسطے اِس نام
سے یہ مشہور ہوا **باب الحاکم** اسکے بھی دو در ہین اور پاشا صاحب کی آمد ورفت اسی دروازے
سے ہوتی ہے **باب امہانی** دو در اس دروازے کے بھی ہین حضور پرنور کی چچازاد
خواہر یعنی حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کی حقیقی بہن اسیطرف رہتی تھین لہذا یہ دروازہ
آپکے نام مبارک کے شرف نسبت سے مشرف ہوا شب معراج کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
انہین کے گھر مین آرام فرماتے تھے یہین سے معراج کو تشریف لیگئے تھے یہ دروازہ اِس
جانب مین آخر گوشۂ جنوبی پر ہے **باب النعوش** یہ دروازہ اسجانب مین آخر گوشۂ
شرقی پر ہے اسکے دو در ہین اِسکے اِدہر اُدہر دو مینارہ سبز ہین کہ انکو میلین اخضرین کہتے ہین یہ
دروازہ وقت سعی صفا مروہ نظر آتا ہے اور ایک متوسط دروازہ اسجانب مین اور بھی ہے اسکا
نام بھولا ہوا ہون اور ان سب دروازون کا رخ بازار کیطرف ہے۔

## دروازہ جانب پشت مالکی مصلے کی

**باب الوداع** یہ بہت بڑا دروازہ ہے اگرچہ اسمین دو در ہین مگر دونون بہت
بڑے بڑے ہین اور حجاج جب کعبۃ اللہ سے وداع ہوکر اپنے وطن کو جاتے ہین تو اسی دروازے
سے خارج از حرم ہوتے ہین اور دروازے پر کھڑے ہوکر محاذی خانہ کعبہ کے دعا مانگی جاتی ہے
اُسوقت نہایت رقت ہوتی ہے گویا آخر زیارت خانہ کعبہ کی ہے **باب ابراہیم** یہ دروازہ
بھی بڑے نامی دروازون مین سے ہے اور اسکی عمارت بہت عالی اور بلند ہے اگرچہ ایک
ہی در ہے یہ دو دروازے محاذی بازار مین **باب العمرہ** یہ مشہور دروازہ اسجانب مین ہے
اور یہ دروازہ اگرچہ بہت بڑا نہین ہے مگر چونکہ حجاج عمرہ کو اسی طرف سے جاتے ہین لہذا بہت
مشہور ہے اور رمضان شریف مین اس دروازہ پر بڑا ہجوم ہوتا ہے اور بعد حج کے بھی یہانسے
گذرنا دشوار ہوتا ہے اور یہ دروازہ اسجانب مین آخری گوشہ پر ہے علاوہ اس کے تین

دروازے چھوٹے بھی اسجانب کو واقع ہین سب سے مطوف سید ہاشم شیخ کا مکان اس دروازے
سے تھوڑے سے فاصلہ پر قہوۃ السمار کے پاس تھا اور مین مطوف صاحب کے مکانین تھا اس
لئے پنجگانہ نماز کی آمدرفت اسی دروازہ سے ہوتی تھی ۔

## جانب پشت مصلے حنفی

اسجانب مین تین دروازے بڑے اور چار چھوٹے ہین اور ساتون دروازے شامیہ
محلہ کیطرف ہین یعنی اسجانب مین جہان قافلہ سوداگران اہل شام کا آیا کرتا ہے اور وہ اپنا ہزارون
لاکھون روپیہ کا مال فروخت کیا کرتا ہے اور حج کے موسم مین ان قافلون کے سبب سے بڑی دہوم
دہام رہتی ہے اسواسطے اس تمام محلہ کا نام شامیہ ہوگیا ہے اور یہ محلہ مکہ معظمہ کے سب محلون
سے بڑا ہے اور معزز ہے عمدہ لوگ اس محلہ مین آباد ہین جناب مولوی محمد اسحق صاحب اور
مولوی محمد یعقوب صاحب دہلوی کے مکانات بھی اسی محلہ مین ہین ۔

## دروازہ ہائے کلان

**باب الزیادہ** سب سے بڑا دروازہ اسجانب مین یہی ہے اسمین تین در ہین اور
اس دروازہ سے نمازی بہت نکلتے ہین اسلئے کہ یہ محلہ بہت بڑا ہے کشمکش بہت ہو جاتی
ہے لہذا اس کے پہلو مین ایک دوسرا دروازہ جسکا نام باب القطبی ہے بنایا گیا ہے
کہ یہ کشمکش رفع ہو مگر چونکہ اُدھر سے کچھ پھیر پڑتا ہے وہ دقت رفع نہوئی **باب الباسطیہ**
یہ دروازہ ایک در کا ہے مگر بڑا ہے **باب العتیق** اسکا بھی ایک ہی در کا ہے مگر
بڑا ہے ان دونون دروازون سے آمدرفت کثرت سے ہوتی ہے ۔

## دروازہ ہائے خورد

**باب القاضی** اِس دروازے سے محکمہ قاضی مین آمد ورفت ہوتی ہے اور محکمہ سے ایک مخرج دوسرا بھی ہے یعنی ایک دروازہ بازار کی طرف بھی ہے **باب الرباطیہ** دروازہ ایک رباط مین ہے کہ اہل رباط اُس دروازے سے داخل حرم شریف ہوتے ہین اور دوسرا دروازہ باہر کیجانب کو بھی موجود ہے اُس جانب سے داخل خارج ہوا کرتا ہے۔

**باب السویقہ** یہ دروازہ متصل باب السّلام کے اسی حصّے کے گوشہ مین واقع ہے کہ وہ سویقہ کو نکلجاتا ہے اور سویقہ مکہ معظمہ مین تاجرون کا بڑا بازار ہے اور اسی جانب کنیز وغلام فروخت ہوتے ہین اگر موقع وقت ہوا تو اسکا ذکر آگے کسی جگہہ پر کیاجائیگا۔ کنیز وغلام کی خرید وفروخت مین اب بھی مصلحتین ہین اور وہ کنیز وغلام اپنے گھر سے بہت زیادہ اچھی حالت مین رہتے ہین بظاہر معترضین کو اعتراض کا موقع ہے مگر اُنکے گھر کیحالت سے اور اِس غلامی کیحالت کا موازنہ کیاجائے تو لڑنکے واسطے امارت ہے انگریز جیساکہ چائے کے کھیت کے قلیونپر اور نوآبادیون کے مزدورونپر ظلم کرتے ہین وہ تو ان غلامون کے واسطے بالکل مفقود ہے اِن نوآبادیون کے اور چائے کی کاشت کے قلیونکے حاکم تو خود وہی سوداگر ہوا کرتے ہین اور مکہ معظمہ مین توحاکم قاضی شریف سب موجود ہین ممکن ہے کہ کوئی مالک کسی غلام پر اُسکی طاقت سے زیادہ بار رکھہ سکتا ہے اور ہرمالک اپنی لونڈی غلامون کو لےپنے بال بچون سے کم نہین سمجھتا اور جو مالک کہ صاحب اولاد نہین ہوتے وہ تو اُنہین کو اپنا لخت جگر سمجھتے ہین اور کسی قوم پر اعتراض کردینا تو بہت سہل ہے لیکن انکی حالت کو انصاف کی نظر سے دیکھنا بہت مشکل ہے صحیح روایت سے یہ بات ثابت ہے کہ کسی نے رسول اللّٰہ صلے اللّٰہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے پوچھا کہ دن بھر مین غلام کا کئے بار قصور معاف کیاجائے آپنے فرمایا ستر بار دوسری بات یہ ہے کہ یہ حبشی غلام جب بازار مکہ مین اگر فروخت ہوتے ہین تو بالکل حیوان ہوتے ہین مین نے خود غلامون کے بازار مین جاکر اُنکے حرکات وسکنات اپنی آنکھون سے دیکھتے ہین جب شائستہ اور مہذب ہوگئے تو بات بات مین وہ آزاد کئے

جلاتے ہین حضور سرور عالم نے غلامون کی آزادی کے ایسے ثواب بتائے ہین کہ مسلمان عزیز سے عزیز غلام کو اُس ثواب کے شوق مین آزاد کر دیتا ہے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم میرے مان باپ آپ پر قربان میری جان اور میرے بال بچے آپ پر تصدق مین مذہب کے خیال سے الگ ہو کر اِس بات کی سچی شہادت دیتا ہون کہ آپ اللہ کے رسول ہین آپکو جو شرع اللہ کے ہان سے ملی اُسکا کوئی حکم دین و دنیا کی مصلحت اور فائدہ سے خالی نہین آپکو اللہ نے وہ عقل سلیم عطا فرمائی تھی کہ جو خطا کیطرف کبھی رخ بھی نکرتی تھی آپکو اللہ نے وہ خلق عطا فرمایا تھا کہ جس نے ملک کے ملک کو نور ایمان سے بھر دیا ہے آپکے اسماء مبارک مین سے بیشک ایکنام صاحب السیف بھی ہے مگر یہ وہ سیف کہ کبھی کسی دشمن پر چلی اور کیونکر چلتی جو تمام جہان کی جان ہو وہ جانستان نہین ہوا کرتا اُسے تو عشاق جان پرور روح افزا کہا کرتے ہین ؂

تو جان سے ہماری اور جان ہے تو سب کچھ ایمان کی کہینگے ایمان سے ہے تو سب کچھ

## لمؤلفہ غزل

| | |
|---|---|
| میری روح تو ہی مری جان تو ہے | مرے مرنے جینے کا سامان تو ہے |
| مرا دین تو میرا ایمان تو ہے | مری جان جسپر ہے قربان تو ہے |
| ہرے دلکا دل تو ہے واللہ باللہ | مری جان کی جان ایجان تو ہے |
| مری جان اکدن تو آباد ہے کر | مرے خانۂ دل کا مہمان تو ہے |
| یہ مین نغمۂ نے کی پیاری صدائین | مری جان اِس تان کی جان تو ہے |
| مجھے جس نے دنیا مین بے موت مارا | وہ قاتل مرا اے مری جان تو ہے |
| جسے ڈھونڈھتا پھر رہا ہے تو اکبر | مرے یار شکل اپنی پہچان تو ہے |

## ذکر ختم تعمیر حرم شریف

واضح ہو کہ یہ تعمیر خانہ کعبہ وحرم شریف کی سلطان مراد خان نور اللہ مرقدہ سنہ ۱۰۳۹ ہجری مین
شروع کی تہی کہ یہ زمانہ اخیر سلطنت جہانگیر بادشاہ ہندوستان کا تہا کہ وہ بماہ ذیقعدہ سنہ ۱۰۱۴
ہجری مین تخت نشین ہوا تہا اور ۲۸ صفر سنہ ۱۰۳۶ ہجری مین بمقام لاہور جان بحق تسلیم ہوا چنانچہ تاریخ
وفات یہ ہے **جہانگیر از جہان رفت** اور بعد سلطان سلیم خان سنہ ۱۰۴۰ ہجری مین یہ تعمیر تمام
ہوئی یہ زمانہ اوائل سلطنت شاہجہان بادشاہ کا ہے کہ وہ ہشتم جمادی الثانی سنہ ۱۰۳۷ ہجری مین تخت
نشین ہوئے اور تا ماہ شوال سنہ ۱۰۶۸ ہجری تک تخت نشین رہے اور سنہ ۱۰۷۶ ہجری مین وفات
پائی جسکی تاریخ یہ ہے **ز عالم سفر کرد شاہ جہان** تو اس صورت مین یہ تعمیر باستثنائے منبر
شریف کے ساٹھ برس مین تمام ہوئی اور آجتک اس تعمیر کو دوسو اٹھتر ۲۷۸ برس ہوئے جب سے ابتک
وہی صورت تعمیر کی قایم ہے پہر کسی بادشاہ نے حرم محترم کو بڑہایا نہین حرم محترم کا کل رقبہ
تخمیناً پچاس بیگہ کے قریب ہے جو وسط شہر مین واقع ہے اور اس رقبہ کے بیچ مین خانہ کعبہ ہے
اور حرم شریف کی دیوار پر مثل قلعہ کے دیوار کے کنگرے ہین جو شمار مین ایکہزار تین سو باون ہین

## ذکر غلاف خانہ کعبہ

یہ غلاف ابریشم سیاہ کا ہوتا ہے اور اوسپر **کلمہ طیب** لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ بخط نسخ
نہایت خوشخط بہت چوڑے حرفون سے بنا ہوا ہے اور بام کعبہ سے زمین تک چارون طرف
سے لٹکا ہوا ہے اور تین حصہ بلندی کعبہ کی تصور کرکے ایک حصہ بالائی کے بعد اوس غلاف
مین ایک پٹی زرین ایک ہاتھ چوڑی گرد غلاف کے لگی ہوئی ہے اور اوسپر وہ آیتین جنمین خانہ کعبہ
یا صفا مروہ یا ارکان حج کا ذکر ہے بخط جلی تارہائے طلائی خالص سے منقش ہین اور جو نہی سمت
مین بقدر دروازہ خانہ کعبہ کے کہ جسکا طول چہ گز اور دس انگشت ہے اور عرض چار گز ہے غلاف
مین جگہہ خالی رکہی گئی ہے اور اوسپر سبز مخمل جو طلائی نقش ونگار سے مغرق ہے ایک پردہ
پڑا ہوا ہے اور چونکہ بلندی آستانہ اقدس کی زمین سے چار گز سے کچھہ زیادہ ہے لہذا وہ پردہ

طول مین قریب گیارہ گز اور عرض مین بقدر پانچ گز کے ہے اور تین ڈوریان ریشمی کلابتون آمیز کہ جنکے آخر کے سرے پر چھبّے کلابتونی منقش کے بہت بڑے بڑے اور بہاری اُس پردہ مین آویزان ہین کہ شام کو وہ پردہ اُن ڈوریون سے باندہ دیا جاتا ہے کہ دروازے کی چوکھٹ کے آگے جو جگہہ بقدر ڈیڑہ بالشت کے خالی ہے اُسپر تین شمعدان نقرئی رکھکر روشن کئے جاتے ہین جنکے شمعدان مین کافوری بتی سوا گز لمبی ہے اور اِدہر اُدہر کے شمعدانونمین گز گز بہر کی بتیان ہوتی ہین اِن بتیون کی روشنی سے پردے اور ڈوریون کا زرین کام اور چاندی کے پترے کیواڑون کے اور نقرئی گل میخین کی چمک دمک عجیب عالم دکہاتی ہے ؎

نور یہ نور ہے جلوہ ہے یہ جلوہ اکبر　　آنکہین ٹھنڈی ہوئین دل ہوگیا روشن اپنا

ایک پردہ اور بہی خانہ کعبہ کے اندر خانہ کعبہ کے زینہ کے دروازہ پر رہتا ہے جسے عوام الناس توبہ کی کوٹھری کہتے ہین اور داخلی کیوقت حجاج اُسکے سامنے کہڑے ہوکر توبہ اور استغفار کرتے ہین اور بکمال گریہ وزاری سے اپنے گناہون کی معافی پروردگار تعالے شانہ سے چاہتے ہین چنانچہ یہ کاتب الحروف باوجودیکہ اِس بات سے آگاہ تہا کہ یہ خانہ کعبہ کا زینہ ہے مگر وہان توبہ کرنے کا جو لطف آیا وہ دل ہی جانتا ہے یہ شعر جسے مین اوپر لکہہ چکا ہون وہین بیساختہ مجھہ سے نظم ہوا اور زبان پر حالت گریہ وبکا مین بہت دیر تک جاری رہا مجھے اب بہی اِس کے پڑہنے مین وہی مزا آتا ہے دوسرے روز مین اُسکی غزل پوری کی وہو ہذا غزل

ہے مقدر مین در یار پہ ساجد ہونا　　کیا پسند آئے ہمین عابد و زاہد ہونا

کعبۂ دل جسے سب کہتے ہین وہ گہر یہی　　اِس مکانمین ہے ضرور آپ کو وارد ہونا

**جسکے واسطے یہ غزل لکہی ہے وہ شعر یہ ہے**

او بڑے گہر کے مکین کعبہ کے مالک داتا　　ہم فقیرونسے بہی کچھ واحد و شاہد ہونا

**نوشاہ مدینہ کے حضور مین یہ شعر نذر ہے ؎**

مجھے ہوتا ہے گمان شاہ رسل پر کچھ اور　　یاد آتا ہے سکندر کا جو قاصد ہونا

توحید کا مسئلہ یون حل ہوا واضح ہو کہ جتنے اعداد مین دو سے لیکر کرورون تک ایک کی شرکت سب مین ہے اگر ایک کی شرکت کسی عدد مین نہ رکھی جائے تو وہ عدد اپنے مرتبہ سے گرتا جائیگا اور واقعی ناممکن محض ہے کہ کوئی عدد ایک کی شرکت کے بغیر عدد قرار پائے جیسے کہ ایک مین ایک کو ملائے تو دو ہونگے اور دو مین ایک ملائے تو تین ہونگے اور تین مین ایک کو ملائے تو چار ہونگے الی غیر النہایہ ایک کی شرکت ہر عدد مین فرض سے بھی زیادہ ہے ورنہ تمام اعداد کا انتظام بگڑ جائیگا اور ایک مین کسی کی بھی شرکت نہین ہے وہ صرف اپنی ذات سے قایم ہے وھو ھذا

جملہ اعداد مین موجود عدد ایک کا ہے — اسی کثرت سے ہے ثابت ترا واحد ہونا
اپنے کامون سے ہو فرصت تو ملین خضر سہی ہم — کار بیکار ہے مصروف زوائد ہونا
راہ کو چھوڑ کے گمراہ نہ ہوتا اکبر — سخت دشوار مقلد کو ہے موحد ہونا

**غلاف** پہلے یہ غلاف اور دونون پردے سلطان روم کی طرف سے شام مین تیار ہو کر آیا کرتے تھے اور فوج سوار و پیادہ اور توپخانہ جلو مین محمل کی جسمین یہ غلاف اور پردے رکھے ہوتے تھے ہمراہ رہتے تھے چونکہ یہ غلاف بڑا وزنی ہوتا ہے لہذا اس کی لمبی لمبی ڈیڑھ ڈیڑھ گز کی پٹیان پیمانہ کے موافق تیار ہوتی ہین اور کئی اونٹون کا بار ہوتا ہے اور کئی من کے سوتی رستے ہوتے ہین جنسے وہ حلقہائے آہنی مین باندھ کر لٹکایا جاتا ہے محمل کا سامان بھی بڑا زرق برق ہوتا تھا اور سوتی رسونکی جگہ نقرئی زنجیرین ہوتی تھین کہ جنسے محمل کھینچا جاتا تھا جب ملک حجاز کا بندوبست سلطان روم نے محمد علی پاشا حاکم مصر کے متعلق کیا تو محمد علی پاشا کے ذمہ یہ بات بھی رکھی گئی کہ وہی غلاف خانہ کعبہ بھی بدلا کرے چنانچہ محمد علی پاشا حاکم مصر اسی تزک احتشام سے جیسا کہ شام سے روانہ ہوا کرتا تھا مصر سے روانہ کیا کرتا تھا چنانچہ ۱۲۹۰ھ تک محمل شریف اسی تزک احتشام سے آتا تھا جب سے انگریزونکی ملازمت مصر مین پڑ گئی وہ انتظام نہ رہا توفیق پاشا جسکا بیٹا عباس پاشا اور اب مصر کا خدیو ہے اُسمین مذہبی خیال باقی نہ رہے تھے

مین سنہ ۱۳۰۳ ہجری مین جسمین شریفین کی حاضری سے مشرف ہوا تھا اس محمل کو دیکھا تھا بہت سا
پایا لیکن شام کا محمل اب بہی اُسی شان و شوکت سے آتا ہے اگرچہ سو برس سے پردہ خانہ کعبہ
شام سے نہین آتا مگر شام کا قافلہ جسمین لکھو کھا روپیہ کا مال تجارت ہوتا ہے بنظر حفاظت مال فوج
بہی اُسکے ہمراہ ہوتا ہے اور قافلہ کی عزت کے اظہار کے لئے خالی محمل بہی ہمراہ ہوتا ہے اور قافلہ
سالار کہ وہ گورنر ہوتا ہے اُسیکا لقب امیر حاج ہے اور سلطان کیطرف سے مقرر ہو آیا کرتا ہے
اور اسی قافلہ شامی مین بذریعہ اُسی امیر حاج کے خلعت ہائے شاہی شریف اور پاشا اور شیبی
اور نائب الحرم اور شیخ العلماء اور شیخ السادات اور شیخ الخطبہ اور شیخ الموذنین اور مفتیان مذہب اربع و قاضی
و نائب قاضی و دیگر حکماء و اکابر شہر مکہ معظمہ کے لئے آتے ہین خلعت تو علیٰ قدر مراتب اچہے ہوتے
ہین مگر شریف صاحب کا خلعت بہت تکلف کا ہوتا ہے - جب دوسرے دن اُسکے
آنیسے قافلہ مصری مع غلاف اور پردون کے آتا ہے تو شہر مکہ معظمہ سے شریف اور پاشا اور جملہ
اراکین شہر مع توپخانہ اور فوج شاہی اور بیرون شہر سے گورنر شام مع اپنی تمام فوج کے استقبال
کے لئے جاتے ہین اور نہایت شان و شوکت کے ساتھہ اُس محمل کو حرم محترم تک لاتے ہین
اور غلاف خانہ کعبہ اور پردون کو بڑے ادب سے اُتارتے ہین اور داخل حرم شریف کرتے ہین اور پھر
دونون قافلے شامی و مصری منیٰ سے واپس کئے جاتے ہین اور بیرون شہر اپنی
اپنی فرودگاہ پر جا کر خیمہ زن ہوتے ہین اور پھر دونون افسرون کی یعنی گورنر شام اور جنرل مصر کی
اکیس اکیس توپین سر ہوتی ہین اور ایک ایک ریال مجیدی جو پورے دو روپیہ کا ہوتا ہے
اُنسے بطور فیس فی ضرب توپ لیا جاتا ہے اور شریف اور پاشا جو انکی ملاقات کے لئے اِنکے
خیمون مین جاتے ہین تو وہ اکیس اکیس توپون کی سلامی سر کرتے ہین اور عرفات سے واپسی کے
وقت منا مین اگر یہ دونون اُنکے پاس جائین یا شریف و پاشا اِن دونون کے پاس آئین تو وہی
اکیس اکیس توپین سلامی کی سر ہونگی اور اِسکا کچھ فیس نہین ہے یہ غلاف خانہ کعبہ پر
۹ تاریخ ذیحجہ کو جب سے آدمی عرفات مین ہوتے ہین رات کیوقت خواجہ سرا ستینہ بیت اللہ شریف

کہ جنکی تعداد شصت نفر ہے سنئے غلاف کو پرانے غلاف پر جو سال گذشتہ کا ہے ڈالتے
ہین اس انداز سے کہ خانہ کعبہ برہنہ نہ ہونے پائے یہ سیاہ غلاف بیرونی خانہ کعبہ ہر سال بدلا
جاتا ہے اور غلاف اندرونی خانہ کعبہ جو سرخ ہے وہ ہر سال نہین بدلا جاتا جب کوئی نیا بادشاہ
تخت پر بیٹھتا ہے تو بدلا جاتا ہے اور چونکہ طواف خانہ کعبہ کسی وقت بند نہین ہوتا لہذا اُس
وقت بہی کچھ لوگون کا طواف ہوتا ہی رہتا ہے اور ان اغوات یعنی مکہ معظمہ کی خواجہ سرا لون
کی بحساب ریال سو روپیہ ماہوار سے چار سو روپیہ تک ہے مگر زیادہ تر دو سو اور تین سو اور چار
سو روپیہ ہی کے تنخواہ دار ہین سو روپیہ کے بہت کم ہین یعنی جو نیا خواجہ سرا بھرتی ہوتا ہے
وہ سو روپیہ پاتا ہے اور شیخ الاغوات خواجہ سراؤن کا سردار ہے وہ بہت بڑی تنخواہ پاتا ہے
مقدمات متوقعہ مطاف وہی فیصل کرتا ہے اور اُسکو اختیار سزا دینے کا اُن معاملات مین پورا
حاصل ہے اور ان خواجہ سراون کو صرف خدمت صفائی خانہ کعبہ و مطاف و مقام ابراہیمؑ
و روشنی گرد مطاف کی سپرد ہے اور صفائی و روشنی حرم شریف و صحن حرم شریف کے لئے
علحدہ خدام مقرر ہین جو اسّی نفر ہین اور اُنمین سے ہر ایک کی تنخواہ پانچ روپیہ ماہوار ہے اور جو حجاج
اُنکو نذر کرتے ہین وہ علاوہ اِسکے ہے اور یہ خدمت حجاج اپنی خوشی سے کرتے ہین وہ کسی سے
طلب نہین کرتے یہ غلاف جو سال بسال کے بعد اُترتا ہے اسکی کلابتونی پٹی اور دروازے
کے دونون پردے تو شریف کا حق ہے اور سادہ غلاف پورا شیبی کا حق ہے شیبی اُسکو
پانچسو ریال پر فروخت کرتے ہین جو شخص لیتا ہے وہ مالامال ہو جاتا ہے وہ اسمین سے
چھوٹے چھوٹے ٹکڑے تراشکو بیچتا ہے حجاج خریدتے ہین اور آنکھون سے لگاتے ہین
اور اپنے اپنے وطن کو لیجاتے ہین وہان اسکی زیارتین ہوتی ہین سعدی رحمۃ اللہ علیہ
فرماتے ہین ؎

جامۂ کعبہ را کہ می بوسند ❊ او نہ از کرم پیلہ نامی شد
با عزیزے نشست روزے چند ❊ لاجرم ہمچو او گرامی شد

یہ غلاف اور دونون پردے ایک لاکھ روپیہ مین تیار ہوتے ہین اور غلاف کا ریشم کاتنے اور بُننے کے لیئے چالیس لڑکیان ناکتخدا مامور ہین کہ جو پابند صوم وصلوٰۃ ہین اور بکمال علمائے ادب سے باوضو ہوکر اسکو بنتی ہین اور انہین سے جسکی شادی ہوجاتی ہے اُسکی جگہ دوسری ناکتخدا لڑکی مامور ہوجاتی ہے اور اُنکے خورونوش کے لیئے خزانہ مصر سے بہت کچھ مقرر ہے یازدہم ذیحجہ سے اُسکا بُننا شروع ہوتا ہے اور ماہ ذیقعدہ مین اختتام پاتا ہے۔

## سطوفون کی تعداد

مکہ معظمہ مین چارسو پچاس سطوف ہین پچاس سطوف ہندوستانی ہین اور تھوڑے سوڈانی قوم کے اور افغانستانی یعنی ترکی اور مصری باقی خاص اہل مکہ سے ہین اور شیخ حسین قریشی قدیم رہنے والے مکہ معظمہ کے ہین بڑے ذی عزت اور مشہور آدمی ہین یہ شیخ المطوفین ہین انکا حق یہ مقرر ہے کہ ہر سطوف ان کو ہر سال فی حاجی پانچ پانچ قرش دیتا ہے اور یہ خود بھی ملک رنگون اور چین اور روم کے مطوف ہین اور مطوفون کا تقرر انہین کے ذریعہ سے ہوتا ہے اور ہندیون کے شیخ وہان شیخ محمد حسین الملقب بہ شیخ الہنود ہین اور ہندیون کے معاملات کے بھی نگران ہین اور مطوفون کے چند نائب ہوتے ہین جنکو صبی کہتے ہین میرے مطوف سید ہاشم شیخ رحمۃ اللہ علیہ تھے چندسال ہوئے کہ وہ راہئ عالم جاودانی ہوئے اُنکے دو بھائی ہین محمد اور علی اور انکی اولاد ہین اور اُنکے ایک نائب ہین محمد عظیم صاحب بڑے مرتاض وعابد شب زندہ دار انکی صورت اُنکے زہد وریاضت پر شاہد ہے میرے والد ماجد سے اِنسے بڑا اتحاد تھا سلمہ اللہ تعالے۔

## شریف صاحب کی طرز حکومت

واضح ہو کہ ملک حجاز مین دو قومونکے سوا تیسری قوم نہین ہے سیّد اور شیخ
یہی دو قومین ملک حجاز کی قدیم بسنے والی ہین اور انکے دو لقب ہین ایک عرب
دوسرے بدوی جو لوگ شہر کے رہنے والے ہین مثل مکہ معظمہ مدینہ طیبہ طایف شریف
وجدہ مکرمہ کے وہ خواہ سیّد ہین یا شیخ مگر سب عرب کہلاتے ہین اور دیہات مین ہین یا دامنہائے
کوہستان مین ہین اور خیمون مین زندگی بسر کرتے ہین اور جب چاہا اُن خیمونکو ایک جگہہ سے اوکھاڑ
کر کسی دوسری جگہہ نصب کردیا اور چندے وہین رہے یہ لوگ بدوی کہلاتے ہین یعنی دیہاتی
یا گنوار یا صحرائی تعداد دیہاتیون کی بہ نسبت شہریون کے بہت زیادہ ہے مگر شرافت ان لوگون
کی بڑی سندی ہے یہ اپنا پیوند اپنے ہی قبائل مین کرتے ہین انکی ناکتخدا لڑکیان دوسرے
قبیلے کے مالدار شوہر کو نہین پسند کرتین اور اپنے قبیلہ کے غریب شوہر کو قبول کرلیتی ہین اور عربی زبان
بھی انہین بدوی لوگون کی فصیح ہے اسلئے کہ انکی زبان مین کسی دوسری زبان کا میل نہین ہوا ہے
مکہ معظمہ کی سوقی زبان تو بالکل ترکی زبان سے مختلط ہوگئی ہے قاف کی جگہہ گاف بولا جاتا ہے
جیسے قَالَ کی جگہہ گَالَ اور قُلْ کی جگہہ گُلْ اَقُلْ لَکَ کی جگہہ اَگُلْ لَکَ لیکن یہ شہری لوگ اُن سے
زیادہ خوش پوشاک ہین یہ بات ثروت کے متعلق ہے یہ لوگ کاروبار تجارت و ملازمت کرتے
ہین انکی گذر اوقات صرف کاشتکاری یا بھیڑ بکریون کے گلون پر ہے اور اقسام قوم بدوی جو قبائل
پر تقسیم ہوگیا ہے بہت ہین باستثنائے مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ اور طائف شریف اور جدہ مبارک تمام ملک
حجاز مین یہی دو قومین بستی ہین اور انکے وہی نام جو اوپر ذکر کئے گئے پس علی العموم شریف صاحب
کی حکومت انہین دو قومون پر ہے اور طرز انتظام اسطرح ہے کہ ہر قوم کا ایک شیخ ہے اور وہ شریف
صاحب کی طرف سے مقرر ہے اور ملک دو حلقے کردئے گئے ہین ایک مکہ معظمہ اور دوسرا مدینہ طیبہ
جو قطعہ مدینہ منورہ کو گھیرے ہوئے ہے وہ بڑا ہے اسمین بدوی بہت ہین اور زبردست
ہین جب کبھی انکے مواجب کے پہنچنے مین دیر ہوتی ہے جو سلطان کی طرف سے مقرر ہے تو یہ
لوگ آمادہ فساد ہوجاتے ہین اسیوجہ سے راستے پرخطر ہوجاتے ہین پھر شریف کو انتظام کرنا

ہوتا ہے اور بڑی مشکلون سے یہ لوگ زیر ہوتے ہین سنہ ۱۳۲۲ ہجری مین یہ کاتب الحروف حاضر
ہوا تھا جب ہمارا قافلہ رابق مین پہنچا تو معلوم ہوا قبیلہ بنی حذیفہ کے بدوی برسر شورش
ہین قافلہ کو ناچار وہان توقف کرنا پڑا امیرے مطوف سیّد ہاشم شیخ اپنے حجاج کی نگرانی کے
لئے بنفس نفیس ہمراہ سوار تھے اور حضرت والد ماجد قدس سرہ کی خصوصیت و محبت کیوجہ سے
میرے ہی خیمہ مین رہتے تھے اور تمام مشورے اُسی خیمہ مین ہوا کرتے تھے قافلہ تین روز
رُکا رہا آخر کو یہ بات قرار پائی کہ یہان سے سانڈنی سوار عرب بطور جاسوس روانہ ہون اور دریافت
کرین کہ انکی جماعت کتنی ہے پھر اُسکا انتظام کیا جائے قلعہ رابق مین ترکی فوج شاہی موجود
تھی مگر ہمارے بہادر مطوف نے اُنسے مدد لینا اپنی حمیت کے خلاف سمجھا اور کہا کہ جب ہم انتظام
نہ کر سکین گے تو فوج سلطانی کو تکلیف دین گے چنانچہ یہ ناقہ سوار جاسوس وہان پہنچے
اور خبر لائے چار سو مرد بندوقچی دونون طرف پہاڑ کی گھاٹی مین چھپے ہوئے بیٹھے ہین سنے الجملہ
اس خبر نے قافلہ مین انتشار پیدا کر دیا مگر جب سید ہاشم صاحب نے دریافت کیا کہ ہمارے قافلہ مین
کتنے بندوقچی ہین تو معلوم ہوا کہ سات سو بندوقچی ہین پھر کیا تھا تیار ہو گئے اور جب قافلہ
اُس گھاٹی سے گذرا تو سب سے ایک ارنوط سپاہی جو افسر ترکی کے ساتھ قسطنطنیہ سے آیا
تھا اُس گھاٹی پر چڑھ گیا جو کچھ بدوی اُس گھاٹی پر کھڑے تھے اس قافلے کے بندوقچیون کو دیکھکر
پیچھے اُتر گئے اور قافلہ باامن و عافیت گذر گیا سلطان کیطرف سے ہر قبیلہ کے شیخ کا کچھ سالانہ غلہ مقرر
ہے جسے اُردب کہتے ہین وہ غلہ شریف نے کسی وجہ سے بنی حذیفہ کے شیخ کو نہین پہنچایا تھا
لہٰذا یہ شورش اسی وجہ سے تھی مگر ہمارے پیچھے ایک قافلہ چھوٹا سا زنگبار کے خواجے کا تھا اُس
مین ایک خوجہ تھا وہ پہلے شیعہ تھا اور پھر خارجی ہو گیا تھا اُسکے تحت روانہین چالیس ہزار روپیہ
کا سونا تھا وہ سب لُٹ گیا لیکن سلطانی حکم پہنچا اِن لوگون کو سخت سزا دیگئی اکثرون کے سر کاٹ
کاٹ کر قلعہ رابق کے کنگرونپر چڑھا دئے گئے المختصر ایک شیخ اُن سب قومون کے شیخون پر
بطور شیخ المشائخ کے ہے ہر قوم کے شیخ کا یہ افسر ہے اور حلقہ قرب و جوار مکہ معظمہ مین کہ گروہ

اِس حلقہ کا چھوٹا اور کم قوت ہے اس سلئے اُنکے سرداروںپر شیخ المشائخ مقرر نہین ہے جو حکم کہ شریف صاحب کو نسبت کسی قوم حلقہ مدینہ منورہ کے جاری فرمانا منظور ہوتا ہے وہ شیخ المشائخ کے پاس بھیجدیتے ہین اور وہ اُس قوم کے شیخ کے پاس بھیجدیتا ہے وہ شیخ اُس قوم کا اُس کی تعمیل کر کے شیخ المشائخ کے پاس روانہ کرتا ہے اور شیخ المشائخ شریف صاحب کے پاس بھیجدیتے ہین اور جو حکم کہ مکہ معظمہ کے حلقہ کے کسی قوم کی نسبت جاری ہوتا ہے وہ بخط مستقیم اُسی قوم کے شیخ کے پاس جاتا ہے اور اُسی قوم کا شیخ اُسکی تعمیل کر کے فوراً واپس کرتا ہے اور یہ احکام **ناقہ سواروں** کے ذریعہ سے جاری ہوتے ہین جو ایکدن مین پچاس کوس تک جاسکتے ہین اور اگر زیادہ ضرورت ہو تو اس سے بھی زیادہ اور ان سب سرداروں اور افسروں کی تقرری و موقوفی شریف صاحب کے اختیار سے ہوتی ہے اور تمام ملک حجاز کے مقدمات شریف کے روبرو فیصل ہوتے ہین ۔

## طریق سماعت استغاثہ

**شریف صاحب** کے مکانات اُس بازار مین جو حرم شریف سے جنت المعلی کو چلا گیا ہے بہت دور تک داہنے ہاتھ کو چلے گئے ہین اور اُنکی عمارت ہفت منزلہ ہے اور اُنکے مقابلہ مین دوکانین بنی ہوئی ہین اور مکانات کے سامنے ایک بڑا وسیع میدان ہے اور ان مکانات مین سے ایک دیوان خاص ہے جسمین شریف صاحب جلسہ فرماتے ہین یعنی بیٹھتے ہین اور اُسکی تیسری منزل پر صبح سے دس بجے تک اور عصر کے بعد سے مغرب تک نشست رہتی ہے جس فریادی کو عرضی دینی ہوتی ہے وہ عرضی والے ہاتھ کو بلند کئے ہوئے بیٹھا رہتا ہے اور شریف صاحب کی نظر جھروکون سے اُسی طرف کو رہتی ہے جس کے ہاتھ مین جو کاغذ دیکھتے ہین وہ آدمی کو بھیجکر منگا لیتے ہین اور جو حکم دینا ہوتا ہے وہ اُسیوقت دیدیتے ہین ۔

# اختیارات شریف صاحب

جو ملازم و رعایا اِنکے زیر حکومت ہین اُنکی نسبت انکا حکم حکم محکم ہے اُسکا کسی دوسری جگہہ اپیل نہین ہوسکتا جو حکم ہے ناطق ہے قصاص اور حبس دوام تک کا پورا اختیار ہے اور جب کوئی طالب العلم مکہ معظمہ مین اپنی تحصیل تمام کرتا ہے تو اُسکا امتحان حرم محترم مین شیخ العلماء کی معرفت شریف صاحب کے حضور مین علماء کی جماعت لیتی ہے اور سند فضیلت بمہر و دستخط علماء کرام مکہ معظمہ مزین ہوکر اُسکو روبروئے شریف صاحب کی حضور ہوتی ہے اُسوقت اُسکو شریف صاحب کے اجلاس سے درس کا حکم ہوتا ہے جب وہ حرم شریف مین بیٹھکر درس دیسکتا ہے اور نام اُسکا علماء کی فہرست مین مندرج ہوتا ہے۔

ممتحن امتحان لینے مین نہایت سخت اُنکا خیال ہے کہ جب اوّل درجہ کا تبحر ہو اُسوقت سند دینی چاہئے جزئیات و کلیات اصول و فروع سب پر حاوی ہو اور استحضار اعلیٰ درجہ کا ہوتا کہ طالب العلم کو درس دینے مین یہ شروح و حواشی و تعلقات کا محتاج نہو اکثر عرب مین علماء یکفنی ہوتے ہین اگرچہ وہ پڑھتے تو سب فن ہین مگر تحصیل علم کے بعد کسی ایک خاص فن کو اختیار کر لیتے ہین جملہ علماء پر افسر ایک شیخ العلماء ہین اُنکا تقرر بھی بہ تجویز و حکم شریف صاحب عمل مین آتا ہے مگر سند اُنکو حضرت سلطان المعظم خلد اللہ ملکہٗ کے حضور سے حسب درخواست شریف صاحب عطا ہوتی ہے اور موقوفی بھی اُنکی شریف صاحب ہی کے حکم سے ہوتی ہے وعلیٰ ہذا القیاس تجویز تقرری و موقوفی نائب الحرم اور اُنکے سب ماتحت و شیخ السادات و خطباء و شیخ الخطباء و موذنین و شیخ الموذنین و ائمہ ہر چہار مذہب و مطوفین ہر چہار مذہب مطوفین و زمزمیان حرم شریف سب کا عزل و نصب شریف صاحب کے ہی ہاتھ مین ہے اور سوائے اُنکے جتنے اکابر مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ و طائف و جدہ ہین سب پر شریف صاحب کو تعلق نگرانی حاصل ہے اور اگر اِنمین سے کوئی شخص خلاف مرضی تو آئین مجاریہ سلطانی کوئی بات کرے تو شریف

صاحب کو انکی نسبت پورا اختیار حاصل ہے جو انتظام مناسب سمجہین وہ کرین خواہ وہ رعایائے
سلطانی ہون یا صاحب ـ

## شریف صاحب کا خدم وحشم

شریف عبد اللہ کی شرافت کے زمانہ مین چار سو غلام تھے مگر اب شریف عون صاحب
کے پاس قریب تین سو کے ہین سو غلام تو خوبصورت اور خوش وضع ہین جو اپنی اپنی نوبت پر
حاضر خدمت رہتے ہین اور باقی غلام حبشی ہین سیاہ رنگ ہین اور ایسا ہی کچھ تخمینہ جاریات کا ہے
مین نے اپنے مطوف صاحب سے دریافت کیا مگر وہ بہی مفصل نہ بتا سکے قصر شرافت مین کسی کو دخل
نہین ہے اور ملازمین کی تعداد بہی سو آدمیون سے کم کی نہوگی اور اسپ خاصہ صرف عربی
ہین پچاس کے اندر ہونگی بہی گھوڑے ہین جو نجد کی عمدہ قسمین ہین انمین سے کچھ گھوڑے
تو وہ ہین جو سلطان خلد اللہ ملکہ نے خلعت کی ساتھ بہیجے ہین جس سال مین حاضر ہوا تہا ایک
سبزہ گھوڑا خلعت مین آیا تہا مین نے تو ہندوستان مین ایسا گہوڑا نہین دیکہا ہمارے
ہان جو چہتر کا میلہ ہوتا ہے اسمین ہر سال ہزارون گھوڑے آتے ہین پر اس شان وشوکت
کا تو کوئی گھوڑا نظر سے نہین گذرا ہمارے پٹنہ کے رئیس شاہ لیاقت علی ہین انکو شریف صاحب
نے اپنے اصطبل کا ایک بوڑہا مریل گھوڑا دیدیا بمبئی کے سوداگر اسکی قیمت تین ہزار روپیہ دیتے
تہے انکے بڑے بہائی شریف عبد اللہ انکا مادری واسطہ اہل نجد سے تہا وہ گھوڑے
کے بڑے شوقین تہے انکے ایک گھوڑے کی قیمت دس ہزار روپیہ لگائے انہون نے
انکار کیا انکا بہی وہی واسطہ ہے انکے گہوڑے بہی وہین سے آتے ہین مگر یہ ویسے شوقین
نہین ہین خچر جو گھوڑون سے قد وقامت مین کم نہین اور انمین سے بہی ہر ایک کی قیمت
ہزار ریال سے کم نہین پچاس ہونگے حمار انکا قد وقامت بہی یابو کے برابر ہوتا ہے اور رفتار
ان کی بہی نہایت تیز ہوتی ہے خچر کی اور انکی رفتار مین بہت تہوڑا سا فرق ہوتا ہے مگر دوڑ

مین دونون برابر ہی رہتے ہین انکی قیمت بہی پانچسوریال سے کم نہین ہوتی یہ بہی ایک
مناسب لقب ہوا مین ہین **سانڈنی** سیاہ۔ سرخ۔ سفید رنگ کی کہ جو عجائبات سے سمجہی جاتی
ہین دو دوسو ہونگی ایک ایک کی قیمت پانچ پانچ روپیہ تک کی ہے **شتران** بار برداری انکا اندازہ
نہین معلوم جب شریف صاحب کسی نافرمان قوم پر تاخت کرتے ہین تو عربی گہوڑونپر خود اور
اُنکے عزیز و اقارب ہوتے ہین اور سانڈنیون اور خچرون اور گدہونپر اُنکے ملازم سوار ہوتے ہین
اور اسقدر جلد جاتے ہین کہ سوسو کوس ایک ہی دنمین پہنچتے ہین اور جو ایک ہزار فوج سانڈنی
سوارون کی ہے ہروقت آستانے پر حاضر رہتی ہے وہ برابر ساتھ جاتی ہے وہان سانڈنیان
زمین پر ہمیشہ چرا ہی رہتی ہین اور سبت دُودہ کم ہوتی ہین —

## شریف صاحب کی خوش اخلاقی

کوئی غیر ملک کا آدمی اگر اُنسے ملتا ہے تو اُس سے بکمال خوش اخلاقی مصافحہ کرتے
ہین اور ترجمان کی وساطت سے اُس سے باتین کرتے ہین اور اگر وہ عربی جانتا ہے تو
ضرورت ترجمان کی نہین ہے اور چاے قہوہ جس سے اُنسے رغبت ہو وہان کے دستور
کے موافق اُسکے سامنے پیش کرتے ہین ؎

سید ہان بود کہ ہویدا شود از و — خلق محمدی کرم مرتضے علی

## ذکر پاشا صاحب و تنخواہ و فوج

**پاشا** ترکی زبان کا لفظ ہے اور یہ افسران فوج کے واسطے اعزازی لقب ہے اور
جنرل سے کم درجے کیواسطے یہ لفظ نہین ہے **کپتان** کو یاور کے لفظ سے منسوب
کرتے ہین ایک کپتان جو حضرت سلطان خلد اللہ ملکہ کا فوجی نگہبان جیسے انگریزی زبان
مین اڈیکانگ کہتے ہین حج کو آیا مطوف صاحب سے معلوم ہوا کہ یہ یاور کے لقب سے ملقب

ہے اور عمدہ کپتانی کا رکھتا ہے بہت سادہ لباس سے تھا اور نہایت کم سخن اس کا شغدف میرے شغدف کے آگے تھا چودہ روز تک ساتھ رہا کبھی ہمکلام ہونے کی نوبت نہ آئی اُسکے ساتھ رومیلی کا ایک ارنوط جو سپاہی کے عہدہ مین تھا اُس سے مجھ سے باتین ترجمان کے ذریعے سے ہوتی تھین وہ جنگ پلونا مین شریک تھا وہان کے واقعات مفصل بیان کرتا تھا الغرض پاشا اعزازی لفظ ہے افسر کے نام کے ساتھ یہ ضم کیا جاتا ہے نہ عہدے کے ساتھ ملکہ معظمہ مین جو پاشا آتا ہے اصلی عہدہ اُسکا مشیر اور وزیر سلطان الکرم کا ہوتا ہے جیسا کہ اس فرمان کے مضمون سے ظاہر ہے اور جسوقت یہ فرمان آتا ہے تو دروازہ خانہ کعبہ کا کھولا جاتا ہے اور اکابر ملکہ معظمہ اور خود شریف صاحب اور اُنکے عزیز و اقارب بیت اللہ کے دروازے کے سامنے کھڑے ہو کر اس پاشا کیواسطے دعا کرتے ہین۔ اور ایک عمدہ فرش چاہ زمزم کے متصل بیت اللہ کے دروازے کے مقابلہ مین بچھایا جاتا ہے کہ اُسپر وہ بیٹھتے ہین اور ایک ممبر چوبی قد آدم رکھا جاتا ہے ائمہ حرم شریف مین سے ایک امام اُسپر کھڑے ہو کر خطبہ پڑہتا ہے جسمین خلاصہ مضمون اُس فرمان سلطانی کا ہوتا ہے اور اس پاشا اور شریف صاحب اور سلطان المعظم خلد اللہ ملکہ کیواسطے دعا مانگی جاتی ہے اور اسکا لقب والئے ملکہ ہے۔

## ترجمہ فرمان سلطانی جو ترکی زبانمین ہوتا ہے

یہ فلان پاشا ہمارا مشیر اور وزیر ہے امور متعلقہ بلاد حجاز و ما یتعلق بہا شریف صاحب کے مشورہ سے فیصل کریگا اور یہ شیخ الحرم بھی ہے جو امور جدید متعلقہ حرم شریف ہونگے وہ شریف صاحب کے بمنظوری باب عالی انجام کیا کرے گا اور جو معمولی ہین وہ اُس کے اختیار سے انجام ہوتے رہین گے اور اس کو لایق ہے اور فہمایش کیگئی ہے کہ بحیثیت پر بہت مہربانی رکھے اور بکمال رافت اور محبت کا برتاؤ کرے وغیر ذالک اور ایک شریف کی تقرری کا بھی اُن کے

ساتھ آتا ہے اُسکی نقل بھی اِس مقام پر مناسب معلوم ہوتی ہے شریف صاحب کے مدارج اور اختیارات
تو اوپر بیان ہو چکے صرف اونکا فرمان یہان لکھا جاتا ہے۔

## ترجمہ فرمان سلطانی نسبت شریف صاحب

یہ فلان شریف ہمارے وزیر فلان درجہ کے ہین (یعنی دولت عثمانیہ مین نشانات
کہ وہ چاندی اور سونے کے بنے ہوئے مکلل بہ جواہر ہوتے ہین وہ چند درجے کے ہوتے
ہین جسکا رتبہ کاوزی رتبہ ہے اُسی رتبہ کا اُس کو نشان دیا جاتا ہے اُس نشان کا درجہ معہ نام
رتبہ اِس فرمان مین درج ہوتا ہے اور جملہ بھی ہوتا ہے کہ یہ شریف باجمیع اختیارات ملک حجاز
کیواسطے تجویز کیا گیا ہے) تم سب لوگ اسکی پوری اطاعت کرو اور درصورت سرکشی سزائے
سنگین ہوگی اور اِس شریف کو سمجھا دیا گیا ہے کہ تم لوگون پر نہایت مہربانی اور لطف سے حکومت
کرے اور کسی قسم کی زیادتی اور ظلم نہ کرے اور شریف اور پاشا کو لازم ہے کہ آپس مین دوستی
اور موافقت رکھین اور ایک دوسرے کی مخالفت نہ کرین اور پاشا امور عظام مین شریف کے
مشورے سے عملدرآمد کرے گا اور شہر مین حکومت اور حرم کے معاملات مین تعلق پاشا کا ہے۔

## پاشا کی تنخواہ

ہر پاشا کا ایک رتبہ جدا ہے اور وہ چار درجے سے زیادہ نہین پس ہر پاشا کی تنخواہ اسکے
رتبے کے موافق ہے اور انتہا درجہ کی ترقی لاکھ قرش نقرہ ماہوار ہے جسکی مقدار سکہ مروجہ
ہندوستان سے بارہ ہزار پانچسو روپیہ ہوئے اور یہی تنخواہ شریف مستقل کی بھی ہے اور
جو رعایتین کہ شریف صاحب کے ساتھ ہین وہی اسکے ساتھ ہین اور اکیس [۲۱] توپون کی سلامی بھی
ہے اور ہر سال حج کے قبل ایک بیش بہا خلعت بھی پیشگاہ سلطان المعظم سے آتا ہے
جو فوج کہ مکہ معظمہ کے پاشا کی ماتحت ہے اُسکی تفصیل یہ ہے خاص مکہ معظمہ مین چند

پلٹنین ہین اور سوارون کے رسالے اور اسپی توپخانے ہین اور چار قلعے سلطانی اندر شہر مکہ معظمہ
کے ہین انمین ایک قلعہ بہت بڑا ہے اور اسی کے ایک گوشہ مین ایک بہت وسیع محبس
ہے اور تین قلعے اوسط درجے کے ہین اور تین حوالاتین ہین جو ہر ایک اوسط درجے کے
قلعہ مین واقع ہین اور محبس اور تینون حوالاتون پر ایک ایک افسر ترکی بطور داروغہ کے رہتا ہے
اور ہر ایک قلعہ مین توپین اپنے اپنے موقعون پر لگی ہین قیام ان سب فوجون کا برائے نام
قلعجات مین ہے مگر ہمیشہ خیمہ جات مین رہتی ہین اور برابر کوہستان اور میدان مکہ معظمہ مین
اسکو چند حصہ کر کے پھرایا جاتا ہے اور پاشا بذات خود روزانہ ان فوجون کا جائزہ لیتا ہے اور
قواعد ہر ایک کی ہر مقام پر جاکر ملاحظہ کرتا ہے جدہ مین پاشا ایک نائب معہ توپخانہ اور فوج
کے اُس قلعہ مین رہتا ہے جو سمندر کے کنارے ہے علاوہ اسکے دو جہاز جنگی فوج اور عمدہ
آلات حرب سے ہمیشہ جدہ شریف مین قلعہ مذکور کے سامنے موجود رہتے ہین اور مدام بحر عرب
کا گشت کیا کرتے مین طائف مین ایک نائب پاشا کا مع توپخانہ اور فوج کے قلعہ مین رہتا ہے
اور سات مہینے ایام گرما مین مکہ معظمہ مین فوج بھی وہین جاکر رہتی ہے بندر رابق جو مکہ معظمہ
سے براہ خشکی چار منزل اثنائے راہ مدینہ منورہ مین واقع ہے اور سمندر کے کنارے پر
ہے وہان بھی ایک قلعہ بنا ہوا ہے ایک ترکی افسر معہ توپخانہ و فوج کے رہتا ہے
بندر ینبوع جو مدینہ منورہ سے براہ خشکی چار منزل ہے وہان بھی ایک قلعہ ہے اور ایک
ترکی افسر معہ توپخانہ و فوج رہتا ہے اور ان دونون بندرون پر وہ دونون جہاز جو بحر عرب کا
گشت کرتے ہین اسکی نگرانی کیا کرتے ہین مدینہ منورہ مین دو پاشا ہین ایک ملقب بہ شیخ الحرم
اور دوسرا منتظم شہر وہ بھی مع فوج موجودہ مکہ معظمہ کے پاشا کے ماتحت ہین اور جو فوجین مقامات
صنعا تختگاہ قدیم یمن اور دیار اثیر و ہدیدہ واقع ملک یمن مین یہ بھی مکہ معظمہ کے پاشا کی
ماتحت ہین اور تینون مقام جدہ سے براہ دریا بہت نزدیک ہین ان مقامون مین مکہ معظمہ سے
بہت جلد فوج پہنچ سکتی ہے الغرض اس پاشا کی تحت حکم چالیس ہزار فوج ہے

ترکی زبان مین سپاہی کو نظام کہتے ہین اگر وہ پلٹن کا سپاہی ہے تو نظام کہلائے گا اور اگر رسالہ کا سپاہی ہے تو نظام سوار کہا جائے گا۔

## افسرون کے القاب اور ماتحتونکی تعداد

| نمبر | نام عہدہ | تعداد ماتحت |
|---|---|---|
| ۱ | اسباشی | دس سپاہیون کا افسر ہوتا ہے۔ |
| ۲ | باس چاوش | پچیس سپاہیونپر یہ دو افسر ہوتے ہین مگر درجہ باس چاوش کا نسبت چاوش کے اعلیٰ ہے اسواسطے کہ یہہ تحریر کا بھی کام کرتا ہے۔ |
| ۳ | چاوش | |
| ۴ | سیر لازم | پچاس سپاہیونپر افسر ہوتا ہے۔ |
| ۵ | یوزباشی | سو سپاہیونپر افسر ہوتا ہے۔ |
| ۶ | قولاغاشی | پانچسو سپاہی پر افسر ہوتا ہے ایک دہنی طرف اور دوسرا بائین طرف |
| ۷ | قولاغاشی | |
| ۸ | بین باشی | ایکہزار سپاہی پر افسر ہوتا ہے۔ |
| ۹ | میر الائی | تین ہزار پر افسر ہوتا ہے۔ |
| ۱۰ | لیوا | پانچہزار سپاہیونپر افسر ہوتا ہے۔ |
| ۱۱ | فریق | دسہزار پر افسر ہوتا ہے۔ |
| ۱۲ | پاشا | تینتیس ۳۳ ہزار سپاہیونکا افسر ہوتا ہے۔ اور اس تعداد کو زبان ترکی مین اردی کہتے ہین۔ |

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## مکان مولد حضرت خیر البشر سرور انبیا سیدنا و مولینا محمد مصطفےٰ

صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

## لمؤلفہ

جو تاج سر عرش برین ہے یہ زمین ہے | اللہ کی رحمت کا نزول اسپہ یہین ہے
پیدا ہوا اللہ کا محبوب اسی گہر مین | اے عاشقو عشاق کی مسجد تو یہین ہے
پہرتا تہا اسی مین وہ مہہ اوج رسالت | سب کحل جواہر ہے یہان گرو نہین ہے
دیکہے اسے جو دیدۂ دل سے وہی جانے | سجدے کرے طور اسکو وہ روشن یہ زمین ہے
حضرت کا اسی ارض مقدس مین گرا نال | ایسی متبرک کوئی دنیا مین زمین ہے
حاصل ہوئی کعبہ کو یہ عظمت اسی گہر سے | طیبہ مین اب اس قصر معلیٰ کا مکین ہے
کیونکر نہ مرے وہ مرا پہرتا ہے زمین پر | اکبر مرا قالب ہے یہان قلب وہین ہے

یہ مکان مبارک خاص حضور کی پیدائش کا مکان ہے بارہ بارہ گز کے مربع مین بطور کمرہ واقع ہے اور تین طرف کی دیوارونمین تین تین محرابین بطور دروازون کے ایک ایک گز چوڑی بنی ہوئی ہین اور سمت چہارم دروازہ آمد رفت کا ہے اُسکے بہی دونون طرف دو محرابین بنی ہوئی ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی پیدائش اس مکان کے تیسرے حصہ مین ہے گرد اُس کے کٹہر الگا ہوا ہے اور اُسکے اوپر قبہ ہے اور مکان مبارک بیت اللہ سے تخمیناً پانسو قدم کے فاصلہ پر ہے اور بارہ ربیع الاول کو ایک محفل شریف صاحب اور سلطان المعظم خلد اللہ ملکہٗ کی طرف سے پاشا صاحب کے اہتمام سے یہان ہوتی ہے اور طعام بیشمار آدمیون کو تقسیم ہوتا ہے اور جو وہان شہر اور حجاج بہی محفل میلاد شریف وہین جاکر کرتے ہین اپنی تو یہ حالت ہوگئی ہے کہ جہان کہین محفل میلاد شریف ہوتی ہے تمام میلاد مبارک وہی مکان مبارک آنکہون مین پہرا کرتا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ

## مکان حضرت خاتون قیامت

علیہما السلام

یہ مکان جنت نشان والان در دالان ہے اور بازو مین دو تون دالانون کی دو کوٹھریون کی جگہہ پر ایک لمبا کمرہ ہے جسکی آمد و رفت کا دروازہ بیرونی دالان مین ہے اور اُس کمرہ کے بیچمین حضرت سیدۃ النسا فاطمہ زہرا علیہا السلام کے پیدا ہونے کا مقام ہے اور اُس کے چارون طرف کٹہرا لگا ہوا ہے اور اُس کے اوپر گنبد ہے اور اُسی کمرہ کے چوڑاؤ مین دیوار کے متصل آسیائے فاطمی ہے جو نہایت گران وزن ہے لیکن اُسکا اوپر کا پاٹ نہین ہے لوگ ایسا بیان کرتے ہین کہ کوئی شخص کسی طرح اسکو لے گیا اور وہ آسیائے مبارک زمین سے اتنی بلند ہے کہ کھڑے ہو کر اُسے گردش دیجاتی ہوگی اور پتہر اُسکا سیاہ ہے اور چکنا کثرت سے چونکہ لوگ اُسپر ہاتھہ پھیر کر آنکھون سے لگاتے ہین اسی وجہ سے وہ پتھر چکنا ہوگیا ہے یہ مکان حضرت اُم المومنین خدیجۃ الکبرے علیہا السلام کا ہے حضور پُرنور صلے اللہ علیہ و آلہ و صحابہ وسلم اسی مین تشریف رکھتے تھے اور یہ مکان حضرت کے مکان میلاد سے قریب ہے۔

## مکان پیدائش حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ

یہ مکان نورانی بھی بطور دالان در دالان ہے معلوم ہوتا ہے کہ اُسوقت بھی قطعہ لوگون کو مرغوب تھی اور یہ وجہہ بھی سمجھہ مین آتی ہے مکہ معظمہ مین گرمی زیادہ پڑتی ہے اور دوہرے دالان والا مکان ٹھنڈا ہوا کرتا ہے اِسلئے مکہ معظمہ مین عام طور پر مکانون کی یہی قطعہ تھی دو نون دالان بہت طویل و عریض ہین اندر کے دالان کی بلندی مین ایک گوشہ مین حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کی پیدائش کی جگہہ ہے اور چارون طرف اُسکے کٹہرا لگا ہوا ہے اور یہ تینون مکان شریف صاحب کے مکان کے پاس مکان ہتراج یعنی نیلام خانہ کے متصل واقع ہین۔

## دکان بزازہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

یہ دو دکان اِن تینون مکانات متبرکہ اور بیت اللہ شریف کے بیچمین واقع ہے دونون طرف کے جوار ایک سے ایک ہین اور یہ دکان ایک دالان کی صورت مین ہے اور اُسکے بازو مین ایک ایک درو سیع ہے اور آیات قرآنی جا بجا دیوار و نپر آب زر سے لکھی ہین۔

## مکان پیدائش حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ

یہ مکان بیت اللہ شریف سے ایک میل کے فاصلہ پر محلہ مسفلہ مین واقع ہے وہ مکانات بیت اللہ شریف سے بجانب مشرق ہین اور یہ مکان بیت اللہ شریف سے بجانب مغرب ہے اس مکان کے دو احاطہ ہین اول احاطہ مین تو صرف میدان ہے اور اندر کے احاطہ مین آپ کی ولادت کا مکان ہے مربع ہے تخمیناً دس دس گز طول و عرض ہے گرد اُسکے کٹہرا ہے اور اوپر اُسکے قبہ ہے اور آگے اُس مکان کے وسیع چبوترہ ہے اور چبوترہ کے نیچے چمن ہے اور چمن کے گرد اور مکانات ہین اُس اصلی مکان کے متعلق یہ پانچون مکانات موصوفہ کی تعمیر پختہ ہے پتھر اور چونہ کی نہایت مضبوط اور خوشنما اور ہر ایک مکانمین فرش استنبولی قالین کا بچھا ہوا ہے اور سب مکانونمین روشنی کا عمدہ سامان جھاڑ فانوس وغیرہ موجود ہین سلطان المعظم خلد اللہ ملکہ کی طرف سے خدام نوکر ہین وہ اِن مکانات متبرکہ کو پاک و صاف رکھتے ہین اور سب اہتمام روشنی وغیرہ کا اُنکے متعلق ہے۔

## مکان حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ

یہ مکان مبارک ایک پہاڑ پر واقع ہے اور اُس پہاڑ کا نام جبل عمر ہے یہ پہاڑ بیت اللہ شریف سے نصف میل ہے بجانب غرب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مکان کے محاذی بلندی اسکی قریب ایک میل کے ہے وہان کوئی مکان آپ کی سکونت کا بنا ہوا موجود نہین ہے صرف ایک چبوترہ بنا ہوا ہے جو مربع ہے اور اُسکے وسط مین

آپ کی پیدائش کی جگہہ ہے اِس کوہ کے دامن مین جو آبادی ہے اُس محلہ کا نام جبل عمر ہے۔

## جنّتُ المعلےٰ

یہ مقبرہ مکہ معظمہ سے ایک کوس کے فاصلہ پر ہے دو احاطہ دیوار پختہ کے مین جنکے آمنے سامنے دروازہ ہین اور اُنکے بیچ مین سڑک واقع ہے دو تین کوس کے گرد مین بنے ہوئے ہین اسمین مزارات نامی یہ ہین۔ قبہ حضرت بی بی آمنہ والدہ ماجدہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم قبہ حضرت ام المومنین خدیجۃ الکبرےٰ رضی اللہ عنہا۔ حضرت بی بی اسما بنت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہا قبہ حضرت عبدالرحمن ابن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما قبہ حضرت عبداللہ ابن الزبیر رضی اللہ عنہما۔ قبہ محمود شبلی رحمۃ اللہ علیہ۔ مزار حضرت سید اویس رحمۃ اللہ علیہ۔ یہ بزرگ اولیاے مین سے ہین۔ دو پختہ قبرین وہ ہین کہ دو صاحب باہم نہایت سچے دوست تھے ایک ہی دن دونون نے انتقال فرمایا لہذا یہ دونون قبرین ایک دوسرے کے پہلو مین واقع ہین۔
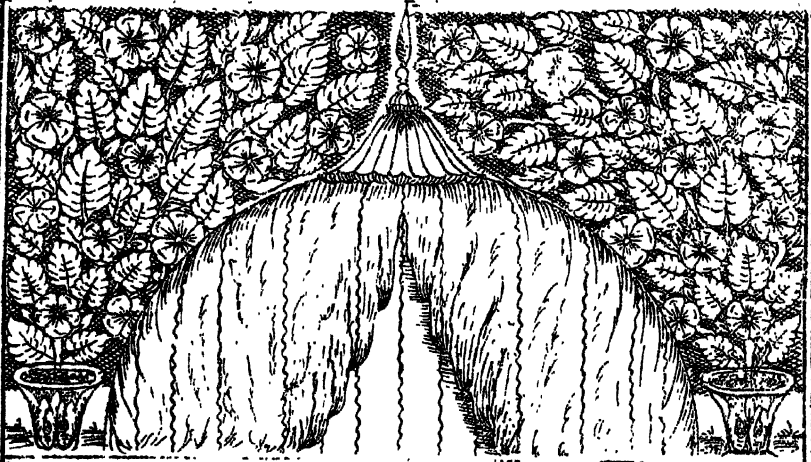
# باب چہارم در فضایل مدینة الرسول زاد اللہ تشریفاً و تعظیماً

جابرؓ = اِنَّمَا الْمَدِیْنَةُ کَالْکِیْرِ تَنْفِیْ خَبَثَهَا وَتَنْصَعُ طِیْبَهَا ۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ ط

اسی حجاز کے ملک میں مدینہ منورہ قدیم دار السلطنت عرب واقع ہے بعد مکہ معظمہ کی مسلمانون کے لئے مدینہ طیبہ سے زیادہ کوئی متبرک مقام نہین ہے کیونکہ حضرت رسالت مآب صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے یہین ہجرت فرمائی تھی اور یہین سے اشاعت دین اسلام ہوئی اور یہین حضرت رسالت مآب صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے اس دنیائے فانی سے رحلت فرمائی مکہ کیطرح مدینہ کے آس پاس بھی محض ریگستان ہے جسمین مطلق اشیائے خوردنی پیدا نہین ہوتین اور اہل مدینہ مایحتاج کو ینبع سے منگاتے ہین جو مثل جدے کے بحر احمر پر واقع ہے اور بندرگاہ مدینہ منورہ ہے زاد اللہ تشریفاً و تعظیماً۔

وہی مسیحی مورخ لکھتا ہے کہ حجاج اسلام کی حُسنِ عقیدت کیوجہ سے مدینہ بھی نہایت

پر تکلف شہر بن گیا ہے مکانات ترشے ہوئے پتھرون کے اور اکثر دو منزلے ہین شوارع مین پتھر کا فرش اور شہر کے گرد اونچی فصیل ہے باستثنائے مسجد نبوی جہان حضرت رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم وعظ فرماتے تھے اور اب جہان اسوقت آپکا مزار ہے کوئی اور قدیم عمارت مدینہ مین نہین ہے لیکن یہی ایک عمارت مدینے کے اعزاز و اکرام کے لئے کافی ہے اور اسی ایک عمارت کیوجہ سے حجاج کی نظر و نمین مدینہ بھی اُسی قدر مقدس اور متبرک ہے جیسے مکہ اب مین عرض کرتا ہون ؎

| | |
|---|---|
| صبا بسوئے مدینہ روکن ازین دعاگو سلام برخوان | صلوٰۃ ربی بروح پاک جناب خیر الانام برخوان |
| حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضا دیکھو | کعبہ تو دیکھ چکے کعبہ کا کعبا دیکھو |

لمولفہ غزل

| | |
|---|---|
| قبۂ سبز مدینہ اُتر آیا دل مین | کھنچ گیا روضۂ محبوب کا نقشا دل مین |
| جالیون کے مری آنکھو نمین کھنچے مین نقشے | پردۂ سبز کا اُڑتا ہے پھریرا دل مین |
| جب تصور مین پہنچتا ہون مین روضہ کے قریب | لی مع اللہ کا نظر آتا ہے جلوا دل مین |
| ہی تو چھوٹا سا یہ گھر طور کا قبلہ ہے مگر | ہمنے جب دیکھا تو روشن ہی ثریا دل مین |
| سبز رنگت مری دل کی نظر آتی ہی مجھے | پڑ گیا روضۂ محبوب کا پردا دل مین |
| ایکساعت کو لئے آئین یہان بہی یہ قدم | فرش آنکھو نکا بچھائے شہ والا دل مین |
| نظر آتا ہے ہمین آمین کوئی روزن سا | یا خدا ہو یہ مدینہ ہی کا غرفا دل مین |
| اپنے اعمال مین جیسے وہ تو سب ظاہر ہین | ہی تو ہے تیری شفاعت کا بھروسا دل مین |
| للہ الحمد یہان بس گئے حضرت آ کر | آنکھین جب بند ہوئین آپ کو دیکھا دل مین |
| آنکھون سے اور وہانتک جو ہی ایک نور ہی نور | اُتر آیا ہے کوئی چاند کا ٹکڑا دل مین |

مطلع

| | |
|---|---|
| جلوہ فرما ہے وہی گنبد خضرا دل مین | ساتھ ہر وقت ہے میرے ترا روضا دل مین |

آنکھونکی راہ سی جاری ہی جو یہ سیل سرشک | جوش زن آپکی اُلفت کا ہی دریا دِل مین
ہے کوئی پردہ نشین اسمین ضرور ای اکبر | نظر آتا ہے ہمین نور کا پردا دل مین

## مدینۂ طیبہ زاد اللہ تشریفاً و تعظیماً

کثرت اسماء بزرگی و دیل روشن ہوا کرتی ہے ناموںکی بہتایت مسمّے کی عظمت و شان کی شرافت پر گواہی دیتی ہے جیسے کہ کثرت اسماء سے اللہ عزوجل کی عظمت کا پتا لگتا ہے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کے گرامی مرتبہ ہونے کی دلیل ہے خصوصاً اُسوقت کہ جب اُن اسمائے مبارکہ کا ماخذ عمدہ عمدہ الفاظ ہوں الحمد للہ علی احسانہ کہ آج سوائے مدینۂ رسول صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کے دنیا مین کسی اور شہر کو یہ بزرگی حاصل نہین ہے بعض علماء ربانی نے اسکی اچھی طرح جستجو کی ہے کسی نے ایکسو اور کسی نے اس سے بھی زیادہ اسمائے گرامی مدینۂ رسول صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم دریافت کئے ہین بخوف طوالت مین کچھ تھوڑے اسماء کتاب مستطاب جذب القلوب اِلی دیار المحبوب سے اسمین نقل کرتا ہون جبتریا یا سیّدۃ العظیم یہ وہ اسماء مبارک ہین کہ جو حضرت سید کائنات کو مرغوب ہین اور مخصوص ہین حضرت کی حدیث کرامت آیات سے طابہ بتخفیف بائے موحدہ طَیِّبَہ بسکون شناۃ تحتیہ طَیِّبَہ بہ تشدید تحتیہ۔ حضرت شیخ عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہین بلکہ جملہ مشتقات اس مادہ کے داخل اسمائے مبارک ہین اور اطلاق ان اسماء کا طہارت کی وجہ سے شرک کی نجاستون سے۔ اور یہ بعارک اسماء سلیم طبیعتون کے موافق ہین تنبیہ یہ جملہ جو شیخ نے لکھا ہے غالباً سبحان اللہ انکی زبان پر آگیا پروردگار تعالے شانہ کو تو معلوم ہی تہا کہ ایک جماعت آیندہ کو ایسی بھی پیدا ہونے والی ہے کہ بعد حج کے بعد مدینہ منورہ کی زیارت سے انکار کرے گی اور اس بلدہ متبرکہ کی بزرگیون سے لے سے انکار ہوگا۔ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہین

کہ اُس بلدہ متبرکہ کی ہوا ہی معطر نہین ہے بلکہ وہان کے درودیوار سے وہ خوشبو آتی ہے کہ عشاق کا دماغ جان معطر ہوجاتا ہے ؎

بطیب رسول اللہ طاب نسیمہا　　فما المسک والکافور والصندل الرطب

وہی عاشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ارشاد فرماتے ہین کہ حضرت شبلی قدس سرہ جو اولیائے عالیمقام سے ہین کہتے ہین کہ خاک مدینہ مین ایک خاص خوشبو ہے جو کسی مشک یا عنبر یا صندل وغیرہ مین نہین ہے اگرچہ یہ بہت تعجب انگیز بات ہے مگر حقیقت مین کوئی تعجب نہین ہے مشام ارادت چاہیے جس جگہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے انفاس متبرکہ پہنچے ہون وہان مشک وعنبر کی کیا حقیقت ہے ؎

دران زمین کہ نسیمے وزد ز طرہ دوست　　چہ جای دم زدن نافہای تاتاریست

اسیطرح سب خوشبوئین اس بلدہ مطیبہ کی خاص خوشبو کہتی ہین جو کسی جگہ نہین پائی جاتین خصوصاً گلاب کہ یہان کا خاص حضرت کی نسبت سے مشہور ومعروف ہے ؎

ز نسیم جان فزایت تن مردہ زندہ گردد　　ز کدام باغی اے گل کہ چنین خوشست بویت

حدیث شریف مین وارد ہوا ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ اَمَرَنِی اَنْ اُسَمِّیَ الْمَدِیْنَۃَ طَابَۃَ

ترجمہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ حکم کیا پروردگار عالم جل جلالہ نے مجھکو کہ مدینہ کا نام طابہ رکھون اور وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نام مدینہ مطیبہ کا توریت مین طابہ اور طیبہ اور طیبہ ہے اور مذہب حضرت امام مالک رضی اللہ تعالے عنہ کا یہ ہے کہ جو شخص مدینہ طیبہ کی زمین کو عدم طیب سے نسبت کرے یا اسکی ہوا کو ناخوش کہے اُسپر تعذیر واجب ہوتی ہے اور اُسکو قید کرین کہ وہ اپنے اس قول سے توبہ صحیح کرے حضرت سید کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے ظہور ولادت کے زمانے سے پہلے مدینہ طیبہ کو یثرب یا اثرب مسجد کے وزن پر کہا کرتے تھے حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے بحکم خدا اسکا نام طابہ اور طیبہ رکھا زاد اللہ تشریفاً وتعظیماً۔

روایت ہے کہ اولاد نوح علیہ السلام مین سے ایک شخص تھا کہ جسکا نام یثرب تھا جب اولاد نوح علی نبینا وعلیہ السلام مین تفرقہ واقع ہوا تو وہ یہان آکر بسا اُسنے

اس بقعہ متبرکہ کو اپنے نام پر موسوم کیا علماء رحمہم اللہ علیہم اجمعین کا اس امر مین اختلاف ہے
یثرب مدینہ طیبہ کا نام ہے یا اُس کے اُس ناحیہ کا نام ہے کہ جو پورب کی طرف
جبل اُحد کی سمت واقع ہے جسمین نہرین فراوانی کے ساتھ ہین اور نخلستان بیشما ہین
اور اکثر علماء نے اس قول کو ترجیح دی ہے ابن زبالہ جو حضرت امام مالک رحمۃ اللہ
علیہ کے اصحاب مین سے ایک شخص ہے اور سر حلقہ مورخان مدینہ منورہ سمجھا جاتا ہے
وہ اور اُسکے سوا اور بھی بعض علماء نے روایت کی ہے کہ مدینہ طیبہ کو اب یثرب نکہین اور تاریخ
بخاری مین ایک حدیث روایت کی گئی ہے کہ جو شخص ایکبار یثرب کہے تو اسکے کفارہ مین
دس بار مدینہ کہے اور امام احمد اور ابو یعلی نے روایت کی ہے کہ جو شخص مدینہ کو یثرب کہے
اُسکو لازم ہے کہ استغفار کرے کہ نام اُسکا طابہ ہے اور مثل اسکے اور روایتین بھی ہین اور وجہہ
کراہیت کی اُسکا اشتقاق ہے کہ ثرب کے معنی فساد کے ہین یا تثریب کہ اُسکے معنی مواخذہ
اور عتاب کے مین یا یہ وجہہ ہے کہ یثرب کا نام ایک کافر کا تھا اور یہ مکان شریف کہ ساحت
عزت اسکا غبار شرک اور کفر سے منزہ اور مبرا ہے لہذا مناسب نہ معلوم ہوا کہ حضرتؐ کے
تشریف لانیکے بعد بھی اُسی سابق نام سے پکارا جائے انوار رسالت نے کفرہ فجرہ کے
دلون کو نور ایمان سے روشن کیا اور کینہ و حسد سے پاک و صاف کردیا سیکڑون طرح
کی بلائین جو قوم قریش پر پڑ رہی تھین دور ہوگئین فاران کے پہاڑون کی چوٹیان نورانی
ہوگئین دد و دام وحش و طیر مین اُنس کا مادہ پیدا ہوگیا تو مدینہ یا سکینہ جس بقعہ متبرکہ کو
پروردگار تعالے شانہ نے اپنے حبیب کی ہجرت اور آرام گاہ کے لئے دنیا بھر مین منتخب
کیا تھا کیون خلعت تشریف اور عزت القاب سے مشرف نہ کیا جائے اور قرآن پاک مین
جو واقع ہوا ہے کہ یا اہل یثرب لا مقام لکم۔ یہ منافقون کی زبان سے ہے جسکی نقل قرآن
پاک مین کی گئی ہے اور جو بعض حدیث مین یثرب واقع ہوا ہے وہ اس نہی کے بعد کی
حدیث ہے ایسا ہی کہا ہے محققین نے واللہ اعلم بالصواب اور منجملہ اسمائے مبارک

بقعہ منورہ کے ارض اللہ اور ارض الہجرت بھی ہے اللہ تعالے شانہ ارشاد فرماتا
ہے الم تکن ارض اللہ واسعۃ فتہاجروا فیہا کیا صحیح اطلاق ان دونون اسامی مبارک
کا ہے اور آکالۃ البلدان و آکالۃ القرے بھی دو نام اس بقعہ متبرکہ کے
مین اور وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اُسکو تسلط حاصل ہے جمیع امصار و دیار پر اور اُس کے حکم کو
غلبہ ہے جمیع اقطار اور اغتنام غنایم اور ارتفاع خزائن پر اور بعض علماء نے اس معنی کو غلبہ
فضل اور عظمت رتبہ پر قیاس کیا ہے یعنی فضائل اُسکے عظمت و فضل کے سامنے مضمحل اور
متواری ہین جیسا کہ مکہ مکرمہ کو اُم القرے کہتے ہین اُسکی عراقت اور اصالت کے اعتبار سے
کہ جو اُسے تمام شہرون پر حاصل ہے علماء نے کہا ہے کہ مضمون آکالۃ القرے بہ نسبت
اُم القرے ابلغ اور اکمل ہے اسلئے اُمومیت محو اور اضمحلال کی مقتضی نہین ہے فقط ثبوت
اصالت اُس سے پایا جاتا ہے بخلاف اکل کہ اُس کے واسطے اضمحلال اور متواری ہونا
لازم ہے کیونکہ اکل کے معنی کھانے کے ہین اور ایک نام اس مکان عظیم الشان کا ایمان
ہے کلام اللہ شریف مین واقع ہے والذین تبوؤ الدار والایمان یہ آیت انصار کی
شان اور ثنا مین وارد ہے کہ یہ اُس بلدۂ مطہرہ کے رہنے والے ہین کہ جو مرجع اور مآل
ایمان کا ہے اور مظہر و مَظہرِ احکام ایمان کا یہی بلدہ مکرمہ ہے در آبدار و گوہر شاہوار
و لال شب چراغ کے ڈھیر کے ڈھیر اور موتیون کے دریا کے دریا اس روایت
پر نثار روایت حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان کے فرشتہ نے جو القا اور الہام ارباب
ایقان کے دلونپر کرتا ہے اُسنے کہا کہ مین مدینہ طیبہ کی سکونت اختیار کرون اور ہرگز
اُس سے باہر نجاون حیا کے فرشتے نے بھی اُسکے ساتھ عقد موافقت باندھا
کہ مین بھی تیرے ہی ساتھ ہون تا قیامت تجھ سے جدا نہونگا لہذا یہ دونون بایب
صفتین مدینہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم مین آپسمین ملی جلی ہین الحیاء

من الایمان بَارَّہ و بَرَّہ ۔ کہ معنی بر و خیر پر دلالت کرتے مین اس مکان خیریت بنیان کی اسمائے صفات سے مین خیر و برکات کا دریائے ناپید اکنار اسی زمین متبرکہ سے جاری ہوا ہے بلد کہ لَآ اُقْسِمُ بِھٰذَا الْبَلَدِ خداوند تبارک وتعالےٰ نے اس بقعہ شریفہ کی قسم کھائی ہے مراد اس بلد سے بقول بعض مفسرین محققین مدینہ منورہ ہے کہ بوجہ نزول و قیام حضرت سید المرسلین خاتم النبیین صلے اللہ علیہ واٰلہ واصحابہ وسلم حالت حیات و وفات مین تحفہ تکریم اور لباس تشریف اُسے عطا ہوا اور ایک جماعت علماء کا یہی قول ہے کہ مراد بلد سے مکہ معظمہ ہے وہ زمین بھی آپ ہی کے قدوم میمنت لزوم سے اس مرتبہ کو پہنچی اور اس زمین نے بھی آپ ہی کے نعلین کے صدقے مین یہ رتبہ پایا ہے سیکڑ دونون ٹھیک لمولفہ ؎

مدینہ آپ کا مدفن ہے مکہ آپکا مولد یہی دو گھر تو ہین جو عرش کی روشن ستارے ہین

چونکہ نزول سورۃ البلد کا مکہ معظمہ مین ہے لہذا یہ مرجح ہے کہ بلد سے مکہ مکرمہ مراد ہے واللہ اعلم بالصواب بیت رسول اللہ بھی اسی مقام مبارک کے القاب سے ہے ؎

زہے سعادت آن بندہ کہ کرد نزول گہے بہ بیت خدا و گہے بہ بیت رسول

جابرہ بتخفیف و جبارہ بتشدید بھی اعلام سے اس مقام عزت انتظام کے ہین ۔ حدیث شریف لِلْمَدِیْنَۃِ عَشَرَۃُ اَسْمَاءٍ تعدد روایت سے ثابت ہے اور اوپر کے دو اسمار مبارک پر دلالت کرتی ہے اور تیسرا نام کہ جَبَّارَۃ ہے اُسکی نسبت صاحب کتاب النواحی نے توریت سے نقل کیا ہے کہ وجہ تسمیہ جبارہ یہ ہے اُس نے متمردان و سرکشان زمانہ کو اپنا مطیع کیا بڑے بڑے بادشاہان اولوالعزم کے نام پر اسی سرزمین مبارک سے فرامین و احکامات جاری ہوئے بڑے بڑے ملک جیسے ایران و روم وغیرہ سب اس کے باج گذار ہوئے مجبورہ بھی اس بقعہ شریفہ کے نامون مین سے ایک نام ہے اس لئے کہ وہ مجبور بحکم الٰہی ہے حضرت سید الانبیا صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی سکونت کے

باب مین حالت حیات اور حالت وفات مین جزیرۃ العرب بھی نام مبارک
اِس زمین نورانی کا ہے اور اسکی موید یہ حدیث شریف ہے اخرجوا المشرکین من جزیرۃ العرب
اور اس سے مدینہ مطہرہ ہی مراد ہے اگرچہ بقول بعض دیگران تمام ارض حجاز اس حکم مین شامل
ہے مگر مدینہ مطہرہ مخصوص ہے محبہ جلیبہ محبوبہ بھی اسمائے مخصوصہ ومرغوبہ سے مدینہ مطہرہ
کے ہین اور حدیث شریف اللھم حبب الینا المدینۃ کحبنا مکۃ اِن اسمائے مبارکہ کی
موید ہے حرم وحرم رسول اللہ بھی تشریف اضافت کے ساتھ اِس عرض منورہ کی
القاب سے ہے۔ مسلم کی حدیث مین بھی وارد ہے المدینۃ حرم اور طبرانی کی حدیث مین
واقع ہے حرم ابراھیم مکۃ وحرمی المدینۃ حسنۃ بھی اسم گرامی اُس بقعہ شریفہ کا ہے حُسنِ
حسی بسبب کثرت باغات وبساتین اور انہار وآبار وجبال رفیع وفضائے وسیع وقباب
بلند وعمارات دلپسند ومشاہد ومزارات ارجمند واحاطہ نور ورونق حضور وسواد روشن واماکن
ونواحے دلکشا کے سبب سے ہے اور حسن معنوی حضرت سرور عالم خلاصہ اولاد آدم ختمی مآب سیدنا
مولانا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے وجود قدس شہود کے سبب سے ہے
حضرت پروردگار تعالےٰ شانہ نے آپکی ذات مبارک اور آپ کے آل واصحاب واتباع کی
ذات قدس آیات تمام خیر وبرکات کو شامل ہے عرف من عرف وجہل من جہل
ذوق این مے نشناسی بخدا تانہ چشی

ومن مذھبی حب الدیار لاھلھا ‏ ‏ وللناس فیما یعشقون مذاھب

واللہ باللہ کہ اصل حسن وزیبائی کہ جو حاسہ بصر اور چشم سر سے انسان دیکھ سکتا ہے
جو اس شہر شریف مین ہے وہ دوسری جگہہ نظر نہین آتی مگر ہان بعض بعض مقامون مین کہ
جہان بعض کے انوار وبرکات نے اپنا پرتو ڈالا ہے جیسے کہ بغداد شریف اجمیر
شریف آستانہ خواجگان کرام یعنے دہلی بے شبہہ وہان بعض اوقات اسی بقعہ متبرکہ
کی ہوائین چلنے لگتی ہین فقیر محمد اکبر ابو العلائی اپنا بار ہا کا تجربہ اور مشاہدہ عرض کرتا ہے

اجمیر شریف میں صبح کی نماز کی اذان کے وقت خادم جب آستانۂ عُلیا پر حاضر ہوتا ہے اور اذان کہنے کے بعد دروازہ شریف وا ہوتا ہے تو عجیب معطر ہوا روضۂ مبارک سے باہر آتی ہے جسے بے تکلف اور بے تاویل کہہ سکتے ہیں کہ روضۂ محبوب خدا کی نسیم جان پرور ہے میں نے اور اکابر طریقت سے جو مدتوں اس روضۂ منورہ کی مجاور رہے ہیں ایسا ہی سنا ہے ؎

ہر کجا نور یست تابان با کمال اعتلا — اصل آن از آفتاب این جمال افتادہ است

خیّرہ بہ تشدید خیرہ بتحقیق یہ دونوں اسمائے گرامی بھی اسی سرچشمۂ خیرات و برکات کے اسمار سے ہیں حدیث المدینۃ خیر لھم لو کانوا یعلمون موید اس دعوے کی ہے۔ دارالابرار دارالاخیار دارالایمان دارالسنہ دارالاسلام دارالفتح دارالہجرت قبۃ الاسلام یہ اسمائے مبارک اسی زمین نورانی کے اسما ہیں اور طابہ اور شافیہ بھی اس دیار پر انوار کے نام ہیں۔ حدیث میں وارد ہے کہ خاک مدینہ شفا ہے ہر مرض کے لئے حتےکہ جذام اور برص کی بھی اور اُس سرزمین کے اثمار سے شفا حاصل کرنے میں بھی حدیث صحیح وارد ہے بعض علمائے متقدمین نے کتاب اسمار مدینہ منورہ اور اُسکی تعلیق میں ثابت کیا ہے کہ بخار والوں پر اس کی خاک پاک نے اثر صحت دکہایا ہے اور امراض قلب اور علت عصیان کی واسطے تو یہاں کی خاک پاک اور آب و ہوا خصوصیت ہی رکہتی ہے۔ غزل

جاتی ہی نہیں دل سے تمنائے مدینہ — پہرتا ہی مری آنکہوں میں صحرائے مدینہ

قربان مزار شہ والائے مدینہ — دل خلد کا ہی گنبد خضرائے مدینہ

اک ڈال زمرد کا ہی ترشا ہوا دیکہو — خوش قطع ہی کیا گنبد خضرائے مدینہ

جنت میں اگر نقص ہی باقی تو یہی ہی — دلہن ہی بسا گنبد خضرائے مدینہ

اِسکے ہی نظارہ سی تو زندہ ہیں ابہی تک — ہی روح خضر گنبد خضرائے مدینہ

مقصود یہی ہے مرا پر فرط ادب سے ۔ لب پر نہین آتا کہ ہون شیدائے مدینہ
دلمین ہی کہ مر کر بھی نہ نکلین گے وہان سے ۔ اب کی ہین تقدیر جو دکھلائے مدینہ
سب دور ہیان نزدیک ہین دلمین ہی اگر عشق ۔ ہم ہند مین ہین آنکھونمین پھرائے مدینہ
سودا ہو جو سر مین تو مدینہ کے سفر کا ۔ ہو عشق تو عشق شہ والائے مدینہ
کعبے گئے تھے ڈھونڈنے ہم ہند سے جسکو ۔ تھا دل ہی مین وہ انجمن آرائے مدینہ
کعبے کیلئے اور جگہ لاؤن کہان سے ۔ اس دلمین تو بستی ہے تمنائے مدینہ
کعبے سے مرا خانۂ دل کم نہین اکبر ۔ روشن ہے یہان شمع تجلائے مدینہ

عاصمہ بھی اس دیار مامون کا نام ہے اس سبب سے کہ مہاجرین نے کفار اور مشرکین کی ایذا سے نجات پائی بلکہ جملہ ساکنین اس بلدہ شریفہ کے محفوظ ہین آفات و مخافات دنیا و دین سے معصومہ بھی اسم گرامی اسکا ہے بسبب محفوظ رہنے کے بسبب لشکر حضرت موسے و داؤد علی نبینا و علیہ السلام کے بعض جبابرہ و فراعنہ کے ظلم سے اور زمانہ آخر مین حضرت نبی الرحمۃ سیدنا و مولانا محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ و سلم کے وجود مبارک کی برکت کے سبب سے احادیث سے ثابت ہے کہ اللہ تعالے شانہ مدینہ طیبہ کو محفوظ رکھے گا شر دجال اور فساد طاعون وغیرہ سے انشاء اللہ تعالے غلبہ یہ نام باشوکت اسمائے قدیمہ مدینہ منورہ سے ہے کہ زمانہ جاہلیت مین بھی یہ بلدہ طیبہ اس نام سے پکارا جاتا تھا چنانچہ یثرب اور غلبہ اور قہر اور تسلط اس زمین باشوکت کے نزول اور ورود کا سبب واقع ہوئی مین جسنے اس زمین باشوکت مین نزول کیا آخر کو بہ صفت غلبہ اور بسبب اشتہار موصوف اور موسوم ہوا یہود عمالقہ پر چڑھ آئے اور غالب ہوئے اوس اور خزرج یہود پر غالب آئے مہاجر اوس اور خزرج یہود پر وکذالک الا ما شاء اللہ اور ایک نام باتہدید اسکا فاضحہ بھی ہے کہ بد اعتقاد اور بدکار اسمین پوشیدہ نہین رہ سکتے آخر کار انکا فضیحت اور رسوائی ہوگا نعوذ باللہ من غضب اللہ مومنہ بھی ایک نام پاک شہر کا ہے اہل ایمان

کی سکونت کی وجہ سے کہ احکام ایمان کا شیوع اور شعار اسلام کا جاری ہونا اسی مقام متبرکہ
سے شروع ہوا ہے پس بقعہ متبرکہ کے ساتھ اہل ایمان کی اُلفت ضروریات سے ہے
کہ الجنس یمیل الی الجنس تنبیہہ مجھے اُن حضرات کے فہم پر سخت افسوس ہے جو مسلمان
ہین اور مدینہ رسول کی محبت کو ضروری نہین سمجھتے اللہ تعالے شانہ اُن حضرات کے اس
خیال کو بدلدے اور مدینے کی محبت سے اُنکے دلون کو روشن کردے آمین ثم آمین۔

ارباب تحقیق نے لکھا ہے کہ اس نام پاک کا یہ بھی ایک سبب ہے کہ یہ بلدہ یعنی شہر
حقیقت مین حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر ایمان لایا ہے۔ اور
ثبوت اسکا یہ ہے کہ مدینہ مبارک کی کنکریون نے حضرت کا کلمہ پڑھا ہے اور یہ
معجزہ روایات صحیحہ سے ثابت ہے اور محدثین اسکی موئد ہین اور جبل احد جو مدینہ کا ایک
پہاڑ ہے اُسکی شان مین یہ حدیث واقع ہے کہ وہ حضرت سے خاص محبت رکھتا ہے
اور یہ حدیث خاص خاک پاک مدینہ کی شان مین وارد ہے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ تُرْبَتُہَا لَمُؤْمِنَۃٌ حضرت فرماتے ہین کہ قسم ہے اُس ذات پاک
کی کہ جان میری اُسکے ہاتھ مین ہے تحقیق کہ خاک مدینہ کی مومنہ ہے کیون یارو
سچ سچ فرماؤ کہ دنیا بھر مین مسلمانون کے واسطے کوئی شہر ایسا ہے کہ جسکی کنکریان
حضرت پر ایمان لائی ہون جسکے پہاڑ کو حضرت سے خاص محبت ہو جسکی خاک کو
حضرت نے مومنہ کا خطاب عطا فرمایا ہو پھر ایسے مبارک شہر کا بھی احترام نہ کروگے
تو کس کا احترام کروگے بھلا یہ بھی کوئی بات ہے کہ حج کرنے جاؤ اور یہ کہکر مکہ سے پلٹ
آؤ کہ وہان کا جانا فرض نہین ہے زیارت قبر نبی صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے
واسطے فرضون کا قصر کرنا کس اصول سے قرار پایا ہے قَالُوْا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط
مین کیا اور میرا قلم کیا جو اس امر خاص مین کچھ لکھ سکے صرف حدیث لمؤمنۃ ذی شعور آدمی
کے واسطے کافی ہے اگر کسے در خانہ ہست صدائے بس ہست خدا کرے کہیں کوئی عامل

باسحدیث یہ نظر ماوین کہ ہم نے اِس حدیث ہی مین گفتگو ہے اسکے راوی مخدوش اور مجروح ہین حدیث پایۂ صحت سے گری ہوئی ہے ۔لمولفہ ؎

مدینہ مدینہ مدینہ مدینہ — یہی ہم گنہگار و نکا ہے سفینہ
یہین خواب مین ہین رسول اکرم — یہ آرام گاہِ نبیؐ کا ہے زینہ
ہے کیا دلنشین گنبد سبز حضرتؐ — یہ ہے عرش اعظم کا سچا نگینہ
مرے دلمین ہے روضۂ پاک حضرتؐ — یہ پہلے تو کعبہ تھا اب ہے مدینہ
یہین گھر بنا لے مدینہ کی الفت — پیمبرؐ کا روضہ ہو یہ میرا سینہ
نہین بھولتا وہ مدینہ کا حلقہ — ہے آنکھون مین اتبک وہ بزم شبینہ
مدینہ سا انجاز اور اہل ایمان — محبت کا یہ بھی ہے کوئی قرینہ
مدینہ کی عزت نہو جس کے دلمین — اُسی شخص کو کہتے ہین ہم کمینہ
دم نزع بھی ہو مرے لب پر اکبر — مدینہ مدینہ مدینہ مدینہ

مبارکہ بھی اسمائے مبارکۂ مدینہ سے ہے احادیث صحیحہ مین وارد ہے کہ حضرت سیّد کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے مدینہ اور مدینہ کی جملہ اشیا کیواسطے دعائے برکت فرمائی ہے حتیٰ کہ مُد اور صَاعِ مدینہ کے لئے بھی دعائے برکت کی ہے محبورہ مشتق از جبر بحا حطی مفتوحہ بمعنی سرور بھی اسم گرامی ہے مدینہ باسکینہ کا اور محبار اُس زمین کو کہتے ہین سریع النبات و کثیر الخیرات ہو اور اثر مدینہ پاک کی زمین مین موجود ہے کہ جو مشاہدہ ہوتا ہے محروسہ محفوظہ محفوفہ وجہ تسمیہ ان اسمار مبارکہ کی اوپر کے اسمار سے ظاہر ہے حدیث نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مین وارد ہے کہ مدینہ کے دونون کونچون کے سرونپر دو فرشتے بیٹھے ہوئے ہین کہ پاسبانی کررہے ہین مرحومہ ومرزوقہ پہلے اسم مبارک کو توریت سے نقل کیا ہے اور وجہ تسمیہ اُسکی خود ظاہر ہے کہ وہ منزل وماوائے رحمۃ للعالمین

کی ہے اور وہ محل اور مہبط ہے رحمت ارحم الراحمین کا اور اُسکی رحمت عام وخاص فیض
رسان ہین اہل عالم پر اور وہ نفع اور رزق پہنچاتی ہے قوائے جسمانیہ اور معنویہ روحانیہ
کو اور ارباب توکل جو وہان معتکف ہین اُنکو یَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ مسکینہ حدیث
امیر المومنین سیدنا علی سلام اللہ علیہ مین وارد ہے کہ حق سبحانہ تعالے نے مدینہ
کیطرف خطاب فرمایا کہ یَا طَيْبَةُ يَا طَابَةُ يَا مِسْكِينَةُ لَا تَقْبَلِي الْكُنُوزَ پروردگار تعالے
شانہ نے مدینہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے خطاب کرکے فرمایا کہ ای
زمین پاک اور اے بقعہ مطہرہ اے مکان مسکین خزانون کو قبول مت کر اور اپنی سکینت
پر رضامند رہ اور حقیقت مین یہ خطاب رجوع کرتا ہے اُس کے ساکنین کی طرف تاکہ وہ
صفت سکینت اور غربت پر کہ اصل خشوع اور خضوع کی ہے متصف رہین اور اہل دنیا اور ارباب
ثروت کہ جو اس صفت پر نہ ہون وہ رغبت نہ کرین اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِي مِسْكِيناً وَ اَمِتْنِي مِسْكِيناً
وَاحْشُرْنِي فِي زُمْرَةِ الْمَسَاكِينِ اَعْنِي فِي اَهْلِ بَلَدِ حَبِيبِكَ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَآلِهِ وَاَصْحَابِهِ اَجْمَعِينَ ط مسلمہ مثل مومنہ بھی اُسکے اسمار شریفہ سے ہے نسبت ایمان
و اسلام ایک ہی سی ہے جو تھوڑا سا فرق ہے وہ یہ ہے کہ ایمان مین غالب رعایت
تصدیق قلبی کی ہے کہ امور باطنیہ سے ہے اور اسلام مین ملاحظہ ہے جانب
اقرار و انقیاد کا کہ احکام ظاہر سے ہے اور دونون نامون مین اشتقاق اَمن اور سلامت
سے ہے مطیبہ مقدسہ یہ دونون اسمار بھی اسمائے سابقہ سے قریب ہی قریب
ہین طیب و تقدس و طہارت و نزہت و نظافت لوازم ذاتیہ سے اس مکان شریف کے
ہین مقر قرار سے مشتق ہے حدیث مین وارد ہے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لَنَا بِهَا قَرَاراً وَرِزْقاً
حَسَناً مکینہ بھی اسمائے شریفہ مدینہ سے ہے کہ اُسی مکان محبوب ہونے کے سبب سے
منزلت خاص اُسی حضرت خداوندی سے حاصل ہے ناجیہ نجات سے مشتق ہے یا ناجاہ
سے یعنی سرور کیا اُسے یا نجوہ سے کہ نام زمین بلند کا ہے اور یہ وجہ تسمیہ اُسکی جمع جمیع

سے ہین وہ ظاہر و ماہر ہین اَلْمَدِیْنَہ یہ تمام اسمائے مبارکہ سے زیادہ ترمشہور نام ہے اور لغت مین مدینہ کے معنی بیوت مجتمعہ کے کہ کثرت عمارت کے سبب قریہ کی حد سے تجاوز کر گیا ہو اور مصر کے مرتبہ کو پہنچا ہو یعنی بایان ترمہ قریہ و بالا تر از ہمہ مصر اور مدینہ اور بلدہ وسط مین ہے اور بعض نے مصر اور مدینہ کو ایک مرتبہ مین رکھا ہے اور اب مدینہ نام ہے مدینہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا چنانچہ اگر مدینہ مطلق بھی ذکر کرین تو اسی بلدہ معظمہ سی مراد ہو اور استعمال عرب اُسپر الف و لام زیادہ کرتے ہین اور ایسا تفاوت لغت عرب مین بہت ہے جیسا کہ نجم کا لفظ ہر کوکب پر آتا ہے ولیکن النجم بالف و لام نام چند ستارون کا ہے کہ اُنکو ثریا کہتے ہین اور اگر نسبت کسی شخص کی اور شہرونکی طرف کرین گے تو اُس کو مدینی کہین گے اور مدینہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی طرف کرین گے تو مدنی کہین گے سیدۃ البلدان اور حدیث شریف مین بروایت امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ وارد ہے یَا طَیْبَۃُ یَا سَیِّدَۃَ الْبُلْدَانِ ؎

## باب پنجم مدینہ منورہ کے فضائل مین جو احادیث سے ثابت ہے

## زَادَ اللہُ تَشْرِیْفًا وَّ تَعْظِیْمًا

واضح ہو کہ اجماع اُمت اور اتفاق علماء اسپر ہے کہ افضل بقاع و اکرم بلاد مکہ مکرمہ اور مدینہ مشرفہ ہے زادہما اللہ تکریمًا و تشریفًا اور ان دونون بلاد مکرمہ و مشرفہ کی باخودہا کی تفضیل اور ترجیح مین اختلاف ہے اور بعد انعقاد اجماع کافہ علماء رحمۃ اللہ علیہم اجمعین اس مسئلہ پر اتفاق ہے کہ وہ موضع جس سے جسد نازنین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ملا ہوا ہے مکہ مکرمہ سی افضل ہے اور بعض علماء نے کہا ہے کہ بلکہ سب آسمانون سے یہانتک کہ عرش اعظم سے بھی افضل ہے حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین اگرچہ کتب متوم

مین صریح ذکر سموات وعرش کا واقع نہین ہوا ہے۔ لیکن یہ مسئلہ اُس قبیل سے ہے کہ جس کے دل پر طلسم غیب القا کردے پھر اُسے مجال توقف اور انکار کی نہین ہے ؎

این سعادت بزور بازو نیست    تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

اگر کوئی سوچنے اور سمجھنے والا ہو تو وہ سوچے اور سمجھے کہ وجود آسمان وزمین دونون کا اُسی کے قدوم میمنت لزوم سے ہے بلکہ اگر جملہ اجزائے زمین کو آسمان پر اس سبب سے ترجیح دین کہ آپ کی قبر شریف اجزائے زمین سے ہے تو محل تردد نہین ہے۔

امام نووی کہتے ہین کہ جمہور علمار کا یہ مذہب ہے کہ آسمان کو زمین پر فضل ہے اور بعض علمار کا قول ہے کہ زمین کو آسمان پر فضل ہے اور دلیل یہ پیش کی ہے کہ زمین انبیا کے رہنے کی جگہ ہے اور مدفن انکا ہے علیہم الصلوات والسلام جمہور علمار کا قول ہے کہ اگر زمین انبیا علیہم السلام کا مستقر اور مدفن ہے تو آسمان انکی ارواح مطہرہ ومقدسہ کا محل ومقر ہے لیکن جب یہ مسئلہ پایہ تحقیق کو پہنچ گیا کہ انبیا علیہم السلام اپنی اپنی قبر و زمین زندہ مین اور اجسام انکے اُسی طرح محفوظ ہین تو جواب جمہور علمار کا ہو گیا کہ زمین انکے اجساد نازنین کا بھی مستقر ہے اور انکی ارواح لطیفہ کا بھی مقر ہے مذہب امام مالک رضی اللہ عنہ اور اکثر علمار مدینہ منورہ کا تفضیل مدینہ ہے مکہ مکرمہ پر اور بعض دیگر علمار تفضیل مدینہ مشرفہ مین مکہ مکرمہ پر انکے موافق ہین لیکن خانہ کعبہ اُنھون نے مستثنے کیا ہے کہا ہے کہ مدینہ افضل ہے مکہ سے لیکن خانہ کعبہ مستثنے ہے۔ پس حاصل کلام یہ ہے کہ قبر شریف حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم افضل واکرم ہے علی الاطلاق والعموم کیا بلدہ مکرمہ اور کیا خانہ کعبہ اور خانہ کعبہ افضل ہے بلدہ طیبہ ومشرفہ مدینہ منورہ سے غیر بقعہ شریفہ قبر نبی صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم وباقی مدینہ افضل ہے باقی مکہ مکرمہ سے اس مقام پر علمار کا بہت اختلاف ہے اور حجتین اور دلیلین کہ مدینہ منورہ کی خیریت اور افضلیت پر بیان کین ہین انشاء اللہ تعالے

فضائل کے ذکر مین آوینگی اور اُن کی تعداد و محامد اچھی طرح ظاہر ہونگی اور ان سب کا
خلاصہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم کی محبت ہے اس بلدہ شریفہ
کے ساتھ اکثر اور ابلغ دوسرے شہرونکی محبت سے اور سبب اسکا حضرت کی اقامت
شریفہ اور حصول فتوحات عظیمہ مترتبہ اور وصول ہونا کمالات شریفہ موعودہ کا جو اللہ تعالیٰ
شانہٗ نے غنیمتون کے وعدے کئے تھے وہ یہین وفا ہون اور اسلام کو قوت اسی
شہر مبارک مین حاصل ہوئی اور رواج دین کا یہین سے جاری ہوا اور یہی بقعہ متبرکہ منبع کل
خیرات وحسنات کا ہے اور یہی زمین مقدسہ معدن ہے کمالات ظاہر و باطن کی اور علاوہ
انکے وہ سعادت عظمےٰ نعمت کبریٰ ہے کہ جس کے سبب سے اُسے سارے بقاع سماوی
وارضی پر شرف امتیاز حاصل ہے وہ یہ ہے کہ مرقد مبارک اور قبر منیف سید کائنات صلی اللہ
علیہ و آلہ واصحابہ وسلم کی یہین ہے اور یہ امر آفتاب نیم روز کی طرح روشن ہے کہ دین و
دنیا مین اس سے بڑھکر کوئی نعمت نہین ہے جاننے والے ہی اسکو جانتے ہین اور ماننے
والے ہی اسکو مانتے ہین ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم　　　چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

جب قبر مبارک کی عظمت اس مرتبہ کو پہنچی ہوئی ہے تو اُسکی زیارت کا بھی ویسا
ہی ثواب ہے یہ مسئلہ احادیث صحیحہ سے طرق متعددہ کے ساتھ ثابت ہے کہ خلقت
ہر آدمی کی اُس زمین سے ہے جسمین وہ مدفون ہوا ہے پس لازم آگئی یہ بات
کہ خلقت نفس زکیہ شریفہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم بھی اُسی زمین
مبارک سے ہے جسمین اسوقت آپ آرام فرمارہے ہین اور اُن دونون یارونکی خلقت
بھی اُسی زمین شریفہ سے ہے جو آپکے پہلو مین ہے یعنی تربت حضرت
ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما وَکَفٰی بِہٖ فَضْلًا وَّشَرَفًا۔

روایت طبرانی نے معجم کبیر مین رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

کہ کہا سُنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے کہ فرمایا اَلْمَدِیْنَةُ خَیْرٌ مِّنَ الْمَکَّةِ اور امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مؤطا مین روایت ہی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بطریق توبیخ وانکار عبد اللہ بن عباس مخزومی سے کہا کہ تو کیا کہتا ہی مکہ افضل ہی مدینے سے اُسنے کہا کہ مکہ حرم خداوند تعالیٰ ہی اور مقام امن ہی اور اُسمین گھر ہے سبحانہ تعالیٰ کا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مین حرم خدا اور خانہ خدا کی نسبت کچھہ نہین کہتا پھر فرمایا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تو کہتا ہی کہ مکہ افضل ہی مدینہ سے اُسنے پھر کہا کہ مکہ حرم خدا ہی اور خانہ خدا ہی حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ مین حرم خدا اور خانہ خدا کی نسبت کچھہ نہین کہتا چند بار اسی کلام کی تکرار فرمائی حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کلام سے بھی ظاہر ہی کہ مدینہ مطہرہ کی تفضیل مین جو مکہ معظمہ پر ہے خانہ کعبہ مستثنیٰ ہی مدعائی تفضیل بلدہ مدینہ مطہرہ ہی بلدہ مکہ معظمہ پر غیر بیت اللہ او حاکم فی مستدرک مین خود روایت کی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے مکہ سے ہجرت کیوقت فرمایا اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ اَنْتَ اَخْرَجْتَنِیْ مِنْ اَحَبِّ الْبِقَاعِ اِلَیَّ فَاَسْکِنِّیْ فِیْ اَحَبِّ الْبِقَاعِ اِلَیْكَ ترجمہ خداوندا اگر تو مجھے اس بقعہ سے کہ محبوب ترین بقعہ ہی مجھے باہر لایا تو ساکن کر مجھے اُس بقعہ مین کہ جو تجھے محبوب ترین بقعہ ہو تو بعد ظاہر ہونے اس دعا کے اجابت کے اثر کے معلوم ہوا کہ مدینہ مطہرہ اللہ کے نزدیک محبوب ترین بقاع ہی تو جب یہ اللہ کی نزدیک محبوب ترین بقاع قرار پائی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو بھی یہ زمین تمام بقاع سے زیادہ محبوب ہی

غزل

احن شوقًا الٰی دیار رایت فیہا جمال سلمٰی — کہ میرساند ازان نواحے نوید وصلت بجانب ما

بوادی غم فتادہ زمام فکرت ز دست دادہ — نہ بخت یاور نہ عقل رہبر نہ تن توانا نہ دل شکیبا

نہے جمال تو قبلہ جان حریم کوے تو کعبہ دل — فان سجدنا الیک نسجد وان سعینا الیک نسعیٰ

ز سر عشق تو بود ساکن زبان ارباب شوق لیکن — نہے زبانی غم نہانی چنانکہ دانی شد آشکارا

بکت عیونی علیٰ شئونی فساء حالی ولا ابالی — کہ دانم آخر طبیب وصلت مریض خود را کند مداوا

اگر بجورم برانی از در و گر بہ تیغم بیفگنی سر — قسم بجانت کہ برندارم سر ارادت ز خاک آن پا

بر آستانت کمینہ جامی بحال ماندن نہ پای رفتن — بکنج وقت نشستہ محزون بگوی محنت گرفتہ ماوا

چونکہ بعد اجابت دعا یہ بقعہ متبرکہ حضور پر نور سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو بہت

زیادہ محبوب ہوگئی اسی وجہ سے بعد فتح مکہ مکہ معظمہ کی طرف عود نہ فرمایا اور مدینہ مطہرہ
ہی کی اقامت پر استقامت فرمائی اور اگر کوئی یہ کہے کہ اقامت دار ہجرت کی بسبب فرضیت
کے تھی کہ جو حسب حکم باری تعالے شانہ واقع ہوئی تھی پس آپکا مکہ کو معاودت نہ فرمانا اس
سبب سے تھا نہ تفضیلت کے سبب سے۔ جواب اُسکا یہ ہے کہ اصل امر الٰہی مقتضی اُس حکمت
پر تھا کہ حضور مکہ سے ہجرت فرمائین اور مدینہ مین ہمیشہ کے لئے تشریف رکھین پس لابد
یہی حکمت مبنی ہے افضلیت پر اور ناشی ہے احبیت پر محب حبیب کے لئے جو مکان
تجویز کرتا ہے یا کوئی خلوت آراستہ کرتا ہے اُسکا موقع اور اُسکی خوبی اول درجہ
کی ہوتی ہے اس اصول سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ مدینہ مطہرہ جسے اللہ تعالیٰ
شانہ نے اپنے حبیب کی سکونت کے واسطے تجویز کیا وہ اللہ تعالے شانہ کو بہت
محبوب ہے

شعر

مسجد است جائی چو تو نگاری بچشم من ۔۔۔ در دل نشین کہ منزل خاص از برائے تست

یہ ہے مباحثہ اور مذہب علماء کا تو نسبت کو نگاہ رکھ اور محبت کے مشرب پر قایم
رہ اور یہ اعتقاد رکھ کہ بعد جناب احدیت عز اسمہ تفضیلت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم کو ہے تو تفضیلت کے وجوہ اور اسباب کو ملاحظہ نہ کر باقی جو کچھ کہ
آپکے سوا ہے اُسکی تفضیلت نسبت کے تفاوت سے ہے جو حضور پر نور سے
ساتھ رکھتے ہین خواہ مکہ ہو خواہ مدینہ مکہ آپ کا مبعث اور منشا ہے مدینہ آپ کا مقام
اور مقر ہے تو امر الٰہی کا تابع رہ اور محبت حبیب مین تنازع اور عصبیت نکر مکہ مین سطوت
اور جلال اُسکے حکم کا ہے اور مدینہ مین برکت اُسکے دین کی ہے ہر جگہہ خدا کے حکم کا
ملاحظہ کر اور ہر جگہہ نور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا مشاہدہ کر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ
الرَّسُوْلُ اللّٰہِ

نظم

در ہیچ ذرہ نیست کہ نور محمدی ۔۔۔ از ظلمت وجود اضافی نہ طالع است

دریائی فیض جود الٰہی وجود اوست — انہار کائنات بوی جملہ راجع است
نسر سپہر طائر انفاس فیض اوست — این نکتہ پیش اہل نظر امر واقع است
فرد الوائے حمد بدست محمدؐ است — متبوع اوست جملہ جہانش متابع است

## نظم

بیا تا در مدینہ نور احمدؐ — ببینی از در و دیوار لامع
جمال مصطفےٰ بے پردہ بینی — چو خورشیدے کہ بی ابرست طالع
بیا ای کور چشم تیرہ باطن — ببین ہر گوشہ صد برہان ساطع

## غزل

نبی حبیب عربیؐ مدنیؐ محتشمی — کہ بود درد و غمش مایہ شادی و خوشی
فہم رازش چہ کنم او عربی من عجمی — لاف مہرش چہ زنم او قرشی من حبشی
ذرہ وارم بہ ہوا داری او رقص کنان — تا شدہ شہرہ آفاق بخورشید وشی
لذت تلخی عشقش ز من مست بپرس — ذوق این می نہ شناسی بخدا تا نچشی
مصلحت نیست مرا سیری ازان آبحیات — ضاعف اللہ بہ کل زمان عطشی
گرچہ صد مرحلہ دور است زپیش نظرم — وجہہ فی نظری کل غداۃ وعشی
جامی ارباب وفا جز رہ عشقش نروند — سر سیادت گر ازین راہ قدم باز کشی

مدینہ باسکینہ کے فضائل میں سے یہ بھی بڑی قوی حجت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا مزار فائز الانوار یہیں ہوا۔ حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب روح مبارک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اس عالم ظاہر کا تعلق چھوڑا

تو صحابہ رضی اللہ عنہم کی جماعت مین اختلاف پڑا کہ قبر شریف آپ کی کس جگہ ہو
حضرت سیدنا علی سلام اللہ علیہ نے فرمایا کہ روئے زمین پر کوئی جگہہ اُس سے
زیادہ شریف اور گرامی پروردگار عالم جل وعلیٰ کے نزدیک نہین ہے جس مقام پر اُس
کے حبیب کی روح مطہر قبض ہوئی ہے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق
یار غار نبی صلعم نے بھی ایک حدیث اسی مضمون کی سرورِ عالم سے نقل کی یہانتک
کہ اجماع صحابہ اسی پر ہوا کہ حضور پر نور مین آرام فرمائین جس زمین پر روح مبارک جسم نازنین
سے جدا ہوئی ہے۔

**فضیلت** - ایک بزرگی مدینہ طیبہ زادہا اللہ تشریفاً وتعظیماً کی یہ ہے کہ جب
آپ کسی سفر سے مدینہ طیبہ کو معاودت فرماتے تھے اور مدینے کی حوالی مین پہنچتے
تھے تو آپ اپنے ناقہ کو کمال شوق مین آکر بہت تیز کردیتے تھے اور ردائے مبارک
کو دوش کرامت نیوش سے نہ اُتارتے تھے اور غبار اُسپر خاک ہوائے مدینہ کا پڑا
ہوتا تھا نجھاڑتے تھے اور فرماتے تھے ھٰذہ ارواح طیبہ ؎

اے نفسِ خرم باد صبا        از بر یار آمدہ مرحبا

اور چہرۂ مبارک پر جو غبار ہوتا تھا اُسے بھی نہ جھاڑتے تھے اور اگر کوئی صحابی غبار مدینہ
منورہ سے لپنے سر اور چہرہ کو پاک کرتا تو آپ اُسے منع فرماتے اور ارشاد
کرتے کہ خاک مدینہ شفا ہے غُبارُہا شفاءٌ ہے۔

**فضیلت** علی مرتضےٰ سلام اللہ علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم سے روایت کرتے ہین کہ شیاطین نا امید ہوئے مدینے کے لوگون کی
عبادت کے سبب سے یعنی انہین عبادت کا ایک ایسا شوق ہے کہ جو باقی رہے گا ہمیشہ
**مشاہدہ** مسجد نبوی زادہا اللہ تشریفاً وتعظیماً کے ابواب بعد نماز عشاء
مقفل ہوجاتے ہین وہی لوگ رہجاتے ہین جو ہمیشہ کے حاضر باش ہین یا جنہ اغوات

کو اعتبار ہو جائے اس اہتمام اخراج کے ساتھ بھی کئی سو آدمی شب بیدار مسجد شریفہ مین نظر آئے - ایک میرے دوست حافظ محمد سعید بھی انھین حاضر باشونمین سے ہین دس بارہ برس سے زیادہ کے حاضر باش ہین بعد نماز عشا کبھی محراب نبی کبھی محراب عائشہ مین روزانہ صبح تک نفلونمین ایک قرآن ختم کرتے مین اور بعد نماز صبح اپنے مکان پر آکر کچھ تھوڑا شغل کرکے آرام کرتے ہین اور نو دس بجے اُٹھہ بیٹھتے ہین - دوپہر کا کھانا دوستون کے ساتھ کھاتے ہین اور عصر کے وقت ایک عطار کی دوکان پر بیٹھتے ہین اور احباب سے ملاقات ہوتی ہے عصر کے وقت کھانا کھاکر داخل مسجد شریفہ ہو جاتے ہین - مجرو ہین سلطان روم خلد اللہ ملکہ کے حضور سے انکا وظیفہ مقرر ہے کچھ جمع نہین کرتے سب دوستون کی نذر کر دیتے ہین اللہ تعالیٰ شانہ نے تندرستی کی دولت بھی عطا فرمائی ہے فرماتے تھے کہ بارہ تیرہ برس سے ایک شب کی بھی غیر حاضری مسجد شریفہ سے نہین ہوئی اور پھر دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ ایسے بہت سے حاضر باش ہین مگر مجھ سے اورون سے ملاقات نہین ہوئی جابجا لوگون کو نفل پڑھتے ہوئے تمام رات دیکھا لیکن اُن کے حالات سے واقفیت تامہ نہوئی -

**فضیلت** - حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے اس جزیرہ کو اور بروایت دیگر اس قریہ کو نجاست شرک سے پاک کیا ہے اگر نجوم انکو گمراہ نہ کرین صحابہ نے عرض کی کہ حضور نجوم کا گمراہ کرنا کیا ہے - حضرتؐ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ شانہ اپنے حکم سے پانی برساتا ہے اور یہ کہنے لگین کہ قمر فلان منزل مین ہے اس سبب سے پانی برسا لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ قطعہ

خدا کے دستِ قوی مین عنان عالم ہے ۔۔۔ جو چاہیگا سو کریگا جو چاہا اُس نے کیا
کہان کا برج کہان کے ستارے اَے اکبر ۔۔۔ ستارے اُس نے بنائے اُسی نے نور دیا

اُسی کے حکم سے چل پھر رہی ہین یہ شتربنی | اُسیکے حکم سے روشن ہے آسمان کا دیا
ملاجبان جسے جو حکم اُس نے کی تعمیل | کہ مرنیۃ الامرا او جیئیۃ والاجیا

**فضیلت** رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اُمت کو ترغیب دی اور تحریص فرمائی اس بلدہ طیبہ کی اقامت پر اور یہان کی شدت ومحنت پر صبر کرنے کے لیئے اور مدینہ باسکینہ مین مرنے کے لیئے قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ صَبَرَ عَلٰی لَاْوَائِہَا وَشِدَّتِہَا کُنْتُ لَہٗ شَہِیْدًا اَوْ شَفِیْعًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ محدثین نے فرمایا ہے شہادت یعنی گواہی مطیعون کے لیئے ہے اور شفاعت عاصیون کے لیئے۔ اور ارشاد فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم نے مَنْ مَاتَ بِالْمَدِیْنَۃِ کُنْتُ لَہٗ شَفِیْعًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ترجمہ جو مدینے مین مریگا مین قیامت مین اُسکی شفاعت کرونگا قیامت کے روز ابن ماجہ اور عبد الحق نے تصحیح اس حدیث کی یون کی ہے مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ یَّمُوْتَ بِالْمَدِیْنَۃِ فَلْیَمُتْ فَمَنْ مَاتَ بِالْمَدِیْنَۃِ کُنْتُ لَہٗ شَفِیْعًا اَوْ شَہِیْدًا ترجمہ جو شخص کہ سکے یا چاہے کہ مین مدینے مین مرون پس وہ مرے البتہ مین اُسکی شفاعت کرونگا قیامت کے روز کیون حج کرکے مکہ سے ہند کو پلٹنے والے یارو مدینۂ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم زیارت کے قابل ہے یا نہین اگر برا نمانو تو مین صاحب مدینہ کی ثنا مین جامی رحمۃ اللہ علیہ کے چند شعر پڑہون اور آپ گوش دل سے سنین

## غزل

بشوقت جان بلب آمد تمامی | فغتم قم یا حبیبی کم تنامی
عمامہ برسرو جامہ بہ تن پوش | بقد سروے برخ ماہ تمامی
ہمہ پیغمبران در جستجویت | خدا داند کہ تو در چہ مقامی

اُمیدِ خلعتِ شاہی ندارم | بسر دارم ہمی داغِ غلامی
بحسنِ اہتمامت کارِ جامی | بیارانت ہمی باید تمامی

دوسری حدیث مین وارد ہے حضور پُر نور ارشاد فرماتے ہین کہ میری اُمت مین سے جو پہلے میری شفاعت کا شرف حاصل کرین گے وہ اہلِ مدینہ ہونگے اِنکے بعد اہلِ مکہ اور اُنکے بعد اہلِ طائف۔

**فضیلت** حضرت سید انبیا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اپنے واسطے دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ موت میری مکہ مین نہ کر روح میری سوائے مدینہ کے قبض نہ کر اور یہ بھی حدیث مین وارد ہے کہ روئے زمین پر کوئی ایسی جگہہ نہین ہے کہ مین اُسے پسند کرون اپنی قبر کے لئے لیکن مدینہ۔ اور نقل ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی بھی یہی دعا تھی اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ شَھَادَۃً فِیْ سَبِیْلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِیْ فِیْ بَلَدِ رَسُوْلِكَ اور کہتے ہین کہ حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ نے سوائے ایکبار کے حج نہ کیا کہ فرض ادا ہو گیا پھر کبھی مدینہ سے باہر نہ آئے کہ کسی دوسری جگہہ موت نہ واقع ہو جائے چنانچہ آپنے مدینہ ہی مین رحلت کی اور جنت البقیع مین استراحت فرما رہے ہین۔

**فضیلت** صحیح حدیث مین بطرق متعدد وارد ہے **حدیث** اَلْمَدِیْنَۃُ تَنْفِیْ خُبْثَ الرِّجَالِ کَمَا یَنْفِی الْکِیْرُ خُبْثَ الْحَدِیْدِ ترجمہ یعنی مدینہ پاک کرتا ہے آدمیون کی برائی کو جیسے کہ لوہار کی بھٹی لوہے کے میل کو۔ اور اسی معنی کی دوسری حدیث دوسرے طرق سے یون روایت کی گئی ہے۔ **حدیث** جابر۔ اِنَّمَا الْمَدِیْنَۃُ کَالْکِیْرِ تَنْفِیْ خُبْثَھَا وَتَنْصَعُ طَیِّبَھَا اور بخاری مین ایک اور بھی حدیث اسی معنی کی ہے **حدیث** اِنَّھَا طَیِّبَۃٌ تَنْفِی الذُّنُوْبَ کَمَا تَنْفِی الْکِیْرُ خُبْثَ الْفِضَّۃِ ترجمہ مدینہ پاک ہے گناہون کی پلیدی کو دور کرتا ہے

جیسا کہ بہشتی چاندی کے میل کو دور کرتی ہے اکثر علماء کا قول ہے کہ یہ خاصیت
مدینہ شریفہ مین ہمیشہ کے واسطے ہے۔ نقل ہے حضرت عمر ابن عبد العزیز
نے مدینہ سے روانہ ہونے کے وقت کہا کہ ہم ڈرتے ہین کہ کہین ہم اون لوگون
مین سے نہون کہ مدینہ طیبہ نے جنکو اپنے یہان سے اخراج کیا ہو اور یہ خاصیت
تمام وکمال انشاء اللہ تعالے اوس روز ظاہر ہوگی جب آخر زمان مین دجال
ظہور کریگا اور مدینہ طیبہ کا قصد کرے گا مگر داخل نہونے پائیگا اوسکی مفصل کیفیت اور
حدیثوں مین موجود ہے شائقین کتب احادیث کی سیر فرمائین وہ حدیثین ملاحظہ
سے گذر جائینگی بالجملہ صفت تزکیہ اور تطہیر کی اپنی سب قسمون کیساتھہ
اس بلدۂ مبارک کے لئے لازم ہے۔

**فضیلت**۔ حضرت سید کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ واکمل التحیات
در حق مدینہ بارہا دعائین خیر وبرکت کی فرماتے تہے اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا
وَبَارِكْ لَنَا فِي مُدِّنَا اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ عَبْدُكَ وَخَلِيْلُكَ وَنَبِيُّكَ وَاِنِّي عَبْدُكَ
وَنَبِيُّكَ وَاِنَّهٗ دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَاَنَا اَدْعُوْكَ لِلْمَدِيْنَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَمِثْلِهٖ
مَعَهٗ امیر المؤمنین علی مرتضیٰ اسلام اللہ علیہ سے روایت کی ہے کہ ایکروز مین آنحضرت
صلے اللہ علیہ واصحابہ وسلم کے ہمرکاب مدینہ طیبہ سے باہر آئے اور بحرۂ سقیا مین کہ
محل سعد بن ابی وقاص کا تہا پہنچے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے پانی
طلب فرمایا اور وضو کیا اور قبلہ کی طرف کہڑے ہو کر یہ دعا کی کہ خداوندا ابراہیم تیرا بندہ
ہے اور تیرا خلیل ہے اور تیرا نبی ہے اوس نے دعا کی تجہہ سے اہل مکہ کے
لئے خیر وبرکت کی اور مین بہی تیرا بندہ ہون اور رسول ہون دعا کرتا ہون تجہہ سے
اہل مدینہ کے لئے خیر وبرکت کی خداوندا برکت دے ان لوگون کے مدین اور ان
لوگون کے صاع مین جیسا کہ برکت دی تو نے اہل مکہ کو برابر ایک برکت

کہ اہل مکہ کو تو نے عطا کی ہین انکو دو برکتین عطا فرما یعنی اہل مدینہ کو اس باب مین بہت سی حدیثین ہین جس جگہہ کہ دعا ئے برکت مدّ اور صاع کے لئے ہے وہان خیر و برکت دنیاوی سے مراد ہے اور جہان مطلق دعا ہے وہ برکت و نعمت دارین کیواسطے ہے۔

**فضیلت** قبل نزول حضرت سید کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم آب وہوائے مدینہ نہایت ردی تہی بخار اور وبا کا خاص مقام یہی شہر سمجہا جاتا تہا جب حضور یہان رونق افروز ہوئے تو آپنے دعا فرمائی کہ یا اللہ اس تپ اور وبا کو مدینہ سے نکالکر جحفہ مین پہنچا دے کہ وہ مقام دار شرک اور طغیان ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہتے ہین کہ جب حضرت مدینہ مین داخل ہوئے تو تہوڑے روزون کے بعد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالے عنہ اور بلال رضی اللہ عنہ اور عامر بن فہیرہ بن گھلد ایک ہی گہر مین بخار کی حالت مین پڑے تہے حضور پرنور نے حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا کو حکم کیا کہ ان لوگون کی خبرگیران رہین پہلے وہ اپنے والد بزرگوار کے پاس تشریف لائین دیکہا کہ وہ گہر کے ایک گوشہ مین پڑے ہوئے ہین اور یہ شعر پڑہ رہے ہین ؎

کُلُّ امْرِیٍٔ مُصَبَّحٌ فِیْ اَهْلِهٖ　　　وَالْمَوْتُ اَدْنٰی مِنْ شِرَاکِ نَعْلِهٖ

ترجمہ ہر مرد صبح کرنیوالا ہے اپنے اہل کے ساتہہ۔ درحالیکہ موت نزدیکتر ہے اس سے انکی تسمۂ نعل سے سبحان اللہ و بحمدہ صدیق اکبر حقیقت مین صدیق۔ جہان جہان آپکے اشعار دیکہے یا سنے گئے وہ مضامین حکیمانہ سے مملو پائے گئے واقعی امر یہ ہے کہ اللہ تعالے شانہ دانندۂ آشکارا و نہان ہے وہ اوسی کو بزرگی دیتا ہے جو بزرگی کے لائق ہوتا ہے انہین حکیمانہ خیالات نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالے عنہ کو وہ ترقی عطا فرمائی کہ اوس عہد مین انسان کے لئے اوس سے

زیادہ ترقی ہو ہی نہین سکتی تہی **خلافت** پیغمبر آخرالزمان کے بعد پہر آدمی کیا ترقی کر سکتا ہے بڑی ترقی دنیا کی بادشاہی ہے وہ آپ کی نعلین بردار تہی نبوت کا مرتبہ باقی نرہا تہا یہ جنکے جانشین تہے اونکی ذات پر ختم ہو چکا تہا اب باقی رہگئی خدائی وہ بشر کے واسطے ہو ہی نہین سکتی بس آپنے اپنے عہد مین اس مرتبہ کو اپنی ذات تک رکہا اور اپنی رحلت کے وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو تفویض فرمایا اور حضرت عمر رضؓ کے بعد خدا نے یہ مرتبہ حضرت **عثمان** رضی اللہ تعالے عنہ کو بخشا حضرت **عثمان** رضؓ کے بعد اس ترقی کے دروازہ کو بند کرنے والی **ذات پاک مرتضوی** تہی اسلام اللہ علیہ المؤلفہ

جو ذات پاک نبی خاتم نبوت ہے علی رضؓ ہی کیطرح خاتم الخلافت ہے

المختصر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا اپنے والد ماجد کو دیکہکر حضرت بلالؓ اور عامرؓ کو دیکہنے گئین تو کیا دیکہا کہ گہر کے دوسرے گوشہ مین بلالؓ اور عامرؓ پڑے ہوئے ہین اور کفار قریش کو لعنت کر رہے ہین اور مکہ معظمہ اور اوس کے مواضع کی یاد مین اشعار پڑہ رہے ہین اور ارض مدینہ اور اوسکی شدت کی شکایت کر رہے ہین۔ پس حضرت سید کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے دعا کی کہ حکیم ذی الجلال نے تپ اور وبا کو مدینہ سے جحفہ مین منتقل کر دیا یہ امر حضور پر نور کا بہت بڑا معجزہ ہے۔

**روایت** ہے کہ ایام جاہلیت مین جو کوئی قصد مدینہ کا کرتا اور چاہتا کہ وبائے مدینہ سے سلامت رہے تو جب وہ مقام ثنیۃ الوداع مین پہنچتا تو دس بار اذخر خر کرتا۔ (اذخر ایک گہاس کا نام ہے وہ وہان ہوتی ہے اوس سے کچہہ ٹوٹکا کر لیتا) تو وہ سمجہہ لیتا کہ مین وبا سے محفوظ رہونگا اور اگر وہ یہ ٹوٹکا نہ کرتا تو لوگ سمجہہ لیتے تہے کہ بس اب یہ زندہ نہ پہرے گا یہی وجہ تسمیہ ثنیۃ الوداع کی ہے یہانتک کہ حضور پر نور کے

زمان سعادت نشان مین عرب کا ایک شاعر کہ جسکا نام عروۃ بن الورد تہا اُس نے قصد مدینہ کا کیا جب وہ ثنیۃ الوداع مین پہنچا تو اوسنے ان کافرون کی سنت سیئہ اور عادت شنیعہ کی پیروی نہ کی اور وہ لوٹنگا نہ کیا اور یہ شعر کہا ؎

لعمری لئن عشرت من خشیۃ الردی ۔ نہاق الحمار اننی لجزوع

پس وہ مرد مدینہ باسکینہ مین داخل ہوا اور اوسکو وہ آفت نہ پہنچی جس سے عوام الناس متوہم تہے بس اسی کے بعد سے یہ بری رسم متروک ہو گئی ثنیۃ الوداع کا ذکر کتب احادیث مین جا بجا بہت واقع ہے ایک دوسری وجہ تسمیہ اور بہی بیان کی گئی ہے کہ اہل مدینہ یہانتک مسافرون کی تودیع کیواسطے آتے ہین لہذا اس کہاٹی کو ثنیۃ الوداع کہتے ہین ۔

**فضیلت** روایات معتبرہ سے ثابت ہوا ہے کہ یہ بلدہ مطہرہ نجاست شرک اور وجود **دجال** سے جو کہ آخر زمانہ مین خروج کریگا محفوظ رہیگا صحیحین کی روایت سے ثابت ہوا ہے کہ دجال کے خروج کے زمانہ مین مدینہ طیبہ کے ہر گلی کوچہ مین فرشتون کی ایک جماعت متعین ہو گی حراست کے لئے کہ وہ دجال کو آنے سے روکے گی **حدیث** مین وارد ہے کہ کوئی شہر دنیا کا ایسا نہو گا جہان دجال کا گذر نہو لیکن مکہ اور مدینہ ان دونون بقعہ متبرکہ مین وہ ملعون داخل نہونے پائیگا **مسلم کی حدیث** مین وارد ہے کہ خروج دجال کا مشرق کیطرف سے ہو گا بعد اسکے وہ مدینہ کا قصد کریگا اور جبل اُحد کی پشت پر آجائیگا مگر وہ ملائکہ جو مدینہ باسکینہ کے محافظ ہونگے اُسکا منہ شام کی طرف پہیر دینگے وہ ملعون شام پہنچکر حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام کے ہاتھ سے قتل ہو گا پہر دنیا مین امن وامان ہونے کے بعد حضرت عیسے علی نبینا وعلیہ السلام مدینہ باسکینہ مین حاضر ہونگے اور یہین اُنکی رحلت واقع ہو گی اور وہ ایک قبر کی جگہ جو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ

وسلم کے دوسرے پہلو مین ہے آرام فرمائین گے سبحان اللہ وبحمدہ ایک پہلو مین دونون وزیر یعنی ابوبکرؓ و عمرؓ رضی اللہ تعالےٰ عنہما اور دوسرے پہلو مین نبی اولوالعزم یعنی حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ السلام

نظم

ز مہجوری برآمد جانِ عالم ❊ ترحم یا نبی اللہ ترحم
نہ آخر رحمۃ للعالمینی ❊ ز محرومان چرا غافل نشینی
ز خاک اے لالۂ سیراب برخیز ❊ چو نرگس خواب چند از خواب برخیز
برون آور سر از بردِ یمانی ❊ کہ روئے تست صبحِ زندگانی
شبِ اندوہ ما را روز گردان ❊ ز رویت روزِ ما فیروز گردان
بتن در پوش عنبر بوے جامہ ❊ بسر بر بند کافوری عمامہ
فرود آویز از سر گیسوان را ❊ فگن سایہ بپا سروِ روان را
ادیمِ طائفی نعلینِ پا کن ❊ شراک از رشتۂ جانہاے ما کن
جہانے دیدہ کردہ فرشِ راہند ❊ چو فرشِ اقبالِ پابوسِ تو خواہند
ز حجرہ پاے در صحنِ حرم نہہ ❊ بفرقِ خاک رہ بوسان قدم نہہ
بدہ دستے ز پا افتادگان را ❊ بکن دلدارئے دلدادگان را
اگرچہ غرق دریاے گناہیم ❊ فتادہ خشک لب بر خاک راہیم
تو ابرِ رحمتی آن بہ کہ گاہے ❊ کنی بر حالِ لب خشکان نگاہے
خوشا کز گردِ رہ سویت رسیدیم ❊ بدیدہ گرد از کویت کشیدیم
بمسجد سجدۂ شکرانہ کردیم ❊ چراغت را ز جان پروانہ کردیم
بگردِ روضہ‌ات گشتیم گستاخ ❊ دلم چون پنجرۂ سوراخ سوراخ
ترویم از اشکِ ابرِ چشم بیخواب ❊ حریمِ آستانِ روضہ‌ات آب
گہی رفتیم زان ساحت غبارے ❊ گہے چیدیم زو خاشاک و خارے

ازان نور سواد دیدہ دادیم ۔ وزین بر ریش دل مرہم نہادیم
بسوے منبرت رہ بر گرفتیم ۔ زچہرہ پایہات وزر گرفتیم
زمحرابت بہ سجدہ کام جستیم ۔ قدم گاہت بخون دیدہ شستیم
بپاے ہر ستون قد راست کردیم ۔ مقام راستان درخواست کردیم
زداغ آرزویت بادل خوش ۔ زدیم از دل بہر قندیل آتش
کنون گرتن بخاک آن حریم است ۔ بحمد اللہ کہ جان آنجا مقیم است
بجو دور ماندہ ام از نفس خود رائے ۔ ہمین در ماندہ چندین بجائے
اگر نبود چو لطفت دستیاری ۔ ز دست ما نیاید ہیچ کارے
قضا می افگند از راہ ما را ۔ خدا را از خدا درخواہ ما را
کہ بخشد از یقین اول حیاتی ۔ دہد آنگہ بکار دین ثباتی
چو ہول از روز رستاخیز خیزد ۔ ز آتش آب روی ما نہ ریزد
کند با اینہمہ گمراہی ما ۔ ترا اذن شفاعت خواہی ما
چو چوگان سر فگندہ آوری رو ۔ بمیدان شفاعت امتی گو
بحسن اہتمامت کار جامی ۔ طفیل دیگران یابد تمامی

صحیحین کی حدیث مین وارد ہے مدینہ مین ایک مرد ہوگا جو بہترین مردمان مدینے سے ہوگا وہ مدینے سے دجال کیطرف جائیگا اور کہے گا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ تو دجال ہے حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے تیرے خروج کی خبر دی ہے ابو حاتم نے معمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ مرد حضرت خضر علیہ السلام ہونگے اور حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ حدیث صحیح سے روایت کرتے ہین کہ ایک روز حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے یوم الخلاص کا ذکر فرمایا صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی یا حضرت

**یوم الخلاص** کسے کہتے ہین فرمایا کہ یہ اُسدن کا نام ہے جبکہ دجال یہان آئیگا اور کوہ اُحد پر چڑہ کر دیکھے گا اور اپنے لوگون سے کہیگا کہ تم جانتے ہو یہ **قصر سفید** جو نظر آرہا ہے کیا ہے یہ مسجد احمد ہے بعد اِسکے وہ یہان آنیکا قصد کرے گا وہ جماعت فرشتون کی جو مدینہ کے ہر گلی کوچہ مین حفاظت کیواسطے مقرر ہے اُنکو حفاظت کرتے ہوئے دیکھے گا پس وہان سے ہٹکر نواحی مین وادی کے جہان اوسکی فوجکا مجمع ہوگا خیمہ زن ہوگا اور اوس روز مدینہ پاسکینہ کو تین بار زلزلہ ہوگا اُسمین چھپے چھپائے جو کافر او منافق وفاسق ہونگے وہ نکلکر دجال کے پاس چلے جائینگے مدینہ ہر خبث ونجاست سے پاک ہو جائیگا اسکا نام **یوم الخلاص** ہے۔

**فضیلت** حکیم مطلق جل وعلا نے اِس بلدہ مطہرہ کی مٹی اور اثمار مین اثر شفا رکہا ہے۔ احادیث کثیرہ مین وارد ہے غُبارُھَا شِفَاءٌ ہر علت اور ہر مرض کی دوا مدینہ کا غبار ہے اور بعض طرق حدیث مین وارد ہے وَمِنَ الجُذَامِ وَالبَرَصِ اور بعض اخبار مین ایک موضع مخصوص کے لئے کہ وہ مدینہ ہی مین ہے اور اُس کو صعیب کہتے ہین اور وادی بطحان بہی کہتے ہین اُسمین تخصیص یہ اثر پایا گیا ہے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے بعض اصحاب کو فرمایا کہ وہ اپنی تپ کا علاج اوس خاک پاک سے کرین اُسی خاک کا نام **خاک شفا** ہے مدینہ منورہ مین خلفاً عن سلفٍ یہ بات مشہور ہے اور اس خاک پاک کو امراض کے علاج کے لئے لیجانیکا حکم بہی ہے باستثناء اور خاک کے اکثر علماء نے اِس علاج کو مجرب لکہا ہے شیخ مجدالدین فیروزآبادی فرماتے ہین کہ مین نے خود تجربہ کیا میرا ایک غلام تہا ایک سال کامل عارضہ تپ مین گرفتار رہا مین نے تہوڑی سی یہ خاک پاک لی اور پانی مین ڈالکر اُسے پینے کو کہا اُسنے پی لی اور اللہ تعالےٰ شانہ نے اُسی روز اُسکو صحت عطا فرمائی حضرت مولانا عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ مین بہی اِس خاک پاک کے معالجہ سے مشرف ہوا ہون جس ایام مین کہ

بسعادت اقامت اس بلدہ رحمت انجام کے مشرف تہا تو اماس اقدام کے عارضہ مین مبتلا ہوا باتفاق اطبا یہ عارضہ متعذر اور مخبر ہلاک و فنا سے مین نے استشفا اسی خاک پاک سے کی اور الحمد للہ کہ بہت جلد مجہے صحت ہوگئی اور اس بلدہ طیبہ کے اثمار کے ساتھ بہی استشفا روایت سے ثابت ہے جو شخص کہ سات دانے عجوہ کہجور کے صبح کو ناشتا مداومت کے ساتھ کرے انشاء اللہ تعالےٰ اُسپر سحر اور زہر اثر نہ کرے گا حضرت عائشہ صدیقہ ام المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہا اسی عجوہ کہجور کو عارضہ دوار یعنی چکر کیواسطے فرمایا کرتی تہین۔ یہ عجوہ وہ کہجور ہے کہ جسکے نخل کو حضور سرور عالم نے اپنے دست مبارک سے نصب کیا تہا مدینہ طیبہ مین کہجور کے اقسام بہت ہین سید علیہ الرحمتہ نے تاریخ کبیر مین ایک سو انتالیس ۱۳۹ اقسام شمار کئے ہین حضرت عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی روایت مین ہے کَانَ اَحَبُّ التَّمرِ اِلٰی رسول اللہ العجوۃ ایک کہجور ہے کہ جسکا نام صیحانی ہے اسکی روایت یون ہے۔ اور حضرت جابرؓ نے روایت کی ہے کہ ایک روز حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لئے ہوئے باغ کی سیر کررہے تھے وہ مدینہ کا کوئی باغ تہا ناگاہ آپ کا گذر ایک نخل خرما کی طرف ہوا اسمین سے صدا آئی ھٰذا محمد سید الانبیا وھٰذا علی سید الاولیا ابو الائمۃ الطاہرین ۝ اور دوسری روایت مین ہے ھٰذا علی سیف اللہ چونکہ صیح کے معنی آواز کے ہین لہذا اس کہجور کا نام صیحانی ہے ہمارے بعض مشفق وبہائی ان روایتون پر تعریضین فرمائین گے مجہے اُنکے انکار سے خوف نہین یہ تو اسراری معاملات ہین جسپر یہ سر منکشف نہین ہوا وہ غریب گہبرا کر انکار نہ کرے تو کیا کرے دوسری شئے محبت ہی جسے آنحضرتؐ سے محبت ہی اُسکے خیال مین یہ سب مشکلین آسان ہین آخر اسی محبت نے اہل نار کو اہل جنت سے بنا دیا پہلے خدا کے دشمنو نہین شمار کئے جاتے تہے محمدؐ رسول اللہ کا زبان سے نکلنا تہا کہ اولیا کی صفت مین داخل

ہوگئے۔

**استن حنانہ** جسکا حال حضرت مولوی روم قدس سرہ نے مثنوی مین بڑی محبت اور اعتقاد سے بیان کیا ہے وہ کیا تھا ایک لکڑی کا ستون تھا چند روز جو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا ستکار رہا زندہ جاوید ہوگیا آپ تمامین مگر ہمین توکسی سنوانے والے نے سنوا دیا ہے ؎

بکوزہ لب چونی کوزہ نبات شود ٭ زکوزہ قطرہ چکد چشمہ حیات شود

**فضیلت** حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم آدمیون کو وصیت فرماتے تھے کہ اہل مدینہ کا اکرام کرو اور یہان کے رہنے والون کی تعظیم کرو اور ثبوت اِس مدعا کا اُس وحدیث سے ہے کہ جو اہل مدینہ کے ایذا دینے والون اور ڈرانے والون کے حق مین وارد ہے اور وہ حدیث یہ ہے **قال** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اَلْمَدِیْنَۃُ مُہَاجَرِیْ مدینہ میری ہجرت کی جگہ ہے وَفِیْہَا مَضْجَعِیْ اور اُس مین میری خوابگاہ ہے یہ کنایہ ہے مرقد مطہرہ سے وفیہا مبعثی اور اُسی مین میری بعث ہوگی یعنی اِسی مقام سے آپ ستر ہزار ملائکہ رحمت کہ ہر روز و شب قبر شریف کو گھیرے ہوئے مین وہی آپ کی جلو مین ہونگے حَقِیْقٌ عَلٰی اُمَّتِیْ حِفْظُ جِیْرَانِیْ لازم اور سزاوار ہے میری اُمت پر کہ میرے پڑوسیون کی حرمت کی حفاظت کرین اور اُنکے حقوق کی رعایت مین کوئی شمہ فروگذاشت نہ کرین اور اگر اُنسے کوئی بات واقع ہوجائے تو مواخذہ نکرین جہانتک درگذر کرسکین درگذر کرین مَا اجْتَنَبَ الْکَبَائِرَ اُسوقت تک کہ یہ مرتکب کبائر نہون یعنی اُنکی چھوٹی چھوٹی باتو پر خیال نہ کرنا مَنْ حَفِظَہُمْ کُنْتُ لَہٗ شَہِیْداً وَّشَفِیْعاً یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یعنی جو کوئی اُنکی حرمت کی حفاظت کریگا قیامت کے روز مین اُسکا گواہ اور شفیع ہونگا وَمَنْ لَمْ یَحْفَظْہُمْ سُقِیَ مِنْ طِیْنَۃِ الْخَبَالِ اور جو شخص کہ ان کے حق کی حرمت نہ کرے گا آبخور اُسکا طینت خبال سے ہوگا: طینت خبال ایک حوض ہے

دوزخ مین کہ ریم اور زرد آب دوزخیون کا اُس مین جمع ہوتا ہے نَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنْہَا

**فضیلت** مسلم کی صحیح حدیث مین وارد ہے لایرید احد اھل المدینۃ بسوءٍ الا اذابہ اللّٰہ فی النار کما ذوب الرصاص او ذوب الملح فی الماء۔

ترجمہ فرمود جو کہ اہل مدینہ سے ارادہ بدی کا کرے اور انکو ایذا دینے کا قصد کرے عذاب ملک جبّار مین گرفتار ہوگا اور جسطرح رانگ یا سیسا آگ مین اور نمک پانی مین گھلتا ہے اُسی طرح گھل جائیگا بعض علمار نے اُسکی تخصیص عقوبت آخرت کے ساتھہ کی ہے اور ظواہر احادیث اور شواہد احوال اس کے خلاف ہین۔

**میرا مشاہدہ** قصبہ مونگیر کے رہنے والے ایک شخص جنکا نام سیانجان تھا جب اُن کو پنشن لینے کا اتفاق ہوا تو انکو دانا پور کی آب وہوا پسند ہوئی تو اُنہون نے یہین کی سکونت اختیار کی ہم سے اُنسے بہت ربط تھا اور آمد ورفت بھی تھی وہ نہایت باوضع اور خوش خلق آدمی تھے اتفاق وقت سے ہے کہ یہ خطا اُنسے ہوگئی اور اُسکا نتیجہ اُنکے واسطے سخت دردناک ہوا ایک مدنی اُنکے ہان گئے اُن سے کچھ سوال کیا اُنہون نے اُنکو ندیا اور خلاف عادت نہایت سختی کا جواب دیا اُن کے ہاتھہ مین تسبیح تھی مدنی صاحب نے اُنسے پوچھا کہ یہ تسبیح کہان کی ہے ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ مدینہ کی ہے مدنی صاحب نے وہ تسبیح اُنسے لے لی اور کہا کہ جب تم کو مدینہ کے لوگون سے محبت نہین ہے تو تسبیح سے کیا کام ہے۔ وہ تسبیح لئے ہوئے مدنی صاحب اپنے فرودگاہ پر چلے گئے ڈاکٹر صاحب نے تھانہ پر اطلاع کی اور اُنکو گرفتار کرایا مدنی صاحب نے جو واقعہ تھا صحیح صحیح بیان کردیا بیچارے مدنی صاحب تین مہینے کے لئے قید ہوگئے۔ چند ماہ بھی نہ گذرے تھے کہ ڈاکٹر صاحب نے انتقال کیا اور تمام گھر اور اثاث البیت وغیرہ تباہ وبرباد ہوگیا اُنکا بیٹا بھی غریب اُس شہر سے چلا گیا

کچھ پتا نہین وہ کہان ہے ڈاکٹر صاحب اپنی زندگی ہی مین کچھ ایسے ایسے جھگڑون مین مبتلا ہوئے کہ جنکے بیان سے شرم آتی ہے یا اللہ توبہ یا اللہ توبہ یا اللہ توبہ اللہ پاک پروردگار تعالے شانہ اپنے حبیب سیدنا و مولانا محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کی قبر مطہر کا صدقہ ہم گنہگارون کی نافرمانیون پر نظر نہ کر اور قیامت کے روز اپنے حبیب کی شفاعت سے محروم نرکھہ آمین ثم آمین یارب العلمین

## رباعی

یارب برسالت رسول الثقلین | یارب بغز اکنندہ بدر و حنین
عصیان مرا دو حصہ کن در عرصات | نیمی بحسن بخش و نیمی بحسین

**فضیلت** روایات امام نسائی مین وارد ہے کہ مَن اَخَافَ اَھلَ المَدِینَۃِ ظُلمًا اَخَافَہُ اللّٰہُ وَکَانَت عَلَیہِ لَعنَۃُ اللّٰہِ وَالمَلٰئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجمَعِینَ ط

**فضیلت** روایات صحیحہ سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ تمام دنیا کا ایمان زمانہ آخر اِدہر اُدہر سے سمٹ کر مدینہ پاک سکینہ مین چلا جائیگا اور دنیا ایمان سے خالی ہو جائے گی انھین بے ایمان لوگون کے سر پر قیامت قایم ہوگی چنانچہ یہ حدیث بخاری شریف کی خدمت ناظرین کتاب تاریخ عرب کیخدمت مین پیش کیجاتی ہی اور اس حدیث کے متعلق ایک واقعہ بھی مجھے عرض کرنا ہے اور طلبہ علم دین کے لئے اس واقعہ کے لکھنے کی زحمت مجھے اُٹھانی پڑی خصوصًا نور چشم محمد محسن مدظلہ عمرہ کہ وہ ابھی توسط کیحالت مین ہے اس عبرت انگیز واقعہ سے سبق حاصل کرے اور علوم کو سمجھکر پڑہے اور علم حدیث و اسماء الرجال کا تو حرف حرف اور لفظ لفظ پڑہی حدیث شریف کے ہر لفظ پر نظر رہے راویون کا کوئی نام بھول نجائے یا اعراب کی غلطی نہو جائے مفتی صدر الدین صاحب سے علامہ راوی کا نام غلط پڑہ گئے جب علم

حدیث کے ایک طالب علم نے ٹوکا تو خیال ہوا تو پھر کیا تھا اسماء الرجال کی کتابین الٹ ڈالین تھوڑے دنونمین اس فن خاص مین بھی کمال پیدا کر لیا۔

**میرا واقعہ** ۔ مین شہر اکبر آباد مین اپنے ایک دوست کے گھر مین بیٹھا تھا رات کا وقت تھا گلابی جاڑے تھے احباب کے حلقے مین چاے کا دور تھا ناگاہ ایک صاحب وارد ہوئے وہ اس شہر کے مفتی بہت عزت سے وہ شریک حلقہ ودور کئے گئے اتفاقاً کوئی ایسا ذکر چھڑ گیا جسمین قیامت کے آثار کا بیان تھا تو وارد صاحب نے جسکا نام لینا مین اس مقام پر پسند نہین کرتا یہی حدیث بالا پڑہی اور لفظ حجر کو کہ بتقدیم جیم ہے خجر پڑہا یعنے بتقدیم خا حطی مین نے اُنسے اپنی عادت کے خلاف دست بستہ عرض کی کہ اس کے معنی پر خیال نہ ہا کر اس حدیث کو صحیح کر لیجئے اُنہون نے یہی ارشاد فرمایا کہ خجر ہی درست ہے پھر مین اُنکی خدمت بابرکت مین کیا عرض کر سکتا تھا مین ایک بوڑہا آدمی جو کچھ پڑہا لکھا تھا سب بھولا ہوا اُنکی تحصیل تازہ اُسپر عمر نئی حافظہ قوی بجہ درست عقل روشن پورے اُستاد کے شاگرد مین نے آیت استرجاع پڑہی اور چپ ہو رہا مجھے یہی خوف ہے کہ میرا لڑکا محمد محسن علیم سرگرم تحصیل علوم دینیہ ہے اللہ تعالےٰ شانہٗ اُسکی ہمت کو فراخ کرے اور اُسکو اس بلا مین نہ مبتلا کرے کہ چار کتابین پڑہین اور محدث و مفسر و فقیہ بنگئے مین اسبات کو نہین پسند کرتا کہ بس آٹھ برس مین عالم بنجانا چاہیئے جبتک طالب علم کو اپنے علم پر پورا استحضار نہو اُسکو حلقہ درس سے باہر نہین جانا چاہیئے ہم روزگاری آدمی نہین ہین کہ لڑکے کو جلد فارغ التحصیل کرا دینا چاہیئے کہ اُسکی کہین ناخن بندی ہو جائے پڑہے جائے جہانتک پڑہ سکے تبحر تو بغیر اس کے ہو نہین سکتا وہ حدیث شریف یہ ہے جسپر اتنی تحریر طویل ہو گئی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم اِنَّ الاِیْمَانَ لَیَارِزُ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ کَمَا تَارِزُ الْحَیَّۃُ اِلٰی جُحْرِہَا (جحرھا بتقدیم جیم عربی)
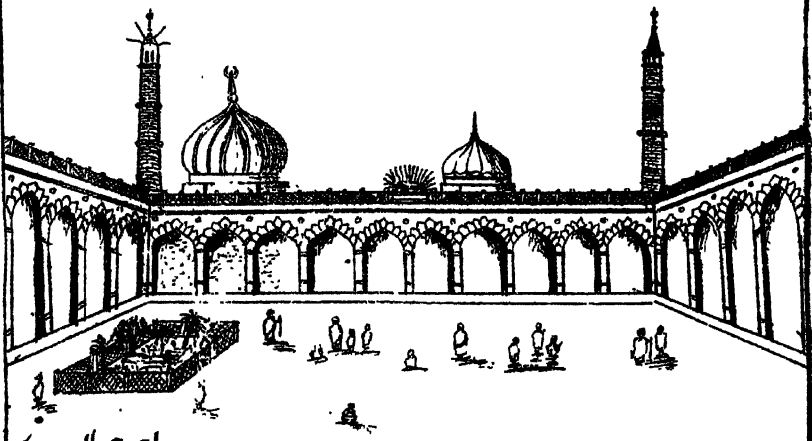
## باب ششم دربیان عمارت مسجد نبوی زادہا اللہ تشریفاً و تعظیماً و اسطوانات رحمت منزلت و منبر عالی مرتبت و حجرات منیفہ وغیر آن از مقامات شریفہ

علمائے سیر اور تواریخ نے اللہ تعالےٰ شانہٗ انکی کوششونکو مقبول فرمائے یون لکہا ہے کہ جب ناقہ سرور انبیا صلوٰۃ اللہ علیہ کا آیا اور مسجد کے در پر بیٹھہ گیا تو آپنے فرمایا ھٰذَا الْمَنْزِلُ اِنْشَاءَ اللہ تعالےٰ اور حضرت خیر البشر صلے اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم ناقہ کی پشت پر سے رونق افروز ارض طیبہ مدینہ ہوئے اور یہ آیت شریف پڑہی اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلاً مُّبٰرَکاً وَّاَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ ۝ اسوقت یہ بقعہ شریفہ ایک نخلستان تہا اور اُسکے وسط مین ایک مربد تہا مربد اُسے کہتے ہین جہان خرما کو خشک کر کے کہجور بنا لیتے ہین اور وہ دو یتیمون کا حق تہا جنکا نام سہل اور دوسرے کا نام سہیل

بن رافع بن عمر تھے اور سعد بن زرارہ کی نگرانی مین تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و
آلہ و اصحابہ وسلم کے رونق افروزی سے پہلے ایک جماعت مسلمانون کی وہان نماز
پڑھتی تھی حضرت سید المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اُن دونون
یتیمون کو طلب فرمایا اور اُس موضع کو اُنسے بطریق بیع طلب کیا اُن بچون نے بغیر
معاوضہ نذر کرنا چاہا آپنے قبول نہ فرمایا اور اُس زمین کی قیمت دس مثقال طلاء
قرار پائی حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالے عنہ نے وہ قیمت اپنی تحویل سے
ادا کی پہلے قیمت زمین اُن یتیم بچون کو دی گئی پھر اسنہ ہجری مین مسجد شریف کی بنا
رکھی گئی بعض اور انصار نے بھی جانکے نخل وہان تھے اُنکو جدا کرکے زمین کے نشیب و
فراز کو ہموار کیا اور جو نخل بیچا واقع تھے اُنکو اُٹھالیا اور مسجد فیض بنیاد کی بنیاد رکھی گئی اور بقیع کے
ایک موضع مین قریب بیر ایوب کے حضرت سیدنا ابراہیم کی مسجد کے شمال کیطرف اسکی اینٹین
بنائی گئین آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بنفس نفیس اور صحابہ کی ایک جماعت
اینٹ اور پتھر مسجد کی تعمیر کے لئے لاتے تھے اور اصحاب کی تشویق اور تسلی کیواسطے آپ
یہ ارشاد فرماتے جاتے تھے اَللّٰھُمَّ لَاخَیْرَ اِلَّا خَیْرُ الْاٰخِرَۃِ فَارْحَمِ الْاَنْصَارَ وَالْمُھَاجِرَہ
اور سقف مسجد شریف کی نخل کے جریدون سے اور ستون بھی اُسی کی چوب سے
بنائے گئے تھے حدیث مین وارد ہے کہ جب محبوب رب العالمین
صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بنیاد اس مسجد مبارک کی رکھتے تھے تو جبریل امین
حضرت عزت کا حکم لیکر آئے کہ اسکا عرش بنائے ایسا کہ جیسا موسیٰ کا تھا کلیم اللہ کا
تھا کہ بلندی اُسکی سات گز سے زیادہ نہو اور اُسکی تزئین اور تنقیش مین تکلف کو راہ نہ دینا
مسجد مبارک کی چھت حضرت بادشاہ دین ودنیا کے وقت مین ایسی تھی کہ جب پانی
برستا تھا تو مٹی اوپر سے آدمیون کے سر پر گرتی تھی طول مسجد نورانی کا اول بار مین قبلہ
سے حد شمال تک چوسٹھ گز تھا اور حد شرقی سے حد غربی تک ترسٹھ گز تھا اور

بعد فتح خیبر کے سنہ ہجری مین مسجد روشن کی بنا کی تجدید کیگئی اور ہر جانب سے صد در صد کی گئی طبرانی نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ایک انصاری سے کہ جو ہمسایہ مسجد پاک کا تھا ارشاد فرمایا کہ تجھ سے ہو سکتا ہے کہ بدلے مین بقعہ زمین کے جو تیرا ہے بہشت مین ایک مکان لے اتفاق وقت سے اُسکو یہ توفیق نہوئی اُسنے کہا کہ یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مین بہت غریب آدمی ہون اور عیال دار ہون سوا اِسکے میرے پاس اور کوئی زمین نہین ہے حضور پرنور نے اُسے معذور رکھا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالے عنہ نے دس ہزار درم مین اُس سے وہ زمین خریدی اور بہشت کے گھر تقسیم کرنیوالے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوئے اور عرض کی کہ میرے مان باپ آپ پر قربان وہ زمین مجھ سے لیجئے اور بہشت کا گھر مجھے دیجئے پس آپنے وہ زمین حضرت عثمان بن عفان سے بہشت کے گھر کے بدلے مین لی اور مسجد معلے مین داخل کی اور ایک اینٹ اپنے دست مبارک سے بنیاد کی جگہ پر رکھی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ کو طلب فرمایا آپنے بھی بحکم رسول خدا ایک اینٹ آنحضرت کی اینٹ کی برابر رکھدی اسی طرح حضرت عمرؓ و حضرت عثمانؓ کو حکم ہوا ان دونون صاحبون نے بھی ایک ایک اینٹ اُن دونون اینٹون کی برابر رکھدین اور یہی ترتیب وقت بنائے مسجد قبا کے بھی بیان کی گئی ہے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ذکر مین اِس بنا کے وقت اختلاف ہے اِسلئے کہ حضور پرنور کی ہجرت کیوقت حضرت عثمانؓ مدینہ طیبہ مین نہ تھے ہنوز ہجرت حبشہ سے آپنے معاودت نہ فرمائی تھی واللہ اعلم بالصواب۔

امام احمد ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت کرتے ہین کہ اصحاب رضی اللہ عنہم اینٹین اُٹھاتے تھے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بھی اُنکی موافقت

کرتے تھے ایکبار مین نے دیکھا کہ شکم مبارک سے سینۂ صافی تک اینٹین تھین اور
آپ اُنکو لئے جاتے تھے مین نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
یہ مجھکو دیجیے کہ مین لیجاؤن یہ بہت بارے ہے فرمایا کہ اینٹین بہت ہین تو بھی لے آیہ میرے
واسطے چھوڑ دے یا ابا ھریرہ لاعیش الاعیش الآخرہ یہ واقعہ بیشک بنائے ثانی کا ہے
اسلئے کہ اسلام ابوہریرہ کا خیبر کے سال ۷ھ ہجریہ مین ہے اور بنائے اول مقدم ہے
حدیث صحیح مین وارد ہے کہ ہر صحابی ایک ایک اینٹ اُٹھاتا تھا اور عمار بن یاسر
دو دو اینٹین اُٹھاتے تھے کہ ناگاہ نظر سرور انبیا علیہ السلام کی اُنپر پڑی آپنے فرمایا ویح عمار
یقتلہ الفئۃ الباغیۃ یدعوھم الی الجنۃ ویدعونہ الی النار اور قبلہ بنائے
اول سے اٹھارہ یا سترہ ماہ تک بیت المقدس کی طرف تھا اور مسجد کے تین
دروازے تھے ایک دروازہ پایان کی طرف جسطرف اب قبلہ ہے اور ایک
دروازہ غرب کی طرف کہ اب اُسکو باب الرحمۃ کہتے ہین اور تیسرا دروازہ کہ آنحضرت اُسمین
سے مسجد مین تشریف لاتے تھے اور وہ باب آل عثمان ہے جسے اب باب جبریل کہتے
ہین قریب مسجد آنحضرت صلعم کے نہ وہ شباک کہ عوام الناس اُسکو باب جبریل کہتے ہین جب
آیت قبلہ نازل ہوئی تو جبریل امین حضرت رب العزت کی طرف سے آئے اور حجابہائے
ناسوتی مثل کوہ و اشجار وغیرہ جو حمال کعبہ کا حجاب تھے اُٹھا دیا اور بنائے مسجد نبوی زادہا اللہ
تشریفاً وتعظیماً اُس جگہہ پر کہ اب ہے آپنے اپنی چشم مبارک سے ملاحظہ فرما کر میزاب
رحمت کیطرف قبلہ درست فرمایا المؤلفہ

دیکھو وہ سامنے میزاب کے ہے گنبد سبز      اہل کعبہ ادہر آؤ مرا کعبا دیکھو

وبعد تحویل قبلہ کے چودہ یا پندرہ روز تک مقام حضرت کا نماز کے وقت اسطوانہ
مخلق کے پیچھے تھا جسکو اب اسطوانہ عائشہؓ کہتے ہین اور بعد اُسکے موضع محراب
مین یہان اب ہے متعین ہوا اور آنحضرت صلعم کے زمانہ مین علامت محراب جیسا کہ اب

مسجدون مین متعارف ہے تہی ابتدا اسکی حضرت عمر بن عبد العزیز
سے ہے جسوقت کہ وہ ولید بن عبد الملک اموی کی طرف سے امیر مدینہ تہے
اور مقام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قبلہ بیت المقدس مین اوس جگہہ تہا
کہ اگر پشت اس اسطوانہ مذکورہ کی طرف کرکے شام کیطرف جائین تو سامنے
باب عثمان کے کہڑے ہون اور باب مذکور داہنے کتف پر ہو تو اوس موضع کو
پالین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم منبر شریف بننے کے پہلے محرابکے قریب
متصل جانب غربی کہڑے ہوکر اصحاب کو شرف استماع خطبہ سے مشرف فرماتے تہے اور کبہی کبہی طول قیام
کے سبب سے جو تہکن پاے مبارک کو ہوتی تہی تو ایک چوبی ستون جو وہان نصب کیا گیا تہا اوپر
تکیہ فرمالیا کرتے تہے ایک مرد یا عورت سے مدینہ مطہرہ مین وارد ہوا روایات صحیحہ سے
ثابت ہے کہ وہ بعض انصار کے موالی مین سے تہا اوسنے حضور پُر نور مین التماس کیا
کہ اگر حضور قبول فرمائین تو مین ایک منبر تیار کرون کہ اوسپر قیام کرنے مین بہی حضور کو
تکلیف نہو اور جلسہ کرنے کے وقت بہی آرام ملے اوسکا التماس حضور مین قبول
ہوا اوسنے تین ۳ درجوں کا منبر تیار کیا تیسرا درجہ حضور کے جلسہ کے لئے تہا
صحیح روایت سے ثابت ہے کہ جب اوس منبر کو اوس مقام پر نصب کیا کہ
جہان اب ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے اوس مقام سے
کہ جہان آپ اوس چوب کے ستون سے تکیہ کرکے خطبہ پڑہتے تہے اس تازہ منبر کی طرف توجہ فرمائی تو
وہ ستون چوبین آپ کے صدمہ فراق سے شق ہو گیا اور اوس سے صدائے گریہ بلند ہوئی اور
اوسکی آواز کا انداز ایسا تہا کہ جسطرح ناقہ آواز کرتا ہے اور اوسکے رونے کی آواز
مسجد شریف مین اسطرح بلند ہوئی کہ سبہون نے جو اوسوقت حاضر تہے سنا اور وہ لوگ
بہی اوسکے گریہ دردناک سے رونے لگے حضرت رحمۃ للعالمین محب الفقرا والمساکین صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم منبر سے اوترے اور اوس ستون پر دست شفقت رکہا اور فرمایا کہ اگر تو کہے

تو تجھکو تیری جگہہ پر جس حالت مین تہا چھوڑ دون اور اگر چاہے تو بہشت جاوید
مین تجھکو نصب کر دون کہ انہار وعیون جنت سے تو سیراب ہوا کرے اور بار آور
ہوتا رہے کہ دوستان خدا تیرا میوہ کہا ئین آپ نے ایک لحظہ کے بعد اصحاب کیطرف متوجہ
ہو کر فرمایا کہ اوسنے یہی اختیار کیا کہ وہ دار الخلد مین رہے ۔
مروی ہے کہ جب حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ یہہ روایت سنتے تہے تو بہت
روتے تہے کہ اے بندگان خدا جب ایک لکڑی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم کے فراق مین گریہ کیا تو تم تو انسان ہو اوس سے بہت
زیادہ سزاوار گریہ و بکا کے ہو کیا خوب کسی کہنے والے نے کہا ہے ؎

سنگے و نباتے کہ در وخاصیتے ہست     بہ زادمے دان کہ درو معرفتے نیست

حضرت مولنائے رومی رحمتہ اللہ علیہ نے اس روایت کو کس خوبصورتی سے نظم
کیا ہے کہ صوفیہ کرام رحمہم اللہ علیہم اجمعین ہی کا دل جانتا ہے وھو ھذا ۔

## نظم حکایت

استن حنانہ از ہجر رسول     نالہ میزد ہمچو ارباب عقول
درمیان مجلس وعظ آنچنان     کز وی آگہ گشت ہم پیر و جوان
در تحیر ماندہ اصحاب رسول     کز چہ مینالد ستون با عرض و طول
گفت پیغمبر چہ خواہی ای ستون     گفت جانم از فراقت گشت خون
از فراق تو مرا چون سوخت جان     چون ننالم بیتو اے سرور وان
مسندت من بودم از من تاختی     بر سر منبر تو مسند ساختی
پس رسولش گفت کای نیکو درخت     اے شدہ با سر تو ہمراز بخت
گر ہمیخواہی ترا نخلے کنند     شرقی و غربی ز تو میوہ چنند

یا دران عالم حقت سروی کند / تا تر و تازه بمانی تا ابد
گفت آنخواهم که دایم شد بقاش / بشنو ای غافل کم از چوبی مباش
آن ستون را دفن کرد اندر زمین / تا چو مردم حشر گردد یوم دین
تا بدانی هر کرا یزدان بخواند / از همه کار جهان بیکار ماند
هر کرا باشد ز یزدان کار و بار / یافت بار آنجا و بیرون شد زکار
وانکه او را نبود از اسرار داد / کی کند تصدیق آن ناله جماد
گوید آری نه ز دل بهر وفاق / تا نگویندش که هست اهل نفاق
گر نبندی واقفان امر کن / در جهان رد گشته بودی این سخن
صد هزاران ز اهل تقلید و نشان / افگندشان نیم وهمی در گمان
که بظن تقلید و استدلالشان / قایم است و جمله پر و بالشان
شبهه‌ی انگیزد آن شیطان دون / درفتند این جمله کوران سرنگون
پای استدلالیان چوبین بود / پای چوبین سخت بی تمکین بود
غیر آن قطب زمان دیده ور / کز ثباتش کوه گردد خیره سر
پای نابینا عصا باشد عصا / تا نیفتد سرنگون او بر حصا
آن سواری کو سپه را شد ظفر / اهل دین را کیست سلطان بصر
با عصا کوران اگر ره دیده اند / در پناه خلق روشن دیده اند
گر نه بینایان بدندی و شهان / جمله کوران خود بمردندی عیان
نی ز کوران کشت آید نه درود / نی عمارت نی تجارتها و سود
گر نه کردی رحمت و افضالشان / در شکستی چوب استدلالشان
این عصا چه بود قیاسات و دلیل / آن عصا که دادشان بینا جلیل
او عصاتان داد تا پیش آمدید / آن عصا از خشم هم بر وی زدید

چون عصا شد آلت جنگ و نفیر | آن عصا را خورد بشکن ای ضریر
حلقهٔ کوران بچه کار اندر اید | دیده با نزاد در میانه آورید
دامن او گیر کو دادت عصا | در نگر آدم چها دید از عصی
چون عصا شد مار و استن باخبر | معجزهٔ موسیٰ و احمد در نگر
از عصا ماری و از استن حنین | پنج نوبت میزنند از بهر دین
گر نه نامعقول بودی این مزه | کی بدی حاجت بچندین معجزه
هرچه معقولست عقلش میخورد | بی بیان معجزه بی جزر و مد
این طریق بکر نامعقول بین | در دل هر مقبلی مقبول بین
آنچنان کز بیم آدم دیو و دد | در جزائر در رمیدند از حسد
هم ز بیم معجزات انبیا | سر کشیده منکران زیر گیا
تا بناموس مسلمانی زیند | در تلبس تا ندانی که کیند
همچو قلابان بران نقد تباه | نقره می مالند و نام پادشاه
ظاهر شان شان توحید و شرع | باطن آن همچو در نان تخم صرع
فلسفی را زهره نی تا دم زند | دم زند دین حقش برهم زند
دست و پای او جماد و جان او | هرچه گوید آن دو در فرمان او
با زبان گرچه که تهمت می نهند | دست و پاشان گواهی میدهند

## نظم

وہ ستون جسکی حکایت ہو چکی | شک نہیں تھا عاشق زار نبیؐ
ای مسلمانوں وہ چوب مردہ تھی | عشق نے اک روح اُسمیں پھونکدی
زندہ جاوید اُسکو کر دیا | خلد کی کیاری میں اُس کو گھر دیا

تو بھی اے اکبر نبیؐ سے عشق کر — اور دل کو اوس خزانے سے تو بھر
عشق پیغمبر ہے جانِ عاشقان — ہے یہی روحِ روانِ عاشقان
جسکو اکبر عشق پیغمبر نہین - — ایسا مسلم ہے کہ وہ کافر نہین -
وہ بلالِ مشک رنگ و باصفا — عشق حضرت نے اونہین کیا کر دیا
تھے شبِ غم سے زیادہ تیرہ فام — عشق احمد نے کیا ماہِ تمام
ہوگئے محبوب خلق اللہ کے — کیسی خلق اللہ خود اللہ کے
حورین جنت مین ہین مشتاقِ بلال — ہین بلال اب عید کے گویا ہلال۔
عشق پیغمبر تھا گویا کیمیا — ہوگئے کندن بلال خوش لقا

**قاضی عیاض** رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ حنین جذع مشہور ہے بلکہ حد تواتر کو پہونچی ہوئی ہے صحابہ کی ایک جماعت کثیر نے اوسے روایت کیا ہے اور جذع مذکور بعض صحابہ کے سامنے کا واقعہ تھا اور آخر کو بسبب طولِ عہد کے وہ بوسیدہ ہوگیا تھا اور ایک روایت مین ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حکم سے جہان پر وہ ستون کھڑا تھا وہین دفن کر دیا گیا تھا اور طول **منبر شریف** کا بقول صحیح دو ذراع تھا اور عرض اوسکا ایک ذراع ہر درجہ شبر سے وتا زمان خلفاے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین ہم برحال خود تھا اول اسے جسنے جامہ قبطیہ پہنایا وہ حضرت **عثمان** رضی اللہ تعالےٰ عنہ تھے اور حضرت عثمان نے اپنی خلافت کے چھہ برس کے بعد درجہ سفلے سے کہ حضرت عمرؓ نے بعد حضرت ابوبکرؓ کے اختیار فرمایا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے جلوس فرمانے کی جگہہ پر گئے اور ایک قول یہ ہے کہ جسنے منبر شریف کو پہلے لباس پہنایا وہ امیر معاویہؓ ہے اور امیر معاویہؓ نے اسکے چھہ درجے اور زیادہ کئے اور منبر شریف کو اوسکے اوپر رکھدیا کہ وہ ادب کے طریقہ سے محفوظ رہے بعد اسکے مہدی خلیفہ نے چاہا کہ اتنے ہی مقدار وہ بھی زیادہ کرے مگر حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ نے اوسے

منع کیا اور جب حضرت امیر معاویہ رضہ کے منبر مین بھی طول زمانہ کے سبب سے کہنگی کے اثر پیدا
ہوئے تو بعض خلفائے عباسیہ نے تجدید منبر شریف کی کی اور منبر نبوی صلی اللہ
علیہ و آلہ واصحابہ وسلم کی لکڑی جو بیچ رہی تہی تو تبرک کے طریق پر اوسکے شانے
بنوائے اور قول صحیح یہ ہے کہ منبر محترق بحریق کہ جو ۶۵۴ھ مین واقع ہوا تہا
وہ منبر خلفائے عباسیہ کا تہا اور ارباب تواریخ کہتے ہین کہ وہ منبر وہی امیر معاویہ رضہ کا
منبر تہا علاوہ منبر مصطفوی صلی اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم کے اور صحیح وہی قول اول
ہے واللہ اعلم اور بعد اسکے ہر ایک سلطان نے ایک نیا منبر بنایا اوسمین تغیر جیسا کہ
پہلے ہوتی تہی کرتے تہے الی یومنا ھذا۔ چنانچہ بحکم سلطان روم سلطان مراد خان
خلد مکان بن سلطان سلیم خان جنت آشیان ۹۹۸ھ ہجری مین ایک عالی شان منبر
سنگ رخام سے بنایا گیا اور اوسکے جوڑنیکا مسالہ ہفت جوش سے تیار کیا گیا بعض
فضلائے روم نے اس منبر شریف کی بنا مین یہ تاریخ پائی ہے منبر اعمر سلطان مراد ۹۹۸

# باب ہفتم دربیان اسطوانات حرمت

اسمات مسجد نبوی کہ اون سے برکت اور تیمن لینا مندوب و ماثور ہے اور وہ ۸ آٹھ
ہین - اول اسطوانہ وہ ہے کہ متصل محراب نبوی کے ہے طرف یمین مقام امام اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم منبر قائم کئے جانیکے پہلے خطبہ وہان پڑہتے تہے اور استن جذع کہ حضرت کے فراق
مین گریہ کیا وہ وہین تہا اور بمقتضائے کلام اکثر اسطوانہ مخلوق اوسیکا نام تہا اس سبب
سے کہ خلوق نام ایک مشہور خوشبو کا ہے اوسکو اوسپر ملا تہا اس سبب سے کہ اوسپر بعض بو دار
چیزین ملی ہوئی تہین بعض اصحاب کا بل نصاب آنحضرت اوسکو نفل پڑہنے کیلیے اختیار کرتے تہے
ثانی اسطوانہ عائشہ رضہ ہے رضی اللہ عنہا اور اسطوانۃ القرعہ اور اسطوانۃ المہاجرین
بہی کہتے ہین مفہوم کلام مطری کا اس بلدہ معظمہ سے خوشبو ہے گئی مخلق نام ہے اور یہ اسطوانہ حجرہ شریفہ

کیطرف سے بہی اور منبر منیفہ کیطرف سے بہی تیسرا ہے اور روضہ مطہرہ کے وسط مین واقع ہے تحویل قبلہ کے بعد حضرت سرور انبیا صلوات اللہ علیہ نے ایک مدت تک اس اسطوانہ کیطرف نماز پڑہی ہے اور بعد اسکے اس جگہہ جہان محراب نبوی ہے نقل مقام فرمایا گیا مہاجرین سے حضرت ابو بکر صدیق و عمر فاروق وغیر ایشان رضوان اللہ علیہم اجمعین اس ستون کیطرف نماز پڑہتے تہے اور اجتماع کرتے تہے طبرانی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ میری مسجد مین ایک بقعہ ہے اس ستون کے آگے اگر آدمیون کو اسکی حقیقت معلوم ہو جائے تو بغیر اسکے کہ قرعہ ڈالین انکو وہان نماز میسر نہ آئے جسوقت کہ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے یہ حدیث روایت کی ایک جماعت نے ابنائے صحابہ سے رضوان اللہ علیہم اجمعین استفسار کیا کہ وہ بقعہ کون سا مقام ہے مگر حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا سے تعیین اوس مقام کی معلوم نہوئی جماعت حاضرین حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کی ملازمت سے باہر آئی عبد اللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہما جو حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کی بہن کے بیٹے تہے وہ وہین رہے اور دوسری جماعت بہی بامید استخبار مقام مذکورہ حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا سے مسجد مین منتظر بیٹہی تہی تہوڑے زمانہ کے بعد حضرت عبد اللہ ابن الزبیر رضی اللہ عنہما اپنی خالہ صاحبہ رضی اللہ عنہا کے حضور سے باہر آئے اور اسی اسطوانہ کے داہنے پہلو مین نماز پڑہی پس لوگونکو معلوم ہوا کہ وہ بقعہ شریفہ جسکی سرور انبیا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے خبر دی تہی یہی اسطوانہ مستجاب ہے ۔

**ثالث** اسطوانہ توبہ ہے حجرہ شریفہ سے دوسرا ہے اور منبر منیفہ سے چوتہا ہے برابر اسطوانہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بجانب حجرہ کہتے ہین کہ درمیان اسکے اور قبر شریف کے بیس گز ہین واللہ اعلم اور اسکو اسطوانہ ابولبابہ کہتے ہین کہ وہ نقبائے انصار سے

ایک شخص تھے کہ اونھون نے اپنے تئین اس ستون سے باندھا تھا کہ توبہ اور اعتذار اونکا قبول درگاہ حضرت شفیع المذنبین ہو صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اور اصل اس قضیہ کی یہ ہے کہ وہ صاحب عہد وپیمان بنو قریظہ کے تھے کہ جو یہود کے قبیلون سے ایک قبیلہ ہے جسوقت سرور انبیا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا محاصرہ کیا تھا تو یہود مشورہ کے لئے حضرت ابو لبابہ رضہ کے پاس آئے کہ جو کچھ وہ کہین اوسپر عمل کرین لڑکے اور عورتین انکے پیرون پر گر پڑین اور جزع اور فزع کرنے لگین کہ ان لوگونکو حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حضور مین حاضر کردین اور عذر ومعذرت کرین حضرت ابو لبابہؓ نے کہا کہ مین ایسا ہی کرونگا جیسا کہ تم کہتے ہو مگر سلسلہ مین اسی کلام کے ایک ادا کی کہ اپنے ہاتھ سے اشارہ اپنے حلق کی طرف کیا یعنی آخر کار تمہارا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے حضور مین ذبح اور قتل ہے یہہ بات حضرت ابو لبابہؓ سے بحکم بشریت واقع ہوئی چونکہ اون لوگونکی جزع اور فزع حد سے گذری تو دل انکا اسکا متحمل نہوا مگر اونکو معلوم ہو گیا کہ اونھون نے اللہ اور اللہ کے رسولؐ کی خیانت کی یعنی قبل اسکے کہ اونکے واسطے کوئی حکم ہو انھون نے راز فاش کیا اسی عمل کے اعتذار اور تقصیر مین اس ستون مین اپنے تئین ایک زنجیر گران سے باندھ دیا تھا دس روز سے زیادہ بندھے رہے اور اسی حال مین اللہ سے تضرع اور فریاد کرتے تھے انکی لڑکی آتی تھی وہ نماز کیوقت اور قضائے حاجت کیوقت کھول دیا کرتی تھی اور پھر باندھ دیتی تھی بسبب بھوک اور پیاس کے اونکی سماعت بیکار ہو گئی تھی قریب تھا کہ بصارت بھی زائل ہو جائے کہ آیت یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا لَا تَخُونُوا اللّٰهَ وَالرَّسُولَ ❊ انہین کی شان مین نازل ہوئی حضرت ابو لبابہ رضی اللہ تعالے عنہ نے قسم کھائی تھی کہ مین اپنے تئین اس قید سے نہ کھلواونگا جبتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اپنے دست مبارک سے نہ کھولینگے اور نہ کھانا کھاونگا اور نہ پانی پیونگا یا تو مرجاؤن یا مجھے بخشدیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ

پہلے سے پاس آتا تو مین اوسکے واسطے شرطا استغفار بجا لاتا مگر چونکہ اوسنے اپنے تئین خود حضرت رب العزت مین حوالہ کر دیا تو تاوقتیکہ وہین سے حکم نہو مین بہی کچہہ نہین کرسکتا تو صبح کیوقت بیت حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا مین توبہ اونکی نازل ہوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے بنفس نفیس اُنکو آکر اپنے دست مبارک سے کہولا ابولبابہ نے عہد کیا کہ اب مین ہرگز دار بنو قریظہ مین قدم نرکہونگا اوس جگہہ خدا اور خدا کے رسول کی خیانت واقع ہوئی اور بعض روایات مین اور صحابہ کا بہی بعض تقصیرات کے سبب سے اس ستون مین باندہا جانا ثابت ہوا ہے ۔

ابن زبالہ محمد بن کعب سے روایت کرتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی صلوۃ نافلہ اسی اسطوانہ توبہ کیطرف تہی اور صلوۃ صبح کے بعد بہی اسی سطوانہ کیطرف پہرجایا کرتے تہے اور اس سے پہلے ضعفا و مساکین اصحاب اور مولفۃ القلوب واصحاب صفہ و مہمانان اور وہ لوگ جو خانہ بدوش تہے سوائے مسجد شریف کے اور کہین جگہہ نہ تہی اسی ستون کے گرداگرد حلقہ زن رہتے تہے اور سرور انبیا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ان فقرا اور مساکین کے حلقہ مین آکر رونق افروز ہوتے تہے اور جو کچہہ شب کو آپ پر نازل ہوتا تہا وہ ان لوگونپر تلاوت فرماتے تہے اور تعلیم احکام کی فرماتے تہے اور انسے باتین کرتے تہے اور انکی سنتے تہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى هٰذَا النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ الَّذِيْ اَرْسَلْتَهٗ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ رَاحِمِ الْفُقَرَاءِ وَمُغِيْثًا لِّلضُّعَفَاءِ وَالْمَسَاكِيْنِ ✱ اور نزدیک طلوع آفتاب کے اہل ثروت و غنا و ارباب شرف و علا اصحاب مین سے حاضر ہوتے تہے اور جگہہ بیٹہنے کی مجلس مین نہ پاتی تہے بقصد تالیف قلوب دل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا انکی طرف میل فرماتا تہا کہ فرمان باری لئے شانہ پہونچا وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ۔ اور کبہی اعتکاف کیوقت بطور تخت فرش کے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے لیئے ڈالے جاتے تھے اور کبھی اس ستون کے علاوہ بھی فرش بچھایا جاتا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم تکیہ لگا کر نشست فرماتے تھے رابع اسطوان سریر ہے کہ لاحق شباک شرقی سے اسطوان التوبہ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا سریر اور فرش حصیر تازہ نزدیک اسطوانہ توبہ کے ہوتا تھا اور کبھی نزدیک اس اسطوان کے لیکن اِتہوا اسطوان سریر اسی اسطوان کو کہتے ہین۔

حدیث مین وارد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مسجد شریف مین معتکف ہوتے تھے اور حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے سر مبارک مین شانہ کرتی تھین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا ایک سریر جرید نخل کا تھا کبھی اعتکاف کے مقام پر اور کبھی اوس جگہ جو بیچ مین ہے اسطوان اور قنادیل کے بچھایا جاتا تھا اور اکثر احوال مین حضرت کا ایک بوریا تھا جو مصرف مین رہتا تھا شب کے وقت حضرت اوس پر استراحت فرماتے تھے اور دن کے وقت پاے مبارک کے نیچے ڈال دیا کرتے تھے

بوریا جائے من فی جائے تو نگر قالین ٭ شیر قالین دگر و شیر نیستان دگر است

خامس اسطوان محرس اور اسطوان علی بن ابی طالب علیہ السلام اللہ علیہ بھی کہتے ہین کہ جائے نماز حضرت کرم اللہ وجہہ کی اکثر اوقات وہی تھی اور آپ راتون کو یہین بیٹھکر حراست اور پاسبانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی کیا کرتے تھے۔

مطری کا قول ہے کہ وہ اوس در کے مقابل مین ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اوسی مین سے حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کے گھر مین سے مسجد شریف مین تشریف لایا کرتے تھے سادس اسطوان الوفود اسطوان محرس کے پشت پر ہے شمال کی طرف سے وفود جمع وافد کی ہے وافد اوس جماعت کو

کہتے ہین جو ایک جگہہ سے دوسری جگہہ آئے جب وفود نواحی سے حضرت کے براے حصول
شرف پابوس اور بجہت ادراک سعادت اسلام اور تعلیم شرائع واحکام کے لئے حاضر
ہوتے تہے تو اکثر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اسی مقام پر رونق افروز ہوتے تہے اور اپنے
جمال جہان آرا کے نظارہ سے اونکو مشرف فرماتے تہے وعظماے صحابہ وافاضل عصابہ
حضرت کی ملازمت مین باادب حاضر رہتے تہے سابع مربعۃ البعیر اور اوسکو مقام
جبرئیل بہی کہتے ہین حضور علیہ السلام کا اکثر وقت وحی نازل ہونیکے وقت یہین صرف ہوتا تہا
اس اسطوان اور اسطوانۃ الوفود کیبیچ مین ایک اسطوانہ ہے کہ لاحق ہے شباک حجرہ شریفہ سے
اور یہ دروازہ حضرت فاطمہ زہرا کے گہر کا اسی جگہہ تہا سلام اللہ علیہا جب حضرت سرور انبیا صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم حجرہ شریفہ سے برآمد ہوتے تہے تو اس دروازہ پر کہڑے ہوکر حضرت علی اور حضرت
فاطمہ اور حضرات حسن وحسین سلام اللہ علیہم کو مخاطب کرکے فرماتے تہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ
اَھْلَ الْبَیْتِ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ
تَطْھِیْرًا سید علیہ الرحمۃ فرماتے ہین کہ آدمی اب تبرک سے اس اسطوانہ
اور اسطوانہ سریر کے محروم ہین بسبب انغلاق شباک ابواب کہ گرد حجرہ شریفہ کے
وائر ہے ہم اس بات کو مانتے ہین کہ مراد سید کی عدم امکان جلوس اور صلوۃ ہے ان
اسطوانجات کے ہر طرف سے لیکن نصف اسطوانہ سریر مغرب کی طرف سے داخل مسجد
ہے بیٹہنا اور نماز پڑہنا اوسکے جوار مین میسر ہے اور یہی حال ہے اسطوان الوفود کا چونکہ
اعتکاف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا اسطوانہ سریر مین جانب داخل
شباک کہ متصل حجرۂ شریفہ کے ہے ہوتا تہا تو گویا حرمان تبرک اسوجہہ سے ہے
واللہ اعلم ۔ ثامن اسطوان تہجد کہ محراب تہجد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
کہ اسوقت تک متعین اور موجود ہے اوسمین ہے اور وہ عقب حجرہ حضرت فاطمہ
زہرا کے ہے سلام اللہ علیہا شمال کی طرف ۔

روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ہر شب ایک بوریا اس مقام پر بچھایا کرتے تھے اور نماز تہجد یہین پڑہا کرتے تھے۔

اکبر بے بضاعت حضور پر نور مین عرض کرتا ہے اے حضور اقدس و اعلی میرے پاس بہی آپکا بخشا ہوا ایک بوریا ہے لمؤلفہ

فقیر جانے کے دیکہو تکلفات اگر | کہ فرش خاک ہی ہے اور سپہ بوریا بہی ہے
جواب آئین تو ہم فرش بوریا بہجوائین | دکہائین تمکو تکلف غریبخانے کا

صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جو دیکہا کہ حضور اقدس واعلی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ہر شب یہان تہجد ادا فرماتے ہین وہ تو جان و دل سے حضور والا کی پیروی اور سنت کے عاشق تہے تہجد کے وقت ہی ایک بڑا مجمع ہونے لگا حضور والا نے جو یہہ ازدحام ملاحظہ فرمایا تو حصیر مبارک کو لپیٹ کر گہر مین رکہوا دیا جب صبح ہوئی تو صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کی اور اسکا سبب دریافت کیا حضور اقدس و اعلی نے ارشاد فرمایا کہ مین ڈرا اس بات سے کہ کہین یہہ تم پر فرض ہو جائے اور تم اوسکا حق نہ ادا کر سکو سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ چونکہ آپ رحمۃ للعالمین تہے آپ کی شفقت اسکی مقتضی تہی مگر ہم غلامونکو چاہیے کہ اس شفقت بے پایان کا شکریہ ادا کرین اور آپ کے دائرہ اتباع سے قدم باہر نہ رکہین قال اللہ تعالٰے شانہٗ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

## رباعی

شاہا تو کریمی و رسول تو کریم | صد شکر کہ ہستیم میان دو کریم
مارا چہ غم از خزانۂ محشر باشد | سلطان چو کریم آمد و دیوان چو کریم

یارو سنو اور خوب دل لگا کر سنو دنیا نہایت بے ثبات ہے

اوراوس سے بہت نے یاد بے ثبات ہماری عمر کازمانہ ہے اگر دنیا کی عمر کے مقابلہ مین اپنی عمر کے زمانہ کا موازنہ کرین تو چشم زدن کی مہلت سے بہی بہت کم ہے افسوس ہے کہ اتنے کم زمانہ پر ہمکو ایسا بہروسا کہ ہم سمجہتے ہین کہ قیامت تک زندہ ہی رہینگے تم جانتے توسب کچہہ ہو مگر شاید بہول گئے ہوگے لو پہر یاد دلائے دیتا ہون سنو اور یاد رکہو دیکہو اسوقت جس مکان مین ہو کتنا کشادہ ہے دونون وقت جہاڑو دیجاتی ہے گرد وغبار نہین رہنے پاتا نواڑ کا عمدہ پلنگ کہنچا ہوا اوسپر نفیس سے نفیس کپڑے کی بنی ہوئی توشک اطراف مین بہت خوشنما اور نرم تکئے اسکے سوا اور سب سامانِ عیش مہیا ہین اب تمہارا مزاج آرام کا عادی ہوگیا اگر ہمین سے کوئی چیز نہو تو غالباً تمام شب تمکو نیند نہ آئے اب تمہاری دانشمندی کا تقضا یہہ ہے کہ اپنے آخرت کے مکان کے لئے ایسا ہی سامان درست کرو تمنے ضرور دیکہا ہوگا کہ قبر کتنی تنگ ہوتی ہے زندہ آدمی کو اوسمین سُلا کر تختے پاٹ دیجئے تو ایک منٹ مین گہبرا کر دم نکلجائے پہر کیا اوسمین کوئی بچہونا ہوتا ہے کسی مردے کے سر کے نیچے کوئی تکیہ لگا دیکہا گیا ہے وہان کوئی انتظام پنکہے کا ہوسکتا ہے ایسا کوئی آدمی ملازم ہوسکتا ہے کہ قبر مین دونون وقت جہاڑو دینے آیا کرے پلنگ تو وہان کیا بچہایا جاسکتا ہے کروٹ لینا دشوار ہے چراغ قبر کے اوپر ہی جتنے چاہو روشن کرلو اندر تو ایمان ہی کی روشنی کا چراغ جل سکتا ہی افسوس روزانہ کے تجربون کے ساتہہ ہی یہہ غفلت۔

یارو سنو اگر اللہ اور اوسکے رسُول کے ارشاد کو سچا سمجہتے ہو تو دنیا کی محبّت کو دل سے نکالکر پہینکدو۔

**رباعی**

| | |
|---|---|
| دنیا بنگاہ چشم بینا نفسے | رفعت بنجد اقسم کہ آنہم قفسے |
| ہیہات کہ ہر کسے برائے نفسے | ہم در قفسے وہم بدام ہوسے |

**مصرع** دنیا ہیچ است کار دنیا ہیچ است۔

حضور پرنور کا ارشاد حدیث اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّۃُ الْکَافِرِ جسطرح مرد مسلمانکا دل جنت سے نکلنے کو نچاہیگا اوسیطرح کفار و فساق کو دنیا محبوب ہے اور جسطرح گنہگارونکا دل دوزخ سے نکلنیکے تئیں پسند کریگا اوسیطرح سچے مومن کا دل دنیا مین گہبراتا ہے۔

اے ایماندار بندو دنیا کی طرف سے دل کو اوٹہالو اور دیکہو غمخوار نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے باوجود اختیار و قدرت ثروت دنیا کو نہ طلب کیا جو تمام روے زمین کے خزانون کے مالک ہون اور وہ تمام شب بوریا پر استراحت فرمائین جب صبح کو خواب ناز سے بیدار ہون تو تمام جسم نازنین مین بوریا کی نقش چہپکر رہجائین صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اس حالت کو دیکہکر اندوہناک ہون مگر آپنے تا زمانہ وفات اس بوریا کو نچہوڑا ۔

مالک کونین ہین گو پاس کچہہ رکہتے نہین ۔ دوجہانکی نعمتین ہین اونکے خالی ہاتہہ مین

دیکہو یارو کوئی دولت کوئی خزانہ تمہارے ساتہہ قبر مین نجائیگا قبر مین جانے والی شئے تمہارا ایمان ہے تمہارے اعمال صالحات ہین سنو یار و اللہ تعالیٰ شانہٗ نے تمہاری عمر کو تین حصون پر تقسیم کردیا ہے جب تم پہلے حصہ سے آگے بڑہو ہوشیار ہوجاؤ ایسا نہو کہ تم غافل رہو اور ناگاہ بیک اجل سر پر آکر کہڑا ہوجائے پہر تمہین ایک سانس لینے کی بہی فرصت نہ ملے اور نقارہ کوچ بج جاوے ۔

نظم

چو عمر از دہ گذشت و یا کہ از بیست ۔ نمی شاید دگر چون غافلان زیست

نشاط عمر باشد تا بہ سی سال ۔ چو چہل آمد فرو ریزد پر و بال

پس از پنجاہ نباشد تندرستی ۔ بصر کندی پذیرد و طبع سستی

چو شصت آمد نشست آید پدیوار ۔ چو ہفتاد آمد افتاد آلہ از کار

۸۰ ۹۰

بہشتاد و نود چون در رسیدی — بسے سختی کہ از گیتی کشیدی

اگر صد سال مانی ور یکے روز — بباید رفت زین کاخ دل افروز

میرے پیارے بھائیو میری عرض سنو اور کار بند ہو دنیا کو تم
خوب دیکھ چکے ہزارون امیر ہزارون فقیر تمہارے سامنے تہ خاک ہو چکے ہین سب کا
اوڑھنا بچھونا اسی خاک کو دیکھا ہوگا گدا اور شاہ قبر مین اوتر کر ایک ہی درجہ کے آدمی ہوجاتے
ہین سواے انبیا اور شہدا اور اولیاء اللہ علیہم السلام و رحمۃ اللہ علیہم اجمعین سب کی لاشین
سڑگل کے خاک مین ملجاتی ہین روح اوسکو فنا نہین ایک دوسرے عالم
مین رہتی ہے قیامت کے روز جب یوم البعث ہوگا یعنی سب مردے اپنی اپنی
قبرون سے اوٹھینگے تو بحکم قادر مطلق اونکے اجسام مرتب ہوجاوینگے اور پھر روحین اون
اجسام کیطرف پھیر دی جائینگی فرشتے سبکو میدان حشر مین لیجاوینگے اور دفتر حساب و
کتاب قائم ہوجائیگا داہنے بائین ہاتھون مین نامہ اعمال لئے ہوے کھڑے ہونگے
فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۝ وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ
فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ ۝ نَارٌ حَامِيَةٌ ۝ پروردگار تعالے شانہ
ارشاد فرماتا ہے کہ جس کسی کا پلہ حسنات گران ہوا پس وہ عیش پسندیدہ مین ہے اور وہ
شخص کہ جسکا پلہ حسنات سبک ہوا پس اوسکا مقام ہاویہ ہے جو دوزخ کا ایک
سخت عذاب دینے والا طبقہ ہے اب پروردگار تعالے شانہ فرماتا ہے کہ آیا تم جانتے
بھی ہو کہ ہاویہ کیا ہے خود ہی اوس سوال کا جواب ارشاد فرماتا ہے کہ وہ ایک آگ ہے
جوش مارنے والی دوسرے مقام پر باریتعالے شانہ اسی آگ کی تعریف یون فرماتا ہے کہ یہہ آگ
اللہ کی آگ ہے نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ وہ آگ اللہ کی آگ ہے
افروختہ کی گئی ہے اور وہ غالب ہوگی دلو پر تیسرے مقام پر پروردگار تعالی شانہ
اوس آتش افروختہ کی چنگاریون کی مقدار بیان فرماتا ہے اِنَّهَا تَرْمِيْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ كَاَنَّهٗ

جِمٰلَتٌ صُفْرٌ وہ آگ بہڑکتی ہے جنگاریان بڑے بڑے محلون کے برابر گویا وہ زرد اونٹ ہین ای مسلمان بھائیو مجھے تمہین سے کام ہے دوسرون سے مطلب نہین مینے دوزخ کی آگ کی سند مین قرآن کی آیتین بلفظہٖ پیش کردین اب اسکے وجود مین کوئی شبہ باقی نہین رہا اور جسے اسمین شک ہو وہ کافر اسلئے کہ قرآن پاک کے ایک حرف کے انکار سے بہی مسلمان کافر ہوجاتا ہے پس بڑے افسوس کی بات ہے کہ جو وعید ایسی متحقق ہو کہ جسمین شک و شبہ کو مطلق دخل نہو اوسپر اعتبار نہ کیا جائے اور اگر کوئی یہہ کہے کہ نہین ہمکو اعتبار ہے تو ہم اون سے یہ پوچہتے ہین اور نہایت ادب سے پوچہتے ہین کہ پہر اس دنیا سے محبت کیسی جو چشمہ تمام غفلتونکا ہے مولوی روم قدس سرہٗ ارشاد فرماتے ہین ؎

اہل دنیا کافران مطلق اند — روز و شب در زق زق و در بق بق اند

چیست دنیا از خدا غافل بدن — نی قماش و نقرہ و فرزند و زن

جب دنیا چشمہ غفلت قرار پائی تو آگاہ دل آدمی تو اوس سے راہ گریز ہی نکالیگا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کا ارشاد مبارک تمام پند و نصائح کی جڑ ہے حُبُّ الدُّنْیَا رَاْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ دنیا کی محبت جڑ ہے تمام گناہونکی اور دنیا کا ترک تمام عبادتونکی اصل ہے چنانچہ ان دونون باتونکی مثال کافی موجود ہے دنیا کی محبت کی مثال تو اوس بدبخت ازل کی حکومت کے واقعات ہین جسکا نام پلید کا قافیہ ہے یزید علیہ ما علیہ وہ دردناک حالات ہین اس مقام پر تحریر کرنا نہین چاہتا الحمد للہ کہ میرا دل اللہ کے دوستونکی محبت سے بہرا ہے مین اوسے خالی کرکے ایک بدبخت شقی کی عداوت کو بہرون جب وہ ناپاک ہے تو اوسکی سب باتین ناپاک ہین تو گویا مجھے اپنے دل سے پاک خبر کا کچھ حصہ جدا کرکے اوسمین ناپاک شے کو بہرنا پڑا جسکے اختلاط سے وہ پاک شے بہی مختلط ہوجاتی

ای ذوق نکر نور مین آمیزش ظلمت — کیا کام تبرّے کو محبت مین علی کے

اور ترک دنیا کی مثال حضرت سید التارکین ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ ہے

ترک دنیا گیر تا سلطان شوی ۔۔۔ ورنہ ہمچون چرخ سرگردان شوی

میرا ایک قطعہ دنیا کے بیان مین ہے میرے اعزہ کو وہ بہت پسند ہے فرزندان قلبی میان ریاض الدین اور مولوی سید نثار علی و منشی عبد الغفار خان اور میان انعام اللہ اور میان احمد اللہ سلمہم اللہ تعالے کی خوشنودی طبع کے خیال سے درج کیا جاتا ہے وھُوَ ھٰذا

## قطعہ

قرار اسکو نہین اک حال پر اکسیر
ابھی سحر ہے ابھی شام ابھی ہے دن ابھی رات
ابھی بہار تھی سرسبز تھا ہر ایک چمن
ہر ایک گل تر و تازہ برنگ عارض حور
ہر ایک غنچہ دہان تنگ بتان
ہر ایک سرو مین تھی اس غضب کی موزونی
بنفشہ زار کی کچھ اور ہی بہارین تھین
عجیب شان سے تھی محو آنکھ نرگس کی
نسیم وجد مین تھی لڑکھڑا رہے تھے قدم
کہین بلند تھا حق سرہ کے ذکر کا شور
ادھر کو فاختہ یا غوث کو پکارتی تھی
ابو العلا کی صدا آرہی تھی کانون مین

عجیب رنگ ہے اس بے ثبات دنیا کا
خیال مین نہین آتا یہ انتظام ہے کیا
کھلے ہوے تھے ہر ایک طرح کے گل صدہا
پڑے تھے قطر ہی جو بلبل کی رنگ ہو میلا
کہ عقل کل سے نہ جسکا کبھی ہو عقدہ وا
کہ جسکے سامنے فتنہ قیامت گرا
نگاہ مین تھا خم زلف یار کا نقشا
دکھا رہی تھی نگہہ جسکی حیرت عرفا
غضب تھا زمزمہ عندلیب ہوش ربا
پپیہا کرتا تھا اک ڈال پر پیا رے پیا
کہ دل کے پار ہوئی جاتی تھی وہ پاک صدا
سنا جو غور سے ہمنے ہوا کا سناٹا

زبان کسی کے تہا فرید فرید
صدا تہی پسر شرف کی بلند ایکطرف
جدہر کو جاتے تہی اوسکے دوستونکی یاد
یہہ باغ تہا کہ کوئی خانقاہ تہی یارب
بچہا ہوا تہا جو سبزیکا فرش گلشن مین
ہر ایک تختے کی مٹی زمین عطر کی تہی
خوشی سے اینڈتے پہرتی تہی ہر طرف گلچین
روان تہی نہر تو جاری پہار و نکے چشمے
پہاڑ سبز تہے فیض ہوائے موسم تہی
ہوا کے جہوکون سے جو خم ہوئی تہی ہر ایک شاخ
ہر ایک سرو سے ظاہر تہا سر قد قامت
ہر ایک پہول کی پتی تہی دفتر اخلاق
بس ایکبار زمانے نے ایسی لی کروٹ
نہ وہ بہار نہ وہ پہول تہے نہ وہ گلزار
وہ پہول تہے جو رخ یار سے بہی نازک تر
ہوئی تہی سو کہہ کے ہر ایک گلاب کی پتی
جو نہر تہی کبہی لبریز مثل چشم یتیم
ابہی بہار کا نقشہ تہا اپنی آنکہونمین
پلک جہپکنے کی مہلت بہی پائی تہی
یہ کل کی بات ہے ہم کہیلتے تہی لڑکو نمین
زمین اپنی طرف کہینچنے لگی ہمکو

ہزار بار اسے گوش دل سے ہمنے سنا
گئی نظر جو ادہر بولتی تہی ایک چڑیا
روش روش تہی مقام رسیدگان خدا
عجیب نور کا عالم تہا واہ صل علی
اوسی پہ لوٹتی پہرتی تہی ہر طرف کو صبا
بسا تہا باغ وہ چلتی تہی بہینی بہینی ہوا
بہار اپنی تہی پہول اپنے تہی چمن اپنا
بہری تہی جہیل تو لبریز تہا ہر ایک ڈبرا
درخت جہوم رہے تہے مثال اہل ولا
برای سجدہ تہا گویا سر نیاز جہکا
وہ ایک پاؤن سے تہا سامنے خدا کے کہڑا
ہر ایک شاخ تہی اصل الاصول جود و عطا
گئی جدہر کو نظر ایک عالم ہو تہا
یہان تہی لوکی لپٹ وہان سموم کا جہوکا
ہوائے گرم سے تہا رنگ اونکا کہملایا
لب جناب حسینؑ شہید دشت بلا
وہ خشک ہوکے پیاسونکا بنگئی تہی گلا
خزانکا اب ہے انہین مین کہنچا ہوا خاکا
ابہی تو اوس سے بہی کچہہ بڑہکر نقاب پایا
سفید بال ہین آج اور قد راست دوتا
جو بیٹہتے ہین تو مشکل سے ہے اوٹہا جاتا

تسر کی عمر اگرچہ بہت ہی تہوڑی ہے
نقوش آب کا بے بود ہونا روشن ہے
کہان ہے شاہ زمین و زمان سلیمان آج
وہ شاہ جسکی حکومت ہزار سال رہی
ہما تجہے تو ضرور اسکی کچہہ خبر ہوگی
کہان ہے آج وہ افراسیاب بانی ظلم
رہا نہ شاہ فریدون جیا نہ کیکاوٗس
سکندری سے ہے اکبکا نام ہی ہنوز
کہڑا ہے روضہ جہی تک ہے بادشاہ جہان
بقا کسیکو نہین اس جہان فانی میں
یونہین زمین رہیگی یونہین رہیگا فلک
بدلتا رہتا ہے دنیا کا رنگ ہر ساعت
ملی یہ جس سے تو کچہہ روز رونق خوب ملی
وفا سرشت مین اسکے نہین ہے مکار
جمال اسکا ہے تیغ شکار کرنے کی
ہوئین ہزارون بہارین خزان گلستانکی
بڑی بلا کی ہے یہ پیرزن خدا ہی بچاے
جسے دکہا دیا گہونگٹ اولٹکے منہ اسنے
یہی ہے آج جس سے ملیگی مثال شیر و شکر
امیدین اسنے سکندر کی خاک کر ڈالین
یہہ وہ ہے نام ہے جسکا بلای بد درمان

ہماری زیست کا ٹہرا اوس سے کم ٹہرا
ہماری جینے کا وقفہ ہے اوس سے ہی تہوڑا
کہ جسکا تخت ہوا پر اوڑا اصباح و مسا
اب اوسکی قبر کا بہی کچہہ پتہ نہین چلتا
کہان ہین قیصر رومی کے استخوان تبلا
کدہر گیا وہ سیاوش قتیل تیغ جفا
کہان ہے خسرو کے اپنی قوم کا پیارا
بجہا ہی دیتی ہے اس شمع کو ہی باد فنا
ادہر گری یہ عمارت کہ اوسکا نام مٹا
یہ رہ گذر ہے یہان کون ٹہرنیکے رہا
ہمارا چشم زدون مین تمام ہے قصا
تلون اسمین ہے بالکل مزاج یار کا سا
کہنچی تو ہوگئی بہر اوس سے دم کو دم مین جدا
فریب حسن ہے اسکا ادا ہے اسکی دغا
شباب اسکا ہے پردہ طلسم کا گویا
چمک دمک مین پر اسکے ذرا نہ فرق آیا
جو اسکے دام مین آیا بس اوسکو لے ڈالا
پہر اوسکو اسکے سوا کچہہ نہین نظر آتا
یہی پلائیگی کل اوسکو زہر کا پیالا
اسیکے عشق مین مارا گیا شہ دارا
پڑے نہ اس سے کسی نوجوان کو پالا

کٹے نہین ہین پر اسکے یہہ الیسی ناگن ہے
خدا کسیکو نہ اسکی کبہی محبت دے
ہزارون لاکہون ہین دل باختہ ہوئی اسکے
ہزارون سال کی ہے عمر پر ہے ٹہاٹہہ وہی
شباب کی سی جو چہل بل تو کہینچی کی سی چال پہ
اسیر کر لیا اوسکو کمند گیسو مین
عجیب اسکے خط و خال پر ہے اک عالم
کہا ہے جنت کا فرجسے وہی ہے یہہ
عجیب طرح کی وحشت برس رہی ہے یہان
قیام کی ہے یہہ منزل نہ بستر کا مقام
یہہ مرحلہ ہے جگہہ ہوشیار رہنے کی
بڑے غضب کا ہے چور آدمی کا نفس شریر
یہہ چور وہ ہے جسے نقد کی تلاش نہین
یہہ مال وہ ہے کہ جسکی بڑی ضرورت ہے
سفر ہو دور کا اور دونون ہاتہہ خالی ہون
تجہے بہی ایک دن اکبر یہی سفر ہے پیش
گیا شباب کا موسم خزان کے دن آئے
کہا ہے اہل طریقت نے اسکو ہر جائی
ضعیف ہے مگر اس سے لگاؤ باقی ہے
جو زن مرید ہین اونکا تعلق اس سے ہے
وہ دیکہتے بہی نہین آنکہہ اوٹہا کے اسکی طرف

ڈسے کسیکو تو اوترے نہ اسکا زہر اصلا
رہا کہین کا نہ وہ جس کا اس سے دل اٹکا
مگر کسی سے نکی سنے ہو لکر بہی وفا
نہ جہریان ہین بدن پر نہ رنگ ہے بدلا
فرشتے دام مین آجائین ایسی طرز ادا
جسے کہ نیچی نگاہون سے ہر اسنے دیکہہ لیا
ہر ایک خال اثر مین ہے نقش حب سوا
جہان نہ جنس ہوائی وہ باغ ہے صحرا
کدورتون سے بہرا ہے یہہ خاکدان سارا
یہان سے رخت سفر باندہئے کہ کہٹکا
یہان ذرا بہی ہوا غافل آدمی کہ لٹا
ضرور گا ٹہہ کتر لیگا گہات مین ہے لگا
یہہ تاک مین ترے ایمان کے ہے اسکو بچا
یہی وہ چیز ہے جو آخرت کا ہے توشا
پہر ایسی راہ کے رہرو کا حال کیا ہو گا
بس اب تو پاؤن کو توڑ اور سب سے ہاتہہ اوٹہا
خدا کے واسطے دنیا سے اب الگ ہو جا
یہہ تیری ہو کے رہے ہے کدہر خیال تیرا
یہہ کیسی بات ہے دل مین تو اپنے سوچ ذرا
جو مرد ہین او نہین کیا اس چڑیل کی پروا
نظر ہے اونکی خدا پر وہ اوسکے ہین شیدا

ملے گا اس سے نہ اکبر کوئی غیور کبھی　　　یہہ پیرزن ہے کروڑون ہین یار کی ہوا

# العبادت العبادت العبادت دنیاکو چہوڑو اور عبادت کرو

تہجد کو اللہ تعالے شانہ نے مسلمانون کے لئے ایک خاص قاصد بنایا ہے وہ پاک پرودگار عالم اوسوقت آسمان اول پر رونق افروز ہوتا ہے اور پکارنے والون کی دعا کو قبول فرماتا ہے اور اپنے عشاق کے دلونکو اپنی محبت سے بہر دیتا ہے جسوقت بندونکا یہہ قاصد اوس مالک کے پاس پہونچتا ہے وہ خوش ہوتا ہے اور اپنی عبادت کی توفیق اپنے بندونکو دیتا ہے پہر اون بندون کا دل نہین چاہتا کہ سجدہ سے سر اوٹہائین۔

**حدیث قدسی** مین وارد ہے مَا زَالَ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اَحْبَبْتُهٗ فَکُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِهٖ وَیَدَهُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِهَا وَلَئِنْ سَاَلَنِیْ لَاُعْطِیَنَّهٗ وَاِنِ اسْتَعَاذَنِیْ لَاُعِیْذَنَّهٗ ہر علم اور ہر فن کے حاصل کرنے کے لئے واقفان علم وفن نے اصول مقرر کئے ہین کہ ہر علم اور ہر فن اونہین اصول کے ضبط کی پیروی کرنے سے آتا ہے جبتک وہ اصول ضبط نکئے جائینگے ہرگز وہ علوم نہ آئینگے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے طریقہ باطن کے حاصل کرنیکے لئے جو اصول ارشاد فرمائے ہین اونمین سے ایک یہہ ہے اور یہہ وہ اصول ہے کہ پروردگار تعالے شانہ نے فرمایا ہے اسیکو قرب نوافل کہتے ہین پروردگار تعالے شانہ فرماتا ہے کہ ہمیشہ میرا بندہ میرا قرب کثرت نوافل کے ذریعہ سے چاہتا ہے یہانتک کہ مین اوسکو چاہنے لگتا ہون پس مین اوسکی سماعت بن جاتا ہون کہ جس سے وہ سنتا ہے اور مین اوسکی بصارت بن جاتا ہون جس سے وہ دیکہتا ہے اور مین اوسکے ہاتہہ بن جاتا ہون جس سے وہ چیزونکو چہوتا ہے اور پکڑتا ہے اور مین اوسکے پاؤن بن جاتا ہون جس سے وہ چلتا ہے پس یہی بندہ کا وصال ہے اپنے معبود کے ساتہہ ہے

چو اینجا انا الحق بگویم رواست　　　بہر عضو من جلوہ فرما خداست

وہ بزرگوار جو خدائی کی شان دکھانے والے ہین کثرت نوافل کے ذریعے
اس مقام پر پہونچتے ہین اسی صلوۃ کو معراج المومنین کہتے ہین لیکن تعجب اون حضرات
سے ہے جو عید بقر عید کو بھی قبلہ کیطرف نہ جھکین اور اللہ واصل ہونیکا دعویٰ بڑے روز و
شور سے کرتے ہین ؎

| | |
|---|---|
| درین رہ بجز مرد داعی نرفت | گم آن شد کہ دنبال داعی نرفت |
| مپندار سعدی کہ راہ صفا | توان رفت جز در پے مصطفےٰ |

**نماز** مسلمان اور کافر کے درمیان حد فاصل ہے جو مسلمان نمازی نہین اونمین اور کافر
مین کیا فرق ہے اگر کسی مقام پر ہندو مسلمان ایک ہی لباس ایک ہی وضع مین ملے جلے
بیٹھے ہوئے ہون تو دیکھنے والا ہرگز نہ پہچانے گا کہ انمین ہندو کون ہے اور مسلمان
کون ہے مگر جسوقت اوس پاک پروردگار کے دربار کا منادی ندا کریگا اور مسلمانون کو
اللہ کے گھر مین بلائیگا پس جو مسلمان ہوگا وہ فوراً ہی اللہ اکبر اللہ اکبر کی صدا سنکر
ادہر کھڑا ہوگا اور ہندو بیٹھا رہجائیگا **نماز** مسلمان کی اولٹی قسمت کو سیدہا کرنے والی ہے ؎

| | |
|---|---|
| عکس معکوس نگین در سجدہ میگردد درست | شرت واژگون راراستے سازد نماز |

بعض بزرگوار ارشاد فرماتے ہین کہ ہم نماز کسکی پڑہین مجھے اونکے ارشاد پر نہایت تعجب
ہوتا ہے اونکی خدمت مین سوائے اسکے کیا عرض کیا جائے کہ آپ نماز اوسکی پڑہین جسکی
نماز حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم نے پڑہی تہی آپ نماز اوسکی پڑہین
جسکی نماز حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پڑہی تہی آپ نماز اوسکی پڑہین جسکی نماز حضرت عمرؓ نے
پڑہی تہی آپ نماز اوسکی پڑہین جسکی نماز حضرت عثمانؓ نے پڑہی تہی آپ نماز اوسکی پڑہین
جسکی نماز حضرت شیر خدا علی مرتضےٰ نے پڑہی تہی آپ نماز اوسکی پڑہین جسکی نماز حضرت
ائمہ نے پڑہی تہی آپ نماز اوسکی پڑہین جسکی نماز جملہ اولیائے کرام نے پڑہی اور قیامت
تک پڑہینگے مَنْ اَدَّ صَلٰوۃً لَہٗ لَادِیْنَ لَہٗ تمام ہوگیا اون **آٹھون اسطوانجات**

شریفہ کا ذکر جو تمام اساطین سے شرف وبزرگی مین افضل ومتبرک ہین بزرگون نے
لکھا ہے کہ کوئی اسطوانہ ایسا نہین ہے کہ کبار صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
وسلم مین سے کسی نے اوس جگہہ نماز نہ پڑھی ہو ۔
**بخاری شریف** مین حضرت انس رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے
کہ بڑے بڑے صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو مین دیکھتا تہا کہ مغرب کی
نماز کے وقت ہر ایک انمین سے ایک ستون کیطرف مبادرت کرتا تہا اور روضہ شریفہ
مین ان اسطوانونمین سے ہر اسطوان پر اوسکا نام لکھا ہے اوس اسطوانہ پر کہ جو محراب النبی کے
مقابلہ مین ہے شمال غربی کی جانب اسطوان عائشہ رضہ کہ مذکور تہا لکھا ہے اسطوانہ ابی بکرؓ
و عمرؓ و عثمانؓ و علی رضی اللہ تعالے عنہم اور اوس اسطوانہ پر کہ اس اسطوانہ کے متصل ہے غرب کی طرف
لکھا ہے اسطوانہ سعید بن زید و ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما لیکن ذکر ان دو اسطوانونکا
تاریخ سید علیہ الرحمتہ مین مذکور نہین ہے واللہ اعلم ۔
**بیان صفہ مسجد نبوی** زاد اللہ تشریفاً وتکریماً **واصحاب صفہ** رضوان
اللہ علیہم اجمعین **قاضی عیاض** رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہین **صفہ** بضم صاد مہملہ وادغام
فا ظلہ کو کہتے ہین یعنی سائبان یا چبوترہ اور یہہ **صفہ** مسجد شریفہ کے پایانمین ہے فقرا اور
مساکین صحابہ جو اہل وعیال اور مال ومنال کچہہ نرکہتے تہے وہ یہین شب وروز حاضر رہا کرتے
تہے اوسی مکانکی نسبت سے یہہ اصحاب صفہ مشہور ہوئے **ذہبی** لکھتا ہے کہ قبلہ تحویل سے
پہلے شمال کیطرف تہا بعد اسکے کہ جنوب کیطرف پہر گیا پہر اپنے قبلہ کا اوسی حالت پر چہوڑ دیا
گیا کہ وہ فقرا اور مساکین کے رہنے کی جگہہ ہو **اصحاب صفہ** کبہی زیادہ ہو جاتے
تہے اور کبہی کم یہہ سبب کمی بیشی کا یا تو اونکا تزوج ہوتا تہا یا مسافرت یا انتقال
**حافظ ابو نعیم** نے اپنی کتاب حلیہ مین اصحاب صفہ کی تعداد سو سے زیادہ شمار کی ہے
اور خوابگاہ انکی شب کے وقت بہی وہی مسجد شریف تہی اور سوا اوسکے انکی کوئی جگہہ

تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو حسب الحکم پروردگار تعالے شانہ وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ
يَدْعُونَ رَبَّهُمْ ان لوگون کے ساتھہ ایک خاص مجالست تہی اور استیناس مخصوص تہا ہ

ہلا خوش باش کان سلطانِ دین را    بدرویشان ومسکینان سرے ہست

اکثر اوقات ایسا ہوتا تہا کہ اصحاب صفہ مین دس دس بیس بیس آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم
کے آستانہ مبارک پر بہوک کی شدت مین آ پڑتے تہے آنے جانے والے لوگ خیال کرتے تہے
کہ شاید یہہ لوگ دیوانے ہین حضور پرنور انکا یہہ حال دیکہکر انکے پاس بکمال شفقت آجاتے تہے
اور تسلی اونکی فرماتے تہے اور ارشاد ہوتا تہا کہ تم ہمارے ساتھہ ہو اور یون فرماتے تہے کہ اگر تم
اس بات کو جان لو کہ تمہارا مرتبہ خدا کے نزدیک کیا ہے تو تم تمنا کرو کہ ہمارا فقر وفاقہ اور اس سے
زیادہ ہو اور کبہی کبہی اون لوگون مین سے ایک ایک دو دو صحابہ کو تقسیم کر دیا کرتے تہے تا اونکے
مہمان ہون اور جو باقی رہجاتے اونکو اپنے خوان نعمت کا شریک فرماتے اور صدقات اور ہدایا مین سے
جو چیزین پہونچتین اونمین بہی اونکا حصہ ہوتا تہا اور انکا اَضْيَافُ الْمُسْلِمِينَ تہا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہ وہ بہی اصحاب صفہ مین سے ہین روایت کرتے ہین کہ ستر
مردونکو مینے اصحاب صفہ سے دیکہا کہ اونکے پاس سوائے ایک ازار کے کہ وہ بہی نصف ساق تک
تہی نماز کیوقت اوسکو اپنے ہاتہون سے فراہم کرلیتے تہے کہ کشف عورت نہو۔

حضرت ابو ہریرہ روایت کرتے ہین کہ اکثر اوقات ایسا ہوتا تہا کہ شدت گرسنگی سے ہم
پیٹ پر پتہر باندہ لیا کرتے تہے اور زمین پر پٹ لیٹ جاتے تہے کہ زمین ہی کی تری کچہہ جگر تک
پہونچے ایک روز ہم گذرگاہ قوم پر پڑے ہوئے تہے کہ ایک صحابی کا گذر ادہر سے ہوا ہمنے قرآن کی
ایک آیت پڑہی اونکو ہمارے حال کیطرف کچہہ توجہہ نہوئی وہ چلے گئے بعد اونکے حضرت
ابو القاسم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم تشریف لائے اور ہمکو جو اس
حال مین دیکہا تبسم فرمایا اور کہا یَا اَبَا هُرَيْرَةَ مینے عرض کی لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فرمایا
کہ یہان آمین حضور کے پیچہے پیچہے چلا اور حضرت کے حجرہ شریفہ تک پہونچا ایک قدح دودہ حضرت کے

پاس بطور ہدیہ آیا تھا آنحضرتؐ نے مجھسے ارشاد فرمایا کہ اصحاب صُفّہ کو بلالاؤ میں نے اپنے دل میں کہا
کہ اسکی تعداد تو اتنی قلیل ہے اور آپ دعوت اصحاب صفہ کی فرماتے ہیں یہہ تو میرے ہی واسطے
کافی نہوگا کاش آپ مجکو ہی عنایت فرماتے کہ میں اسکو پی لیتا اور چند ساعت کیلئے سیری ہو جاتی
لیکن اطاعت خدا اور اوسکے رسول سے چارہ نتہا اصحاب صفہ کے پاس گیا اور اونکو حضور کا
پیام دیا وہ سب حاضر ہوئے اور ہر ایک بیت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم میں ایک
جگہہ تجویز کرکے بکمال ادب بیٹھہ گئے تب حضورؐ نے فرمایا یا ابا ہریرہ میں نے عرض کی لبیک یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم حضور نے ارشاد کیا کہ یہہ دودہ کا پیالہ لے اور اصحاب
کو تقسیم کر میں نے وہ پیالہ لیا اور سبکو تقسیم کرنا شروع کیا اصحاب صُفّہ کی جماعت سو آدمیونکی تھی سب نے
آسودہ ہوکر پیا اور پیالہ جتنا بہرا تھا بہرا رہا آپ نے متبسم ہوکر فرمایا کہ اب ہم اور تم ہیں پہر مجکو حکم ہوا میں نے
بھی خوب سیر ہوکر پیا اور پیالہ ویسا ہی بہرا تھا پہر حضور پرنور نے مجھسے پیالہ لیا اور خود نوش فرمایا
روایات متعددہ سے ثابت ہے اور روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ثابت ہوا ہے
کہ انصار میں سے ہر شخص اپنے باغ کی کہجوروں کے خوشے لاتا تہا اور وہ مسجد شریف کے
دو ستونوں میں رسی سے باندہ کر لٹکا دئے جاتے تہے اور آپ اصحاب صفہ کو اونکے نیچے بیٹھنے کا
حکم فرماتے تہے اور عصا سے اونکو جہاڑتے تہے اور اصحاب صفہ رضوان اللہ علیہم چنتے جاتے
تہے اور کہاتے جاتے تہے ایک روز ایک عرب خوشۂ خرما لایا جسکی کہجوریں خراب ہو گئی
تہیں اور وہ بھی ستون میں لٹکا دیں حضور نے اوسے ملاحظہ فرماکر ارشاد کیا کہ اگر اسکا مالک اس سے
بہتر کہجوریں لاتا تو بہتر ہوتا لیکن اوسنے نچاہا کہ قیامت میں اس سے بہتر کہجوریں کہائے صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ورضی اللہ تعالے عن اصحابہ اجمعین۔

**بیان حجرات مطہرہ** جب حضور پرنور نے مسجد شریف کی بنیاد رکہی تو دو حجرے
دونوں ازواج مطہرات کے لیے تعمیر فرمائے یعنی حضرت ام المومنین سودہ رضی اللہ عنہا اور حضرت
ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا اوسوقت یہی دو بیبیان حضور پرنور کے عقد نکاح میں

تھین بعد تجدید و تزویج ہر بی بی کے لئے ایک نیا حجرہ تعمیر ہوا۔ حارثہ بن النعمان کہ انصار مین سے
ایک شخص تھے مسجد شریف کے قریب اونکے بہت سے مکان تھے رفتہ رفتہ اونہون نے
وہ سب مکان حضور پرنور مین پیش کر دئے اکثر گھر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیار عرب کی رسم
کے موافق کھجور کی چہڑیون سے تھے اور وہ چہڑیان بندہی ہوئی اونپر ہیٹھی تھین بالون سے اور
گھرون کے دروازون پر ایک ایک پردہ لٹکا ہوا تھا اور وہ پردہ بھی اونہین بالون سے بنا ہوا
تھا اور یہ سب گھر قبلہ کیطرف اور مشرق اور شام کیطرف تھے اور جانب غرب مسجد کوئی گھر نہ تھا بعض
مکان حضرت کے کچی اینٹون کے بھی تھے اور ہر گھر مین ایک حجرہ تھا جریدہ نخل کا اوسکے اوپر کہگل کی
ہوئی تھی اور دروازے اکثر مکانون کے مسجد کیطرف تھے اور ان گھرون کی چھت کی بلندی
آدمی کے قد سے ایک ہاتھ زیادہ تھی اور حضرت سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کا
دولت خانہ بھی یہین تھا کہ اب حضرت کی قبر شریف اوسمین ہے درمیان آپکے گھر کے
اور پیغمبر صاحب کے مکان کے کہ وہ حضرت عائشہ رض کے لئے بنایا گیا تھا ایک کہڑکی تھی کہ اوسکو
عرب مین خوخہ کہتے ہین اکثر اوقات حضرت سرور کائنات صلعم اسی مین سے برآمد ہوا کرتے
تھے اور ہر بار آپ احوال حضرت فاطمہ و علی و حسن و حسین سلام اللہ علیہم کا پوچھہ لیا کرتے تھے
ایکروز حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آدمیات کو اس کہڑکی مین سے برآمد ہوئین تو حضرت فاطمہ رض
اور حضرت عائشہ رض سے کچھہ گفتگو واقع ہو گئی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالے عنہا نے حضور سے
عرض کی تو یہہ کہڑکی بند کر دی گئی

طبرانی ابی ثعلبہ کی روایت سے نقل کرتے ہین کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کسی سفر سے معاودت فرماتے تھے تو پہلے اپنی مسجد مین داخل ہو کر دو رکعت نفل ادا
فرما لیا کرتے تھے بعد اوسکے حضرت فاطمہ رض کے گھر تشریف لیجاتے تھے اور پرسش کرتے
تھے صاحبزادون کی خیریت کی پھر امہات المومنین رضی اللہ تعالے عنہم کے گھر مین تشریف
لاتے تھے حضرت امیر المومنین علی سلام اللہ روایت کرتے ہین کہ ایکروز ہمنے حضرت کے لئے

کہانا پکوایا حضرت ام ایمن نے ہمارے واسطے دودہ بہیجا تہا وہ بہی تہا آپنے کہانا تناول
فرمایا اور دودہ پیا پینے کے بعد آپکے ہاتہہ دہلائے آپنے ہاتہہ دہونے کے بعد اپنے دونون دست مبارک
اپنے مُنہ اور محاسن شریف پر پہیرے اور دعا کی اور روے مبارک زمین پر رکہا اور آنسو فرط
کے ساتہہ جاری ہوئے ہملوگون کو حضور کی ہیبت کے سبب سے مجال استفسار کی نہ تہی ناگاہ حضرت
امام حسین علیہ السلام کہین باہر سے آگئے اور دوڑ کر آپکی پشت مبارک پر بیٹہہ گئے اور رونا
شروع کیا آپ اپنا گریہ تو بہول گئے اور حسین علیہ السلام کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا
بِاَبِی اَنْتَ وَاُمِّی یا حسین کیون روتے ہو تم امام حسین علیہ السلام نے کہا کہ اے باپ
مینے جیسا آپکو آج روتے ہوئے دیکہا ہے ایسا کبہی نہین دیکہا کیا حال ہے کچہہ تو ارشاد فرمائیے
حضور نے ارشاد فرمایا کہ اے میرے بیٹے آج مجکو تیرے جمال مسرت مآل سے ایک فرحت و سرور
حاصل ہوا کہ اسکے پہلے کبہی نہوا تہا جبرئیل درگاہ عزت سے آیا اور خبر پہنچائی کہ تجکو اور تیرے
ساتہہ کے لوگون کو میری امت کے بعض لوگ عالم غربت مین قتل کرینگے مینے دعا کی اللہ
سے کہ جب تمپر دنیا مین مصیبت پڑے تو عاقبت کا تمہارا خیر کے ساتہہ ہو۔

دنیا مین جب سے مصیبتون کی تاریخ قائم ہوئی ہے شہادت حسین علیہ السلام سے
بڑہ کر کوئی جانکاہ واقعہ نہ کسی کتاب مین دیکہا گیا نہ کسی کی زبان سے سنا گیا رسول سے بڑہ کر
کوئی مستقیم الحالت نہین ہوتا اوسکو جتنی صفتین عنایت ہوتی ہین سب کامل ہو کر ملتی ہین اور
رسولون مین سب سے بڑا مرتبہ خاتم الرسل کا ہوتا ہے تمام دنیا مین کامل الصفات اوس سے بڑہکر حضرت
نہ کوئی نبی ہوتا ہے نہ رسول یہ روایت جو اوپر گذر چکی حضرت خاتم الرسالت صلی اللہ علیہ وآلہ
واصحابہ وسلم کی ہے کہ جب آپ واقعہ شہادت کربلا سے مطلع فرمائے گئے تو آپنے اسقدر گریہ
فرمایا کہ زمین سجدہ کی جگہہ کی آنسوؤن سے تر بتر ہو گئی اور ریش مبارک اشکون سے تر تہی جب
خاتم الانبیاء سے جلیل القدر نبی کے اضطراب و بیقراری کی یہ حالت ہو تو واے برحال
اوس امت کے کہ جسکی آنکہین تر نہون گریہ علامت رحمت ہے عام حالت مین مگر وہ

گریہ نہین کہ جو نا شروع بین کو شامل ہو جیسے مونہہ پٹینا اور مونہہ نوچنا بال کہسوٹنے بہس اوڑانا یہ حالتین بے شک ایسی ہین جو اسلام کے پاک وصاف چشمے کو مکدر کرنے والی ہین بکا بالضم ومد وہمزہ بمعنی گریہ یعنے صرف آنسوؤن سے رونا اور بکار بالضم اور آخرین ہمزہ فعال کے وزن پر یہہ مصدر ہے یعنی گریہ کرنا بین موتیٰ کے حالات زندگی کا بیان کرکر چیخنا اور سینہ زنی کرنا او ربال کہسوٹنے اور مونہہ نوچنا اہل بیت اطہار علیہم السلام کے افعال یا اقوال سے ثابت نہین اور بین کے یہہ معنی دیکہے نہین گئے صاحبان لغات نے یہہ معنی بین کے لکہے ہین بین بالفتح بمعنی فرق وفصل میان دو چیز وجدائی وبفتح اول وتشدید وکسرہ ثانی بمعنی آشکارا از کنز وصراح ومین بیائے معروف در ہندی نام سازیست انتہیٰ حسین علیہ السلام کی مصیبتون پر رونے والے نبی وعلی وفاطمہ وحسن علیہم السلام کے حلقہ غم کے شریک ہین انکی نجات کے واسطے یہ شرکت غم کافی ووافی ہے آنسوؤن سے رونے والونکی فہرست مین بڑے بڑے لوگون کے اسمائے گرامی ہین حضرت آدم علیہ السلام کا نام مبارک اوس فہرست کی گویا بسم اللہ ہے پہر حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت یعقوب اور حضرت یحییٰ علیہم السلام آئمہ مین سے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام مگر سوائے اشک ریزی کے نا مشروع گریہ کسی سے نہین ثابت ہوا۔

بیان واقعات کربلا مین کیسے کیسے کا مبالغہ کیا گیا ہے خصوصاً مرثیون مین ہمارے اثنا عشری بہائیون نے بہی جو اہل تحقیق ہین اور علوم دینیہ سے ماہر ہین وہ مرثیہ نہین سنتے ہزارون روایتون مین سے دو چار ہی صحیح ہونگی اوس چٹیل میدان مین جہان سوائے اہل بیت اطہار علیہم السلام کے خیمون کی یا اون اشقیا کے گروہ کے کوئی تیسرا فرقہ تو موجود نہ تہا پہر ان بے انتہا روایتونکا سلسلہ کہان سے قائم ہوا اور ایسے ثقہ راوی کہان سے موجود تہے یہہ روایت کہ جعفر جن اپنے لشکر کے ساتہہ مدد اہلبیت اطہار علیہم السلام کو آیا تہا مگر اوسے جو حکم نہ ملا تو لشکر لئے

پڑا رہا تو وہ سکی بہی روایت تو کہین نہین دیکہی جاتی کہ عن جعفر کسی روایت مین ہووا قعی
جناب مجتہد العصر کا فتوے ان مرثیون سنے باب مین بہت درست ہے کوئی شخص
جسے ایمان سے کچہہ بہی لگاو ہے مرثیے ہرگز نہ سنے نیکی برباد گنہ لازم جنکو عزاداری کا شوق
ہے وہ کتاب خوانی کیون نہین کراتے جیسے ٹکسال مین روپیہ پیسے ڈہلتے ہین مرثیہ گوئی
کے کارخانہ مین روایتین ڈہلتی ہین جب مرزا دبیر نے ایک مرثیہ اپنا خواجہ آتش
مرحوم کے سامنے پڑہا تو وہ اردو کی شاعری کا امام وقت بہلا کاہیکو لب کہولنے والا
تہا چپکا بیٹہا سنا کیا جب یہ پڑہکر منبر سے اترے تو دبیر نے خیال کیا کہ آتش سے
داد سخن نہ لی تو مرثیہ کہکر کیا کیا اونسے کہا کہ قبلہ آپنے سنا وہ زور سے ایک ہونکارہ بہرکر
چپ ہو گئے مرزا دبیر نے اپنے دل مین کہا کہ یہ تو کچہہ نہوا ان سے کسیطرح داد سخن لینا ہی
چاہئے پہر اونکی خدمت مین دست بستہ عرض کی قبلہ و کعبہ آپنے یہ مرثیہ غور سے سنا آخر کو جہلا کے
اوس آتش سے پرکالہ نے کہا کہ ہان بہئی یہی تو سوچ رہا ہون کہ یہ مرثیہ ہے یا لندہور بن
سعدان کی داستان ہے جسکا لاکہہ شکر گزر تہا سامعین جو حاضر تہے سب نے شرم سے
گریبان مین موہنہ ڈال لیا کہ توبہ توبہ ہمنے کن بے اصل روایتون پر اپنے بے بہا آنسون کو
خاک مین ملایا اور مرزا صاحب نے تو سانس بہی نلی جیکے سے اوٹہکر محفل سے چلتے ہوئے سچ تو
یہہ ہے کہ مذہبی روایتین اور جعلی لادا اللہ ھذا بہتان عظیم۔
ہمکو اپنے برادران طریقت سے بہی اس مادہ مین کچہہ عرض کرنا ہے اگر اونکو اللہ شانہ استعداد
علمی عطا فرماوے اور وہ اپنے اکابر طریقت کے حالات تحریر فرمانیکا قصد
کرین تو روایات کی صحت کا بڑا اہتمام کرین جہانتک ہوسکے بزرگون کی اخلاقی حالات
تحریر فرمائین کرامات و خرق عادات کیطرف توجہ کم کرین۔ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے معجزات نویسی مین بہی قلم کی عنان کو اختیار مین رکہین جو
معجزہ صحیح حدیثون سے ثابت ہو وہ تو اختیار کرین اور ماسوا سے احتیاط کرین اور اخلاق

روایتین اکابر دین کی کیا کم ہین مثلاً حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حالات کو ملاحظہ فرمائیے کہ ہزارون کتابین بھری پڑی ہین مگر ایک چھوٹی سی اخلاقی حکایت جو حضرت سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی گلستان مین لکھدی ہے اوسکے پڑہنے کے ساتھ ہی سارا تکبر و پندار اوس حکایت پڑہنے والے کا ہوا ہو جاتا ہے۔

**حکایت** عبدالقادر گیلانی را دیدند رحمۃ اللہ علیہ در حرم کعبہ روے بر حصا نہادہ بود ومے گفت کہ اے خداوند بخشاے واگر مستوجب عقوبتم مرا بروز قیامت در زمرہ نابینا برانگیز تا در روے نیکان شرمسار نباشم۔

**قطعہ**

روے بر خاک عجز میگویم ہر گہ کہ باد مے آید
ایکہ ہرگز فراشت نہ کنم ہیچت از بندہ یاد مے آید

اللہ اللہ کیا بلند مقام آپکا ہے اسے اولیاء اللہ کی کرامت کیسے شان تقوی دیکھو تقدس وصفائی باطنی اور تزکیہ نفس اسے کہتے ہین کرامت اسکا نام ہے خرق عادات ایسے ہوتے ہین جہاز نکالنا مردے کو زندہ کردینا اس نور کرامت کی روشنی کے سامنے ہین تو تاریک نظر آتا ہے اسی شرافت نفس نے آپکو قطب اعظم کردیا تھا اور احیاء الموت وغیرہ تو آپکے اعلیٰ مرتبہ سے بہت نیچے ہین رضی اللہ تعالےٰ عنہ ایک اور درویش کی حکایت حضرت سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے گلستان مین لکھی ہے وہ بھی اسیکے ہم پہلو ہے۔

**حکایت** درویشے را دیدم کہ سر بر آستان کعبہ میمالید ومی نالید ومیگفت کہ یا غفور یا رحیم تو دانی کہ از ظلوم وجہول چہ آید۔

**قطعہ**

عذر تقصیر خدمت آوردم | کہ ندارم بطاعت استظہار
---|---
عاصیان از گناہ توبہ کنند | عارفان از عبادت استغفار

عابدان جزاے طاعت خواہند و بازرگانان بہاے بضاعت من بندہ امید آوردہ ام نہ طاعت بدریوزہ آمدہ ام نہ بتجارت

اِصْنَعْ بِنَا مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ | وَلَا تَفْعَلْ بِنَا مَا نَحْنُ بِاَهْلِهٖ
---|---

بیت

گر کُشی ور جرم بخشی روی و سر بر آستانم | بندہ را فرمان نباشد ہرچہ فرمائی بر آنم
---|---

قطعہ

بر در کعبہ سائلے دیدم | کہ ہمے گفت و میگریستے خوش
---|---
من نگویم کہ طاعتم بپذیر | قلم عفو بر گناہم کش

عنان قلم کسطرف پھر گئی | طبیعت اک اندوہ مین گھر گئی
---|---

اب مین اصل مطلب کیطرف رجوع کرتا ہون الغرض سواے دروازہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ کے سب دروازے بند کردیئے گئے چنانچہ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ جذب القلوب الی دیار المحبوب مین تحریر فرماتے ہین عبارت کتاب حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ فصل چون درابتداے حال ابواب طرق بیوت بعضے از اصحاب در مسجد نبوی بود آخر الامر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بحکم الٰہی امر فرمود تا جمیع ابواب اصحاب کہ در مسجد واقع اند بہ بندند غیر از باب ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ در احادیث صحیحہ بطریق متعددہ آمدہ است کہ روزے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم در ایام مرض کہ از رحلت ہمین ایام معدودہ ماندہ بود

بالاے منبر برآمد و خطبهٔ بلیغه برخواند و فرمود حضرت رب العزت بنده از بندگان خود را مخیر ساخت
در آنکه اگر خواهد در دنیا باشد والا بجوار قدس انتقال فرماید لاجرم آن بنده همین را اختیار کرد که
پیش مولاے خود برود جمیع اصحاب که در حضرت بودند هیچکس نفهم این معنی ورزید غیر
ابوبکر صدیق رضی الله تعالے عنه که بگریست و دریافت که این خبر هم از حال خود
مے دهد سفر آخرت آنحضرت صلی الله علیه وآله واصحابه وسلم قریب آمده است بعد
ازان فرمود که بذل کننده و مدد کننده ترین مردم برمن در صحبت و مال ابوبکر رض است
واگر من غیر از خدا خلیل میگرفتم ابوبکر رض را خلیل میگرفتم ولیکن اخوت اسلام و مودت آن
باقی است جمیع ابوابے که در مسجد است بربندید غیر باب ابی بکر رض و در بعضے
احادیث آمده که خوخه در مسجد نگذارید مگر خوخه ابی بکر رض و خوخه طاقی را گویند که در دیوار
خانه از براے روشنی بگذارند و اگر بپایان خانه افتد در آمدن و برآمدن ازان راه نیز ممکن باشد
و خوخه ابی بکر هم ازین قبیل بود و بیشتر احوال ازان جانب مسجد درمے آمد و لهذا در حدیث اطلاق
باب بروی وقوع یافته است والا در خانه وے رضی الله تعالے عنه در جانب
مسجد بود و علماے سنت و جماعت را دریں حدیث تمسکے قوے
است در فضل ابوبکر رضی الله عنه و امتیاز او میان اصحاب رسول الله صلی الله علیه وآله و
اصحابه وسلم علی الخصوص که وقوع آن در آخر حیات آنسرور باشد تا آورده اند که عمر بن
الخطاب رضی الله تعالے عنه التماس کرد که در دیوار خانه خود سوراخے بگذارد که در
وقت برآمدن رسول الله علیه وآله واصحابه وسلم براے نماز نظر بر جمال وے افتد
فرمود روا ندارم اگرچه بمقدار سر سوزن بود و جماعه دیگر دریں باب سخن میکردند که در خانه
دوست خود را گشاده داد و دیگران را بدرا ورد فرمود که این نه از من است از حکم الهی
است مرا درین اختیارے نیست و فرمود بر در ابوبکر نورے می بینم و بر در شما ظلمت
و بعضے از علما در باب تاویل درآمده ادعا کرده اند که مراد باین حدیث ظاهرش نیست

بلکه مراد بباب خلافت است وبستن ابواب دیگران کنایه از منع طلب وتوقع اوست
والا ابوبکر را متصل مسجد نبوی خانه نبود بلکه خانه او در حوالے مدینه وبود دیگر در بقیع بود واین سخن
بے تکلف نیست وآنکه میگویند که ابوبکر رضی الله عنه را خانه متصل مسجد نبود تحقیق درین باب
آنست که ویرا خانها متعدد بودند بتعدد زوجات وخانه کش که باب آن امر شده متصل
مسجد شریف بود میان باب السلام وباب الرحمة که در وقت آنرا بدست ام المومنین حفصه
رضی الله عنها بچهار هزار درهم بفروخت وبرجاعه که بر وی رضی الله عنه از جاے رسیده بود وانفاق
کرد شیخ ابن حجر عسقلانی در شرح صحیح بخاری می آرد که درین باب احادیث دیگر آمده
که ظاهر آن مخالف است بآنچه مذکور شد از آن جمله حدیث سعد بن وقاص است که گفت
امر کرد رسول خدا صلی الله علیه وآله واصحابه وسلم بسد جمیع ابواب که راه آن در مسجد بود
غیر باب علیؓ ومخرج این حدیث احمد ونسائی است واسناد او قوی ست وطبرانی در اوسط
بنقل ثقات می آرد که اصحاب همه جمع شده آمدند وگفتند که یا رسول الله درہاے همه را بستی
وباب علی را کشاده داشتی فرمود نه من بستم ونه کشادم خدا بست وخدا کشاد من مامورم بسد
جمیع ابواب غیر باب علیؓ وهم امام احمد ونسائی بنقل ثقات از ابن عباسؓ روایت کرده اند که
بسد ابواب همه امر شد غیر باب علیؓ که باب او در مسجد بود و راهے دیگر نداشت و وے
در حال جنابت نیز ازین راه می آمد وامام احمد از روایت ابن عمر رضی الله عنهما مے آرد که وے
گفت ما در زمان رسول الله صلی الله علیه وآله واصحابه وسلم بهترین مردم بعد از سرور انبیا
صلی الله علیه وآله واصحابه وسلم ابوبکرؓ را مے گفتیم وبعد از آن عمر را رضی الله تعالے عنهما ومواہب
لدنیه حدیث بخاری از ابن عمر رضی الله عنهما آورده که گفته بودیم ما که میگزیدیم در زمان رسول
خدا صلی الله علیه وآله واصحابه وسلم ابوبکر را پس از آن عمرؓ را پس از آن عثمانؓ را ودر روایت دیگر برابر نمیکردیم
باین سه تن کسے را انتهی — وسید علیه الرحمة همان ابوبکر وعمرؓ را گفت رضی الله عنهما
وبس واین زیاده کرده گفت ابن عمرؓ بعد ازین کلام علی بن ابی طالب را ۳ فضیلت

داده اند که اگر یکی از آنها مرا بودے بهتر از دنیا و ما فیها دانستمے پیغمبر خدا صلی الله علیه
وآله واصحابه وسلم دختر خود را بوے داد و از وے اولاد شد و سد ابواب کرد بجز باب او
در روز خیبر رایت بوے داد گفت نسائی که ابن عمر را پرسیدند که چگوئی در حق عثمان و علی پس
وے این حدیث را برخواند بعد ازان گفت از علی مپرسید و لو رابکسے قیاس نکنید
و ببینید که منزلت او نزد رسول خدا چیست درهاے تمامه مارا بربست بغیر در او که کشاده داشت
شیخ ابن حجر میگوید که هر یکے ازین احادیث صلاح حجیت و قبول دارد علی الخصوص
که بعضے طرق به بعضے تائید یافته باشد و صورت تقویت پذیرفته باشد و هم وے میگوید
که ابن جوزی این حدیث را که در شان علی مرتضی سلام الله علیه واقع شده در موضوعات
آورده و بر بعضے از طرق او تکلم کرده و گفته که وے مخالف حدیث صحیح است که در باب
ابی بکر آمده روافض آنرا در معارضه آنها وضع کرده اند و هم شیخ ابن حجر میگوید که ابن جوزی در
این باب خطاے شنیع کرده است که این حدیث را بمجرد توهم معارضه بوضع وا نسبت
گردانیده این حدیث را طرق بسیار است و بعضے از آنها بدرجه صحت و قریب حسن رسیده اند
و وے معارض نیست بحدیث ابی بکر و جمع و توفیق در این دو حدیث ثابت است و بزاز
در مسند خود ایراد آن کرده و گفته که حدیث علی از روایات اهل کوفه است و حدیث ابی بکر
از روایات اهل مدینه و حاصل وجه توفیق آنست که اول امر سد ابواب واقع شده باشد
و باب علی رضی الله عنه را از وے استثنا نموده زیرا که باب او در جهت مسجد بود و در او راهے دیگر
نبود که در آید و بر آید و موید این است که ترمذی از حدیث ابی سعید خدری می آرد که رسول خدا
صلی الله علیه وآله واصحابه وسلم علی سلام الله علیه فرمود که در این مسجد بهیچ کس بجنابت نبود آید
مگر من و تو پس در این وقت سد جمیع ابواب کرده غیر باب علی و در وقتے دیگر امر شد بسد
خوخات و روازن و در این حین استثنا ابوبکر کرد از میان جمیع اصحاب زیرا که وے را
وجه نبود که راه آن در مسجد بود چنانکه علی که او را دریچه بود بجانب مسجد و بس چنانچه

علماے سیر و احادیث تحقیق آن کردہ اند و طحاوی در مشکل الآثار و در معانی الاخبار تصریح
کردہ اند باین توجیہ و در توفیق اینست حاصل کلام شیخ ابن حجر در شرح صحیح بخاری سید علیہ الرحمۃ
میگوید کہ از انچہ دلالت دارد کہ قضیہ فتح باب علیؑ متقدم است آنست کہ ابن زبالہ مے آرد
کہ چون رسول خداؐ امر بسد ابواب جمیع اصحاب کرد غیر علیؑ حمزہ بن عبد المطلب بعد ازانکہ در ابتدا ہم
حال در مبادرت امتثال این توقفی کرد بحضرت رسالتؐ آمد و آب از چشم وے میریخت و گفت
یا رسول اللہ عم خود را بیرون افگندی و پسر عم را درون خواندی فرمود یا عماہ من مامورم مرا درین امر اختیارے
نیست پس بذکر سید الشہدا درین روایت معلوم شد کہ قضیہ علیؓ سابق است زیرا کہ قضیہ ابی بکرؓ در مرض
موت آن حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ و سلم واقع بود و شہادت حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ
در غزوہ احد و سید در تعدید احادیث و تکثیر طرق در باب علی علیہ السلام تقصیر نکردہ و از انجملہ
اینحدیث است کہ ابن زبالہ و یحیی السندی کہ وارند یکے از اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
و آلہ و اصحابہ و سلم روایت آوردہ اند کہ اصحاب ہمہ در مسجد نشستہ بودند ناگاہ منادی ندا
در داد اَیُّهَا النَّاسُ سُدُّوْا اَبْوَابَكُمْ انتباہے در مردم پیدا آمد و لیکن ہیچکس بر نہ استاد
بار دیگر ندا آمد اَیُّهَا النَّاسُ سُدُّوْا اَبْوَابَكُمْ قَبْلَ اَنْ یَّنْزِلَ الْعَذَابُ مردم ہمہ بر آمدند
و بملازمت حضرت مبادرت کردند علی مرتضیؓ نیز آمد و بر سر آنحضرت بایستاد فرمود توچہ
ایستادہ برو و بخانہ خود بنشین و در خانہ خود بحال خود بگذار و در میان مردم ازینمعنی گفتگوے
افتاد و زیغے در دلہا راہ یافت آنحضرت در غضب شد و بمنبر رفت حمد و ثناے مولے
گفت و گفت حق سبحانہ تعالے وحی فرستاد بر سر موسیٰ علیہ السلام کہ مسجدے بنا کن موصوف
بصفت طہارت و ساکن نشود در وے جز تو و ہارون و پسران ہارون شبر و شبیر
و ہمچنین وحی کرد بمن کہ مسجدے سازم طاہر کہ ساکن نشود در وے جز من و علیؓ و پسران
او حسنؓ و حسینؓ پس من بمدینہ آمدم و مسجدے گرفتم و مرا در آمدن مدینہ و گرفتن مسجد اصلا
اختیارے نبود و من نمیکنم مگر انچہ بکنانند و نمیدانم مگر آنکہ بدانانند پس بر ناقہ خود سوار شدم

وبیرون آمدم وقبائل انصار پیش آمدند تا بر ایشان فرود آیم و منزل گیرم و من بگفتہ ایشان فرود نیامدم
وگفتم راہ بر ناقہ من تنگ نکنید او مامور است ہر جا لیکہ بہ نشیند منزل من ہمانست واللہ من
در ہار انہ بستہ ام و نہ کشادہ ام و علی را من نہ در آوردہ ام او را خدا در آوردہ من حکیم و حق
آنست کہ حدیث ابی بکرؓ از جہت صحتش واجب القبول است و حدیث علیؓ بسبب کثرت طرق
ممتنع الانکار است پس ہر دو قضیہ حق باشد و وجہ توفیق ہمانست کہ مذکور شد چنانچہ شیخ ابن حجر
از علماے حدیث نقل کردہ باللہ التوفیق و بیدہ ازمنہ التحقیق۔

# ذکر تاریخ قدیم مدینہ وبیان عمالقہ

علماے سیر و تواریخ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما
سے روایت کی ہے کہ جب کشتی نوح علیہ السلام زمین پر ٹھیری اور آدمی وسپر
اوترے تو شمار مین سب اسّی آدمی تھے ان لوگون نے بابل کے اطراف مین دس
روز کی راہ اور دس فرسنگ کی طول مین سکونت اختیار کی جب انکے بال بچون کی
کثرت ہوئی تو ایک بہت بڑی جماعت ہو گئی اب اپنین اپنے اغراض و مقاصد کی
سبب سے مقدمات و خصومات کی بنیادین قائم ہونے لگین اوسکے انفصال کیلئیے
ایک ذی شعور اور صاحب وجاہت آدمی کی ضرورت ہوئی قوم نے اجماع کر کی نمرود
بن کنعان بن سام کو بادشاہ مقرر کیا بعد اسکے جب ملت رسم کفر کو طغیان ہوا اور
بت پرستی پہیل گئی تو بڑا اختلاف اور تفرق انکے حالات مین پیدا ہوا ایک ایک جماعت
نے اپنی اپنی بستیان الگ بسائین خلق خدا ملک خدا وسعت کوئی روکنے والا
ٹوکنے والا تو تہا ہی نہین جو زمین پسند آئی وہین رہ پڑے انکی بہتر زبانین مختلف ہو گئین
اور انکی ایک جماعت نے کہ اولاد سام بن نوح سے تہی عربی زبان کو الہام الٰہی کے
ذریعہ سے وضع کیا اور زمین برکت قرین مدینہ منورہ مین سکونت اختیار کی جس کسی نے کہ
اس زمین مین پہلے زراعت کی اور نخل نصب کیے وہ یہی قوم تہی انہین کو عمالقہ اور

عمالیق کہتے ہین یہہ لوگ عملاق بن ارفخشذ بن سام بن نوح کی اولاد ہین ایک
مدت سے بعد ان لوگون کی املاک واموال و ولایات ہین بہت کشادگی پیدا ہوئی
اور مابین بحرین عمان وحجاز و شام و مصر تک انکے تحت تصرف مین تہا جبابرہ شام
اور فراعنہ مصر انہین کی ذریات سے ہین اور حجاز مین انکا بادشاہ ارقم بن ابی الارقم ہوا
انکی عمرین بہت دراز اور عیش انکا بہت فراخ ہوا یہانتک کہ چارسو برس گذرے
اور کسی نے جنازہ کی صورت نہین دیکھی اور کسی طرف سے نوحہ کی آواز نہین سنی جاتی تہی
عمالقہ کے بعد قوم یہود اوس سرزمین کی مالک ہوئی اس زمین پر یہود کے قبضہ کا
سبب اہل تاریخ نے مختلف طریقون سے بیان کیا ہے۔
رزین کہ اکابر علماے حدیث سے ہے ابو المنذر شرقی سے روایت
کرتے ہین کہ ایک حدیث مدینہ کی بنیاد کے بیان مین شیخ سلیمان بن عبد اللہ بن حنظلۃ الغسیل
سے سنی اور اوسیکے مطابق اور موافق بعض رجال قریش سے عبد اللہ بن عمار یاسر
کی حدیث سے پائی چونکہ مادہ اتفاق ہر دو حدیث مین اختلاف بہی تہا دونون حدیثون کے
مضمون کو جمع کیا اور وہ یہہ ہے کہ جب موسیٰ علیہ السلام اداے مناسک حج کے لئے
مکہ معظمہ مین آئے اور بنی اسرائیل کا گروہ کثیر انکے ہمراہ تہا تو حج کے بعد پلٹنے
کے وقت انکا گذر زمین مدینہ مین ہوا چونکہ اس موضع کو صفت بلدۂ نبی آخر الزمان توریت
مین پڑھا تہا ایک گروہ مشورہ کر کے موسیٰ علیہ السلام کی رفاقت ترک کر کے یہین
بس گئے اعراب کی ایک جماعت جو بلاد حجاز کی نواحی کے ساکن تہے انسے ہل مل گئے
یہانتک کہ انکا دین اختیار کر لیا پس اس قول کے مطابق اول جس نے اس موضع مین
طرح سکونت ڈالی وہ یہود تہے لیکن ارباب فن تاریخ کے نزدیک یہی قول راجح ہے
کہ یہود سے پہلے عمالقہ کی سکونت یہان تہی اور یہود کی سکونت انکے بعد ہے
واللہ اعلم بالصواب۔ وابن زبالہ اوس سند کے ذریعہ سے کہ جو اوسکو حاصل ہے

عُروہ بن الزبیر سے روایت کرتا ہے کہ جب عمالیق ان شہرونمین پہیل گئے اور مکہ و مدینہ
و حجاز و غیرہم اونکے تحت و تصرف مین آگئے اور اونپر آثار تکبر و طغیان و عتو و عصیان
کے لوازمہ ملک و سلطنت سے ہین انپر غالب آگئے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام
نے بعد غرق فرعون و فتح بلاد شام و ہلاک کنعانیان کہ اوس مقام پر تہے ایک بہت بڑا
لشکر عمالیق کے قلع و قمع کے لئے حجاز کی طرف روانہ کیا او ز اطفال و عورات کو چہوڑکر
سبکے قتل کا حکم دیا حق سبحانہ تعالےٰ نے موسیٰ علیہ السلام کے لشکر کو انپر غالب کیا لشکریون
نے حکم رسالت کے موافق قوم عمالیق اور اونکے بادشاہ ارقم بن ابی الارقم کو قتل کر ڈالا اونہین
مین ایک جوان نظر آیا ابناے ارقم مین سے جو نہایت خوبصورت اور کمال صاحب جمال
تہا اوسکی صورت دیکہکر قتل مین توقف کیا گیا کہ یہہ لازمہ طبیعت بشری سے تہا لہذا
اس جوان کا قتل بار دیگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے استفسار پر رکہا گیا قضارا اوس استفسار
سے پہلے ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام وفات فرما چکے تہے جب آوازہ اس عظیم الشان
فتح کا بنی اسرائیل کے کانون تک پونہچا تو وہ غایت مسرت سے لشکر موسوی کے
استقبال کے لئے دوڑے اور اس جنگ و قتل کے واقعات پوچہے لشکریون نے بیان کیا
کہ سواے اس رعنا جوان کے اوس قوم مین سے کوئی مرد باقی نرہا اور اسکا قتل نبی اللہ کے
حکم پر موقوف رکہا گیا ہے جب بنی اسرائیل نے یہہ واقعہ سنا تو اون ظالمون سے
تبری کی اور اون سے کہا کہ تم نے نبی اللہ کے حکم سے خلاف کیا تمہاری جگہہ ہم لوگونمین
نہین ہے جب یہہ لشکری ادہر سے نکالے گئے تو ان لوگون نے دل مین خیال کیا
کہ اب ہمارے واسطے اوس جگہہ سے بہتر کوئی جگہہ نہین ہے جہان سے ہم آئے
ہین یہہ لوگ حجاز کی طرف پلٹ آئے اور توطن اختیار کیا یہہ یہود کی سکونت کا
سبب حجاز مین واقع ہوا اور عمالقہ قتل کئے گئے ابن زبالہ کہتا ہے کہ صحیح تر یہہ
ہے جو طبری نے کہا ہے کہ نزول بنی اسرائیل کا زمین حجاز مین بخت نصر کا واقعہ تہا

جس وقت کہ وہ بلاد شام مین ہوکر گذرا اور بیت المقدس
کو خراب کیا اور بعض ارباب سیر نے حضرت ابوہریرہ
رضی اللہ تعالے عنہ سے یون روایت کی ہے کہ جب بنی اسرائیل بخت
نصّر سے ظالم مین گرفتار ہوکر ذلیل وخوار ہوے تو باخود با مشورہ کرکے دیار عرب کا رخ کیا
انکے علما واحبار نے جو کتب سماوی مین حضور پرنور شفیع المذنبین محب الفقرا والمساکین
حضرت سیدنا ومولٰنا محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے صفات پڑہے تہے
اور اونکے وطن نورانی کی تعریفین آثار وعلامات کے ساتہہ دیکھی تہین وہ اوسی نشانات پر
تلاش کرتے کرتے پہونچ گئے اور بنی ہارون علی نبینا وعلیہ السّلام کی جماعت نے یہان طرح اقامت
ڈالی اور انہین کی ایک دوسری جماعت نے نواح خیبر مین سکونت اختیار کی اور ہمیشہ کیواسطے
رہ پڑے جب ان لوگون کے باپ دادا مرتے تہے وہ اپنے اولاد کو وصیت کرجاتے
تہے کہ جب تم نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی شرف صحبت کی
سعادت حاصل کرو تو اونکی اطاعت وفرمانبرداری کرنا اور اونکی اتباع کے دائرہ سے قدم
باہر نرکہنا لیکن جب آفتاب نبوت چمکا اور اوسکی شعاع نے تمام ملک عرب
کو روشن کردیا تو انصار کی آنکہون کے پردون اور دلکے حجرات نے اون شعاعون کو
پہلے قبول کیا یہود تا عاقبت محمود اپنی فطرتی عادات کے موافق کہ وہ حسد ہے اپنے
آبا واجداد کی نصیحت پر قائم نرہے اور ہمیشہ کیواسطے بلاے کفر وشرک وانکار مین مبتلا رہے
اور لطف یہہ ہے کہ واقعہ بعثت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے پہلے جب
انمین اور انصار مین کچہہ جہگڑا ہوتا تہا تو کہا کرتے تہے کہ عنقریب نبی آخر الزمان صلعم
پیدا ہونے والے ہین اوسوقت ہم تمکو سمجہہ لینگے لیکن خدا کی قدرت یہہ سعادت انصار
ہی کی قسمت مین ہوئی اور وہ جو کہا کرتے تہے وہ اونکی قسمت کا نوشتہ تہا۔

مصرع

این کار دولت است کنون تا کرا رسد۔

## بیت

سعادت بہ بخشایش داور است نہ در کتف و بازوئے زور آور است

ابن شیبہ جابر کی حدیث سے روایت کرتا ہے کہ جب حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علی نبینا و علیہما السلام نے مناسک حج سے فرصت پائی اور دیار شام کی طرف متوجہ ہوے اوسی سفر مین گذر انکا مدینہ باسکینہ مین ہوا چونکہ یہود نے بہ بہبودی کچھ ہیہودہ کلمات آپنے ایسے سنے کہ وہ آپکے مزاج مبارک کے ناموافق تہے تو آپنے اونکو چہوڑ کر جبل احد پر نزول اجلال فرمایا اسی اثنا مین حضرت ہارون علی نبینا و علیہ السلام کی عمر کا پیمانہ لبریز ہوا اور حکم قاصد اجل درگاہ سلطان ازل سے انکے آستانہ پر حاضر ہوا موسیٰ علیہ السلام نے جبل احد پر اون کیواسطے قبر کہودی اور کہا کہ یا اخی آپ کی اجل آگئی اب آپ اوس عالم کی طرف متوجہ ہوں حضرت ہارون علی نبینا و علیہ السلام اوسی حالت مین اپنی قبر مین اوترے اور لیٹ گئے اور وہین فرشتے نے آپکی روح مبارک کو قبض کیا حضرت موسیٰ علی نبینا و علیہ السلام آپ کی نعش نورانی کو تہہ خاک کرکے روانہ ہوگئے واللہ اعلم بالصواب اور اکثر قبائل یہود مدینہ کے حوالی مین تہے کہ مسجد قبا کے اوپر اوسکی نواح ہے اور بکمال عیش اور بفراغ البالی کے ساتھہ زندگی بسر کرتے تہے ناگاہ قادر ذی الجلال کی حکمت کا یہہ اقتضا ہوا کہ اوس وقت خزرج جنگلی اور اوج قبائل انصار مین یہود پر وہ پہونچ گئے اور اونکو زیر کر دیا یہان اسی مقام پر ہم نے مدینہ باسکینہ کے ذکر کو تمام کیا آئندہ جہان جہان موقع آتا جائیگا تحریر ہوتا جائیگا۔

## باب ہشتم دربیان دیار اثیر و یمن وغیرہ کی بیان مین

دیار اثیر حجاز و یمن کے وسط مین ایک بڑا خطہ ہے انیسوین صدی کے اوائل تک کسی یورپی سیاح کا یہان گذر نہین ہوا تہا اس ملک مین متعدد دیہات و قصبات ہین اور یہان کے باشندے تند مزاج اور جنگجو ہین یمن جزیرۃ العرب کا حصہ جنوبی شرقی ہے

اور عربستان مین اس سے زیادہ زرخیز اور سیر حاصل اور آباد کوئی خطہ نہین ہے
قدماے فرنگ نے جس ملک کا نام یمن لکہا تہا اوسکا بہت بڑا حصہ اس جدید قسمت مین شامل
ہے یمن کے باشندے کچہہ تو تجارت پیشہ ہین اور کچہہ کاشتکار۔ قدیم الایام سے
انکی تجارت مصر و ایران و ہند وغیرہ سے چلی آرہی ہے۔

یمن مین فی زمانا ایک بادشاہ کی حکومت ہے جسے امام کہتے ہین یہہ امام
شہر صنعا مین رہتا ہے جسکی مردم شماری سات ہزار ہے۔

**التماس کاتب الحروف** یورپ کے مورخ مردم شماری مین غیر
ملک کی ہمیشہ اپنے قیاس کو دخل دیتے ہین اور وہ قیاس بہت کم صحیح ہوتا ہے مکہ معظمہ کی
مردم شماری کوئی لاکہہ آدمیون کی بتاتا ہے اور کوئی اس سے بہی کم یعنی پچاس ہزار کی اور وہانکی
صحیح مردم شماری جو جنگ روم و روس کے زمانہ کی ہے وہ چار لاکہہ پچاس ہزار کی ہے اور اتنو
اوس سے بہت زیادہ ہے **صنعاء** کی نسبت **ادریسی** لکہتا ہے کہ یہہ ملک
عرب کا دارالسلطنت اور سلاطین یمن کا پایہ تخت ہے **ادریسی** کا نام ابوعبداللہ بن ادریس ہے
اور یہہ عرب کا مشہور مورخ اور جغرافیہ نویس ہے اسکی ولادت ۱۰۹۹ سنہ ع اور وفات
۱۱۶۴ سنہ ع مین ہے ہم مان لیتے ہین کہ اوس وقت صنعا کی مردم شماری اتنی ہی ہوگی مگر انتو
بدرجہا بڑہی ہوئی ہے یہان مشہور و معروف و مستحکم قصور شاہی موجود ہین علاوہ ان کے
اور بہت سی عمارات ہین جنکے آس پاس بڑے بڑے باغ ہین معمولی مکانات بہی تراشے
ہوے پتہرون سے بنے ہین اور دروازون مین شیشے لگے ہین۔ شہر مین مسجدین
ہین جن کے بروج اکثر طلائی ہین جنکی وجہہ سے شہر کو رونق اور شہرت حاصل ہے۔

کرٹن ڈن جو صنعا گیا ہے بادشاہ کی ہر جمعہ کی سواری کا یون بیان کرتا
ہے پچاس بدوی سب سے آگے ہوتے ہین یعنی چہہ چہہ صف مین اور مل کر رجز گاتے
ہوے چلتے ہین۔ ان کے بعد خاندان شاہی کے بڑے بڑے سردار ہر ایک

گھوڑے پر سوار رہتا تھا ہین ایک لمبا نیزہ لئے جس کا پرچم ہوا مین اڑتا ہوا جاتا ہے۔
انکے بعد خود امام ایک سبزہ گھوڑہ پر سوار جس کی سفیدی سے آنکھو نمین چکاچوند ہو
یہہ گھوڑا وادی جوف کا پروردہ ہے جو صنعا کے شمال کی طرف واقع ہے
قدمین تو یہہ نجد کی نسل سے اونچا ہے لیکن تیز رفتاری اور خوبصورتی مین ہرگز نجدی گھوڑ
سے کم نہین امام کے داہنے ہاتھہ مین ایک تیرہ ہے جسکا پہل چاندی کا اور اپنی
سونیکی ورنقشدار ہے بایان ہاتھہ اوسکا ایک خواجہ سرا کے کندھے پر ہے گھوڑے کی باگیں
دونون طرف سے دو غلام تھامے ہوئے ہین دہوپ سے بچانیکے لئے سر پر ایک بڑی
چھتری ہے جسکی جھالرین چاندی کے گھنگرو لگے ہوئے ہین امام کے پیچھے ایک
دوسری چھتری کے نیچے جو کسی قدر تیاری مین کم ہے سیف الخلیفہ آرہی ہے
اسکے بعد ہی سپہ سالار اور امام کے بھائی اور دیگر ارکان سلطنت اور سوار یکے
سب سے پیچھے شتر مسلح بدوی ہین۔ صنعاء اس وقت بھی عربستان کے
شہرون مین سب سے زیادہ سر برآوردہ ہے۔

موسیو ہالیوی جسے وہان گئے ہوئے چند سال گذرے ہین لکھتا ہی
کہ اس شہر مین ایسی مساجد عالی شان موجود ہین جن کی وضع تعمیر اسلام کی مشہور ترین عمارت
کو یاد دلاتی ہے۔

یمن کے اکثر شہر اور علی الخصوص روده جو بالکل صنعاء کے قریب ہے باغات
اور مکانات تفریح کے لئے مشہور و معروف ہے روده مین انگور کی بیلین ٹٹیون پر
اوسی طرح چڑہائی جاتی ہین جیسے اطالیہ۔ صنعاء سے تیرہ میل مشرق کی طرف
شہر مآرب یا سبا کا ویرانہ واقع ہے جو زمانہ قدیم مین سبائین کا دار السلطنت تھا
اور اسوقت محض ایک قصبہ ہے اور نیبی جسکا زمانہ بارہوین صدی عیسوی ہے
یہہ خیال کرتا ہے کہ ان ویرانون مین دو قصر ہین ایک حضرت سلیمان علی نبینا و علیہ

السلام کا تعمیر کیا ہوا اور دوسرا حضرت داؤد علی نبینا وعلیہ السلام کی بیٹی بی بی کا اسی سبا میں وہ ملکہ تھی جو بقول مورخین یہہ حضرت سلیمانؑ سے ملنے کو آئی تھی۔

یمن کے اور مشہور شہر و بمین مخا اور عدن کو شمار کرنا چاہیئے جو دونوں بحر احمر پر واقع ہیں۔ عدن تو آج کے دن بالکل ویران ہے دیکھیئے ادریسی کے زمانہ میں جیسے قریب چھہ سو برس کے ہوئے) اور اس کی ساری عظمت موقع کی وجہہ سے ہے انگریزوں نے اوسپر دخل کرلیا ہے کسی زمانہ میں یہہ ایک نہایت آباد اور رونق دار شہر تھا ادریسی جسے چھہ سو برس ہوئے اپنے جغرافیہ میں لکھتا ہے کہ عدن میں سندا ور ہندوستان اور چین سے انواع اقسام کی بیش بہا چیزیں آیا کرتی ہیں۔ مثلاً تلوار و نکی جوہر دار پہل۔ کیمختی چمڑے۔ مشک۔ گھوڑونکے زین۔ سیاہ مرچ سادہ اور خوشبودار۔ ناریل۔ الائچی۔ پوست۔ دارچینی۔ گلنگہ۔ (ایک قسم کی خوشبودار پتی) جوتری۔ ہربہیڑا۔ آبنوس کی لکڑی۔ کچھوے کی ہڈی۔ کافور۔ جائفل۔ لونگ۔ کباب چینی۔ مختلف اقسام کے نباتات کے تار و نکا بنا ہوا کپڑا بیش بہا مخمل۔ ہاتھی دانت رانگا۔ بید اور دوسرے قسم کی گھاس علاوہ اسکے بہت بڑا حصہ مُشک کا جو تجارت کیلئے آتا ہے یمن کی خاص دولت ہیں قہوہ کی پیداوار ہے جو تمام دنیا میں جاتا ہے اسمیں شک نہیں کہ قہوہ اور ممالک عالم میں بھی پیدا ہوتا ہو لیکن کسی ملک کے قہوہ میں یمن کے قہوہ کی خاصیت نہیں ہوتی قہوہ کی تجارت کا بڑا بندر مخا ہے۔ یمن کے بادشاہوں کا اب وہ قدیم تزک واحتشام نہیں رہا اور نہ اونکی حکومت بڑے شہروں اور قصبات کے باہر باقی رہی ہے ملک کے مختلف حصوں میں ایسی خود مختار اقوام موجود ہیں جو بالکل اونکی زیر حکومت نہیں ہیں۔

حضرموت۔ المہرہ۔ عمان۔ الاحسا۔ حضرموت اور المہرہ وہ ملک ہیں جو یمن کی جانب مشرق سے بحر ہند کے کنارے کنارے عمان تک

واقع ہوئے ہین ان خطون مین کئی خود مختار قبائل بستے ہین اور ان مین چند قصبات ہین جنکا حال بخوبی مفصل نہین معلوم - عُمان المہرہ کے سلسلہ مین واقع ہوا ہے اور اسکا ایک حصہ بحر ہند پر اور ایک حصہ خلیج فارس پر ہے یہہ ایک ریگستانی ملک ہے جسکے بیچ مین جابجا شاداب اور سیر حاصل گہاٹیان واقع ہوئی ہین - عُمان کا حاکم ایک سلطان ہے جس کی سکونت مسقط مین ہے لیکن یہہ شہر فی زمانا کوئی وقعت نہین رکہتا -

الاحصا کا ملک عُمان سے لیکر خلیج فارس کے کنارے کنارے اوس مقام تک چلا گیا ہے جہان دریاے فرات اس خلیج مین آگرا ہے لیکن اس ملک کے حالات بمشکل معلوم ہوئے ہین اور خیال کیا جاتا ہے کہ اس مُلک کی مردم شماری بہت کم ہے القطیف سے بصرے تک ایک عظیم الشان صحرا ہے اسی ساحل کے مقابلہ مین جزائر بحرین ہین جسکے موتی تمام عالم مین مشہور ہین -

جزیرۃ العرب کے جغرافیہ کا تو مجملاً بیان ہو چکا اب اون مختلف اقوام کا ذکر ہے جو اسمین بستی ہین جیسا کہ آگے معلوم ہوگا روے زمین پر کوئی مُلک ایسا نہین ہے جسکی خاص آب وہوا اور مٹی کا ایسا بین اور صریح اثر اوس مُلک کے باشندون پر ہوا ہو جیسا عربستان کی مٹی اور آب وہوا کا اثر عربستان کے باشندون پر ہوا ہے ان اقوام کی تاریخ سمجھنے کیلئے محض اون فتوحات کی سرگذشتون یا اون کے سلاطین کے شجرون کو دیکہنا کافی نہین ہے بلکہ اون مختلف اسباب اور علل کی تحقیق ضرور ہے جو ان کی ترقی و تنزل کے باعث ہوئی ہین اور سب سے پہلے ہمین تحقیق اوس قوم کی لازم ہے جسکی یہہ تاریخ ہے -

اس قوم کے خصائص جسمانی اور روحانی کیا ہین اور ان مین موہوم اور وراثت اور دوسری اقوام مختلفہ کی باہم معاشرت نے کیا کیا تغیرات پیدا کئے ہین یہہ وہ مسائل ہین جن کا حل کرنا نہایت ضرور ہے اور انہین کی طرف ہم اپنی توجہہ کو پہلے مبذول کرتے ہین -

# باب نہم اقوام عرب کی خصایص جسمانی و روحانی کے بیان میں

صاحب عزت وجاہ مولوی سید علی بلگرامی شمس العلما تمدن عرب مین اقوام
عرب کے حالات تحریر فرمائے ہین اوسمین سے کچھہ خوشہ چینی کرتا ہون مگر قبل اسکے کہ اقوام
عرب کے حالات بیان کئے جائین علم الانسان کے کچھہ مسئلے لکھے جائین تاکہ اسباب کے
بعض مشکل مسائل کے سمجھنے مین آسانی ہو علم الانسان کل گروہ انسان کے جو تمام
دنیا مین بسے ہوے ہین چند اقسام پر اونکی تقسیم کی گئی جن کا نام اقوام رکھا گیا ہے اس
اصطلاح سے پہلے یہہ مراد ہوتی تھی کہ جسقدر گروہ انسانی کسی قوم کے تحت مین رکھے
گئے ہین ان مین باہم اوس سے کم فرق ہے جو حیوانات کے مختلف انواع مین ہے
لیکن علم طبیعی کی جدید ترقیون نے اس امر کو ثابت کردیا ہے کہ مختلف اقوام انسانی
مین ویسے ہی فرق ہے جیسے انواع حیوانی ہین اور اس وجہہ سے لفظ قوم کو مختلف
اقسام بنی آدم سے ویسی ہی نسبت ہے جو لفظ نوع کو مختلف اقسام حیوانی سے ہے
۔ لفظ قوم کی تعریف آسان طور پر یون ہو سکتی ہے کہ اسکا اطلاق اون جماعتون پر
ہوتا ہے جن مین اس قسم کے چند خصایص عام ہون جو ارثاً اولاد پر منتقل ہوتے گئے ہون
اور اب عام طور پر قوم کا لفظ ذات اور نسب کے معنی مین استعمال کیا جاتا ہے جیسے کوئی
کسی سے پوچھے کہ تمہاری کیا قوم ہے وہ کہے سید یا شیخ یا مغل یا پٹھان لہذا اس لفظ کا
استعمال آدمی ہی کیواسطے ہے نہ حیوان کیواسطے مگر بعض مقام پر محاورے کے طور پر کبھی حیوان
پر بھی اسکا استعمال ہوجاتا ہے جیسے کہا کرتے ہین کہ یہہ گھوڑا قومدار ہے ۔ **نوع** کے
لغوی معنی ۔ گونہ ۔ اور قسم ۔ کے ہین اور حیوان کے واسطے اسکا استعمال بجاے قوم کی
ہے اور اہل منطق کی اصطلاح مین نوع کی تعریف یہہ ہے نوع اوس کلی کو کہتے ہین کہ
اون ذاتون پر کہ جنکی حقیقت واحد ہو واقع ہو جیسا کہ انسان کہ زید اور عمر اور خالد پر

اوسکا اطلاق ہوتا ہے جو شخص **علم الانسان** سے واقف نہین ہے اوسکے نزدیک
لفظ "قوم" اور "ملت" مترادف معلوم ہونگے لیکن فی الواقع اصطلاحًا ان دونون
لفظون کے معنی مین بڑا فرق ہے لفظ **ملت** کا اطلاق ایک ایسے گروہ اشخاص پر
ہوتا ہے جو اکثر مختلف اقوام کے ہین لیکن ایک ہی حکومت کے ماتحت ہین اور نفع
وضرر مین دوسرے کے شریک ہین مثلاً ملت انگریز۔ ملت جرمنی۔ ملت اسٹریا۔
ملت فرانس۔ ان پر اطلاق قوم انگریز۔ یا جرمنی۔ یا اسٹریا۔ یا فرانس کا نہین ہو سکتا
کیونکہ ان ملتون مین جو اقوام ہین وہ ابھی تک اس قدر مختلف اور غیر ممزوج ہین کہ انہین
ایک قوم نہین کہہ سکتے ممکن ہے کہ یہہ مختلف اقوام جو ایک ملت کے اجزا ہین ایک
ہی حکومت کی رعایا ہون ایک ہی **مذہب** رکھتے ہون ایک ہی زبان بولتے
ہون لیکن جب تک ان کے باہمی ازدواج و امتزاج سے صاف اور صریح خصایص
جسمانی اور روحانی نہ پیدا ہو جائین انپر ایک قوم کا اطلاق نہین ہو سکتا۔

**ملت** کے لفظ کی تحقیق جو اوپر گذری یہہ فرنچ موزخ کی طبع آزمائی ہے۔
مین بیان کرتا ہون جو ہمارے محاورے مین ملت کے معنی ہین **ملت** بکسر میم وفتح لام
مشدد بمعنی دین وگروہ وکیش وشریعت ایک اردو کا شاعر کہتا ہے ؎

کسکی ملت مین گنون آپکو بتلا اے شیخ — تو کہے گبر مجھے گبر مسلمان مجھکو

فقیر کاتب الحروف محمد اکبر کہتا ہے ؎

جو رنگِ عشق مین ڈوبا ہو وہ اہل نسبت کیا — محبت کا یہہ معین مین ہوا ہی دل وہ ملت کیا

حضرت مولوی روم قدس سرہ فرماتے ہین

ملت عشق از ہمہ ملت جداست — عاشقانرا مذہب و ملت خداست

دوسرے مقام پر فرماتے ہین

ہرچہ گیرد علتی علت شود ؎ کفر گیرد کاملی ملت شود

مین کہہ چکا اب وہی فرنچ موزخ کہتا ہے اوپر وہ بیان کرچکا ہے کہ جبتک ازدواج

وامتزاج سے صاف اور صریح خصایص جسمانی وروحانی نہ پیدا ہو جائین اونپر ایک قوم
کا اطلاق نہین ہو سکتا فرنچ مورخ کہتا ہے کہ مگر ان خصائص نئے پیدا ہونے کیلئے ایک
زمانہ دراز چاہئے ۔ خصائص نسلی کے قائم ہونے مین جسقدر دیر لگتی ہے اوسیقدر اونکے
زائل ہونے مین بہی دیر لگتی ہے اسیطرح ایک قوم کو دوسری قوم کے ساتھہ گھل مل جانیکے
لئے بہت زمانہ درکار ہے کیونکہ ہر ایک قومی خصوصیت کے زائل ہو جانے اور نئی خصایص
کے جو بوجہہ امتزاج اقوام اور تغیر مرزبوم کے پیدا ہوتی ہین قائم ہونیکے لئے ضرور ہے کہ یہہ
خصایص ایک مدت دراز تک وراثتاً اولاد مین آباً عن جدٍ پہنچتی رہی ہون ۔
منجملہ اون اسباب کے جو کسی قوم کی خصایص کو تبدیل اور قائم کر دیتے ہین کہا جاتا ہے
کہ مرزبوم بڑا سبب ہے لیکن مرزبوم کتنا ہی قوی سبب تغیر کا کیون نہو وراثت جسکے
ذریعہ سے ایک قوم سے خصایص زمانہ دور و دراز سے قائم ہوتے آئے ہین اس پر
بہت زیادہ قوی سبب ہین اور مرزبوم کے اثر کو باطل کرتے ہین بہت سے واقعات
تاریخی سے جو ہمارے سامنے موجود ہین ثابت ہوتا ہے کہ جب کوئی قوم پرانی ہو جاتی
ہے تو وراثت کے ذریعہ سے اس کی خصایص اس درجہ قائم و دائم ہو جاتے ہین کہ اختلاف
مرزبوم سے وہ مطلق متاثر نہین ہوتین اور وہ قوم بجاے اسکے متغیر ہو نیست و نابود
ہو جاتی ہے ۔ اس کی ایک مثال قوم یہود ہے جو اس وقت تمام دنیا کے ہر گرم و سرد
حصہ مین موجود ہے لیکن اس کی خصایص جسمانی وروحانی مین کوئی فرق نہین آیا اسیطرح
مصر کی گرم آب و ہوا اور اوس سرزمین کا آفتاب عالمتاب انمین ایسا تغیر نہ پیدا
کر سکا کہ وہ اسوقت تک قائم رہتین اور وہ سب قومین وہین مرچکین اور زیر زمین ہوگئین
مین کہتا ہون اس ہندوستان مین مارواڑی بہی دنیا کے ہر حصے
مین تجارت کے ذریعہ سے موجود ہین مگر مرزبوم کی آب و ہوا نے اونکے خصایص جسمانی
وروحانی کو زائل نہین ہونے دیا ۔

اصل یہہ ہے کہ خصوصیات قومی جو وراثت کے ذریعے سے قائم ہوئی ہین انہین وراثت ہی زائل کر سکتی ہے اور اسی وجہہ سے مزیوم کا اثر اون ہی اقوام پر ہوتا ہے جو جدید ہین یعنی ایسی اقوام مختلفہ کے باہمی ازدواج و امتزاج سے پیدا ہوئی ہین جن کے خصایص موروثی ایک دوسرے سے مختلف ہین۔

ایسی صورت مین ایک قسم کے خصایص موروثی دوسرے قسم کی خصایص موروثی سے اکثر شکست ہوکر زائل ہو جاتے ہین اور مزیوم کے اثر کو پورا موقع تغیرات پیدا کرنے کا حاصل ہو جاتا ہے — اس باہمی ازدواج و امتزاج کے کارگر ہونیکے لئے یہہ بھی ضرور ہے کہ یہہ طریقہ ایک مدت دراز تک جاری رہا ہو اور ان اقوام کے افراد بھی تعداد مین قریب قریب برابر ہون اگر کسی ایک قوم کے اشخاص تعداد مین زیادہ ہون تو قوم جدید مین انکی خصایص زیادہ ہو جاینگے مثلاً اگر کسی سیاہ فام قوم مین چند اشخاص کسی سفید رنگ قوم کے شامل کر دئے جائین تو دو چار پشتون کے بعد انکا اثر تک باقی نہ رہے گا اور اسیوجہہ سے اگر قوم فاتح تعداد مین بھی زیادہ ہو تو قوم مفتوح کے خصائص موروثی بتدریج زائل ہو جاتے ہین۔ اس مقام پر ہم حال کے یونانیون کی مثال دے سکتے ہین جن مین انکے آباواجداد کی وہ خصائص جو ہمین قدیم پتھر کی مورتون کے ذریعے سے معلوم ہوئی ہین مطلق نہین پائی جاتین اسی طرح جب کسی قوم فاتح کی تعداد کم ہو تو وہ بالکل قوم مفتوح مین مل جاتی ہے جیسا کہ رومیون نے جسوقت فرانس کا ملک لیا تو وہ بھی ان اقوام مین مل جل گئے اسوقت فرانسیسی اپنے تمدن اور اپنی زبان کے لحاظ سے رومیون کے قائم مقام ہین لیکن قوم اور نسل کے لحاظ سے اون کے قائم مقام نہین ہین۔ جو حال رومیون کا ملک فرانس مین ہوا وہی عربون کا مصر مین ہوا آگے چلکر معلوم ہوگا کہ مصریون نے ایران و یونان و روم کی نہ تو زبان کو قبول کیا اور نہ ان اقوام فاتح کے تمدن کو۔ لیکن عربونکی زبان عربون کے مذہب اور انکے تمدن کو اونہون نے اس کشادہ پیشانی اور آمادگی کے ساتھہ اختیار کر لیا کہ مصر

اسلامی ملکون مین سب سے سربرآوردہ ہوگیا اور عربون اور مصریون مین اس قدر باہمی ازدواج اور امتزاج ہوا کہ تیسری پشت مین ایک درمیانی قوم پیدا ہوئی جس کی اصلیت کا امتیاز کرنا مشکل ہوگیا۔ لیکن بمرور زمان مصریون کی تعداد ان کے حاکمون پر اس قدر غالب آگئی اور عربون کی نئی آمد اس قدر کم ہوتی گئی کہ قوم مصری سے عربی خون کا اثر بالکل زایل ہوگیا اور اس وقت فلاحین مصر اگرچہ مذہب اور زبان مین عرب ہین لیکن فی الحقیقت وہ قائم مقام اور اولاد اوس ہی قدیم قوم کی ہین جس نے اہرام مصر کی تعمیر کی تھی جو کچھہ اوپر بیان ہوچکا اوس سے معلوم ہوگا کہ اقوام انسانی کی تقسیم و ترتیب مین نہ زبان کام آتی ہے نہ مذہب اور نہ تقسیمات ملکی۔

اسی طرح کاسۂ سر کی ساخت۔ رنگ۔ قیافہ۔ اور مثل ذالک دوسری خصایص جسمانی سے بھی زیادہ مدد نہین ملتی۔ ان خصایص کی بنا پر البتہ بعض بڑی بڑی اصولی تقسیمات کا قائم کردینا تو ممکن ہوجاتا ہے (اگرچہ ان کی نسبت بھی پورا اتفاق نہین ہے) لیکن یہہ خصایص ہمین مطلق وہ باریک فرق نہین بتا سکتین جو وہ ہمسایہ اقوام مین (مثلاً یورپ کی مختلف قومون مین) پائے جاتے ہین۔

**بہرحال** ہماری رائے مین اقوام انسانی مین ایسے اور بھی خصایص موجود ہین جو اوسیقدر مستقل ہین جیسے خصایص جسمانی اور اگرچہ علم الانسان کے محققین نے اونکی طرف زیادہ توجہہ نہین کی لیکن یہہ وہ خصائص ہین جن کی بنا پر اقوام انسانی کی تقسیم ہوسکتی ہے ہماری مراد انسان کی خصایص ادراکی و اخلاقی سے ہے۔ کوئی شخص خصایص جسمانی کو کتنا ہی کیون نہ مانتا ہو وہ ہرگز انکار نہ کرسکیگا کہ اگر اوسکے سامنے دو قومین پیش کردی جائین تو اوسے اونکی حالات کو معلوم کرنے مین بمقابل خصایص جسمانی کے اون اقوام کی خصایص روحانی سے بہت زیادہ مدد ملے گی۔ خصایص روحانی بھی اوسی التزام کے ساتہہ ارثاً اولادین ظاہر ہوتی ہین جیسے خصایص جسمانی۔ جب کسی

قوم کی ترقی و تنزل پر غور کرو تو سخت حیرت ہوتی ہے کہ اوس قوم کی خصایص اخلاقی
اور ادراکی کس مضبوطی اور التزام کے ساتھہ سالہاے دراز تک قوم کی اولاد اور
احفاد مین قائم رہے ہین - ایک قوم کی رسوم و اوضاع ایک قوم کی تاریخ اور دنیا
مین اوسکے کئے کامون کی سرگذشت نتیجہ انہین خصوصیات اور انہین خطرتی رُجحانات
کا - ہر ایک فرد بشر کے افعال کی محرک فطرتاً اور بلا ارادہ اوسکی جبلت یعنے وہ
خاص مجموعہ صفات ہے جو اوس نے اپنی پیدائش سے پائی ہین اور جو اوسکے محسوسات
اور افعال کو معین اور محدود کرتی ہین - یہہ جبلت ہر ایک قوم مین علحدہ ہے اور
اسی وجہہ سے ایک ہی قسم کے نظامات کا اثر مختلف اقوام پر مختلف ہوا کرتا ہے
مثلاً امریکہ سے جنوبی جہان اندلس کی چھوٹی چھوٹی جمہوری حکومتین ہین اور امریکا ے
شمالی کی ممالک متحدہ دونون کی طرز حکومت ایک ہی ہے لیکن ایک طرف تو
دردناک بدعملی اور غدر ہے اور دوسری طرف روز افزون ترقی اور سرسبزی -
مستعدی - پیش بینی - جرأت - کام مین سبقت - حکومت کی صلاحیت - اپنے
اختیار و غیرہم وہ خصایص ہین جو ارثاً تو کسی قوم مین آسکتے لیکن کوئی طرز حکومت یا کسی
قسم کے نظامات انہین پیدا نہین کرسکتے - جب کسی قوم مین ایسے اشخاص ہون
تو وہ اوس قوم کے ہر فرد مین پیدائش کے ساتھہ آجاتے ہین اور سالہاے دراز کے
ارث کی خبر دیتی ہین - سچ یہہ ہے کہ ہمارا اسوقت کا ہر ایک فعل نتیجہ ہے اون
علل کا جن کا سلسلہ گذشتہ سالہاے دراز تک منتہی ہوتا ہے - اگرچہ خصایص
اخلاقی و ادراکی اوسیقدر پایدار اور مستقل ہین جیسے خصایص جسمانی لیکن ان مین بھی مثل
خصایص جسمانی کے آہستہ آہستہ بمرور زمان اور اون اسباب کی وجہہ سے جنکا
ذکر اوپر ہوچکا ہے تغیر و تبدل پیدا ہوتا ہے ان اسباب مین دہ سبب نہایت قوی
ہین اول اثر مزیوم و ہمسایہ اور دوم اثر امتزاج باہمی مثلاً ہیلوگابالس کے وقت کے

رومیون کے وہ جبلت نہ تہی جو انکے آبا و اجداد کی زمانہ سلطنت جمہوری کی تہی اور
اسوقت کے باشندگان ممالک متحدہ امریکا کا اگرچہ انگریزون کی اولاد سے ہین لیکن
اون کی جبلت باشندگان انگلستان سے بالکل علحدہ ہے۔ اقوام موجودہ مین
اکثر کے خصایص ابہی معرض تغیر مین ہین اور متعین و مقرر نہین ہوسے ہین۔ اون عظیم
الشان غزوات اور فتوحات کے باعث سے جن سے یہہ اقوام منتج ہوئی ہین مختلف
قسم کے اسباب تغیر یکجا ہوگئے ہین اور انکو یکجا ہوسے اتنا زمانہ نہین گذرا کہ وہ ان اقوام
مین ایسی خصایص پیدا کرسکین جو ساری قوم مین عام ہون۔ اگر ہم کسی خاص قوم کو لیلین
تو یہہ مسئلہ بہت آسانی سے سمجہہ مین آسکتا ہے مثلاً قوم فرانس جو بظاہر ایک جنس
ہے اور متحد الاجزا معلوم ہوتی ہے مختلف اجزا سے بنی ہوئی ہے جن مین تمیری۔
ونارمن وسلٹ واکی ٹین ورومی وغیرہم شریک ہین۔ ان اقوام سے ملک فرانس
پر دہاوا کیا اور ان کے باہمی امتزاج کا نتیجہ حال کی قوم فرانس ہے اگرچہ یہہ امتزاج
اسوقت تک بہی ناقص حالت مین ہے (حاشیہ ہیلوگابالس
رومیون کے اخیر زمانہ کا نہایت ظالم اور کج خیال شاہنشاہ تہا اوسنے اپنے
گہوڑے کو شہر کا حاکم بنایا تہا۔ تمام ہوا حاشیہ)

# قوم عرب کی اصلیت

محققین علم الانسان سنے مختلف توجیہات کی بنا پر جن مین زیادہ تر
زبان کا لحاظ رکہا ہے کُل اون اقوام کو جنہون سنے وقتاً فوقتاً ممالک عربستان
اور ایشیا سے کوچک مین بود و باش کی ہے یعنے عرب ویہود وفنیقی وعبرانی
وشامی وبابلی واسیری کو ایک خاندان مین شامل کردیا ہے اور اوسکا نام خاندان سیماٹیکی

رکہا ہے ۔ ان اقوام کا متحد النسل ہونا اولاً انکی السنہ کی باہمی مشابہت سے
ثابت ہوتا ہے اور ثانیاً اون بعض جسمانی خصایص سے جو ان سب مین عام ہین
مثلاً بالونکی سیاہی ڈاڑہی کا بہرا ہونا رنگ کا پہیکاپن وغیرہم ان خصایص کی قوت
کے بارے مین بہت کچہہ کہا جا سکتا ہے لیکن چونکہ یہہ بحث ہمین مطلب سے دور
لیجائیگی مین محض ان خصایص کو اوسیطرح ذکر کر دینے پر اکتفا کرتا ہون جس طرح انہین
کتب ابتدائی مین لکہا ہے ۔
محققین مین متفق الرا ہین کہ ہیأت جسمانی کے لحاظ سے اون تمام اقوام کی
ساخت جنہین ہم نے اوپر گنایا ہے دو ڈہانچہ پر ہے اول نازک اور دوم درشت
ہو سکیو ریپار کہتے ہین کہ قسم اول کے خواص یہہ ہین قامت راست لیکن میانہ
سے متجاوز نہین ہاتہہ پیر پتلے اور مضبوط پہٹے سڈول چہرہ لمبا او نیچے کی طرف
پتلا ۔ ٹہوڑی نکیلی ۔ موتہہ کا دہانہ چہوٹا ۔ دانت سفید اور خوبصورت ۔ ہونٹہہ
پتلے ۔ ناک پتلی ۔ اور راست پیشانی سے ملی ہوئی نہایت خمدار اوسکی نوک
شکاری پرند کی چونچ کیطرح گہومی ہوئی ۔ آنکہین سیاہ اور کشادہ باریک ابرؤن کی
قوس کے نیچے چہپی ہوئین ۔ کاسۂ سر لمبا ۔ یہہ خواص عربین مین نہایت کثرت سے
پائے جاتے ہین اور بنی اسرائیل اور سریانیون مین اور قدیم جدید مصریون مین بہی یہہ
ڈہانچا پایا جاتا ہے ۔
قسم دوم کے خواص حسب ذیل ہین قد کم و بیش بلند لیکن جسم موٹا اور بہدا
پٹہے نہایت گداز چہرہ زیادہ چوڑا اور زیادہ قوت دار ۔ جبڑا بہت ہی مضبوط اور اکثر
اوقات سامنے کو نکلا ہوا ۔ ٹہوڑی نمودار ۔ دہانہ بہاری ۔ ہونٹہہ موٹے ۔ ناک
خمدار لیکن جڑی اور جڑ سے موٹی ۔ ابرو کی کمانین نہایت گنجان اور سیاہ سیاہ
بڑی بڑی آنکہین سپاٹ یا فکن پیشانی کہری اور دبی ہوئی ۔ یہہ ڈہانچہ قدیم زمانہ کے

اسیری مین کمال کو پہونچ گیا تہا اور اوسوقت بہی عبریون اور عربونمین پایا جاتا ہے۔ مصریونمین صاف اور صریح طور پر افریقیہ کے خونکا میل معلوم ہوتا ہے اور اس کا ثبوت اون کی بعض جسمانی خصایص اور اعضا کے باہمی مناسبت سے پایا جاتا ہے۔

ان خصایص جسمانی کی کسی قدر وقعت کیون نہو (اگرچہ ہمین خود اسمین بہت کچہہ شک ہے) یہہ امر یقینی ہے کہ اگر اقوام سمیا طیقی متحد النسل ہین تو اس اتحاد کا وجود بہت ہی زمانہ قدیم مین اور از منہ تاریخ سے پہلے ہونا چاہیے کیونکہ جہانتک ہمین تاریخ و روایات سے پتہ لگتا ہے ان اقوام مین اختلاف پیدا ہوچکا تہا۔ اگر ہم ان اقوام سمیا طیقی کے تمدن اور طرز معاشرت کو جو فی الواقع شیوخ اقوام کی حکومت سے عبارت ہے اپنے حال کے اعلی مقیاس ترقی سے جانچین تو معلوم ہوگا کہ در حقیقت اونہون نے کچہہ زیادہ ترقی نہین کی تہی۔ لیکن یاد رکہنا چاہیے کہ ان اقوام نے دنیا مین عظیم الشان حکومتین قائم کی ہین اور منجملہ چہہ بڑے مذاہب کے جو اس وقت سارے عالم پر مستولی ہین تین مذہب یعنی مذہب یہود مذہب نصارے مذہب اسلام اسی طبقہ کی شاخ یہود و عرب سے نکلے ہین۔

مین عرض کرتا ہون ہمارے فرنچ مورخ جو کہتے ہین کہ مذہب اسلام یہود و عرب کی ایک شاخ ہے یہہ اونکا ایک خیال ہے ورنہ ایسا نہین ہے اصولی مسئلہ مین بہت اختلاف ہے یہود کے مذہب مین بہی توحید باقی نہین رہی تہی وہ حضرت عزیر علیہ السلام کو ابن اللہ کہتے ہین اور اونہین کی تقلید مین نصاری حضرت عیسے علیہ السلام کو ابن اللہ کہتے ہین تو نصارے کا مذہب تو البتہ یہود کے مذہب کی ایک شاخ قرار پا سکتی ہے اور خاندان انکا وہی ہے یعنے حضرت عیسی علیہ السلام بہی مان کیطرف سے بنی اسرائیل تہے اور حضرت موسی علیہ السلام بہی ہمارے حضرت روحی فداہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اولاد

اسمٰعیل ہین اور اصول سامالت بہی اون سے جُدا ہیہ مذہب اسلام کیونکر یہود کی شاخ
قرار پا سکتا ہے تَتَوَ کَلاّ ھُنا ـ

خاندان ہمیا طیقی کی وہ خاص شاخ عرب جس سے اسوقت ہم بحث کر رہے
ہین شاخ یہود کے ساتہہ نہایت قرابت قریبہ رکھتی ہے **(مان** اسکو ہم ہاشمی
ہین کہ ابراہیم علیہ السلام کے ایک بیٹے کی جسکا نام اسمٰعیل ہے عرب ہین اور چھوٹے
بیٹے جسکا نام اسحٰق ہے یہود ہین) اور قدیم الایام سے یہہ قرابت چلی آتی ہے اور
اسکا ثبوت ہمین اونکی السنہ باہمی مشابہت سے اور نیز اون روایات سے ملتا ہے
جن مین یہہ دونون اقوام متحد الاصل بیان کی گئی ہین ـ اسمین شک نہین کہ زمانہ
ترقی اسلام کے عربون مین اور اس زمانہ کے یہودیون کوئی مناسبت نہین ہے ـ
کیونکہ یہودی ہمیشہ سست و بزدل اور بخیل و حریص دیکہا گیا ہے اور ایک کا
دوسرے سے مقابلہ کرنے مین البتہ عربون کی کسر شان ہے لیکن یاد رکہنا چاہیئے
کہ یہودیون کی خصایص موجودہ اور زمانہ حال مین اونکی ذلت و خواری نتیجہ اون اسباب
اور طرز معیشت کا ہے جنکی زنجیرون مین وہ قرنہا سے دراز سے جکڑے ہوئے ہین
جو کوئی قوم اس قسم کے اسباب معیشت سے گھری ہوئی ہو کہ بجز تجارت اور ناجائز
**سود خواری** کے اوسے اور کوئی وجہ معاش باقی نرہی ہو اور ہر شخص اوسے
حقارت اور بدگمانی کی نظر سے دیکہے تو اوسکا یہی حال ہو جائیگا جو یہودیونکا ہوا ہے
جنکے ہر فرد بشر امیر و غریب مین یہہ خصایص قبیحہ موجود ہین اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پچاس
صدی کی وراثت نے اونہین ہمیشہ کیلئے اس قوم مین قائم اور مستحکم کر دیا ہے
اَلْعِیَاذُ بِاللہِ ـ

**مین نہایت ادب سے دست بستہ ہو کر مسلمان بھائیونکے جناب مین عرض کرتا ہون کہ یہہ**
اوپر کی عبارت ایک غیر متعصب عیسائی مورخ کی ہے اور بڑے بڑے مورخونکا قول اور

اور تجربہ ہے دیکھیئے اس ہندوستان مین بہی جو مہاجن کہ سود بٹے کا کام کرتے ہین باوجود دولتمندی کے چہوٹے چہوٹے درجون کے آدمیون سے ڈرا کرتے ہین اور پست خیالی اونکی فطرت ہوجاتی ہے ترقی کے خیالات اونہین خواب مین بہی نظر نہین آتے یہہ وہ بری صفت ہے کہ قواعد حکمیہ اور اصول اخلاقیہ اسکے پلید ہونیکی شہادت دے رہے ہین اگر حکم قرآن نہین مانتے ہو تو اسکی شرم کرو کہ ایک عیسائی کس برے طریقے سے تمکو متنبہ کر رہا ہے شرم شرم شرم ۔

عربون اور یہودیون کی قرابت کی ابتدا دیکہنے کیلیے ہمین حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے زمانہ پر نظر ڈالنی چاہیئے حضرت حقیقت مین ایک بدوی قبیلہ کے شیخ تہے جو اپنے ہمسایون کے ساتہہ ہمیشہ جنگ کیا کرتے تہے جیسا کہ آج بدویونکی عادت ہے یہودیون کے مصر مین قید ہونیکی یہی معنے ہین کہ مصریون نے لڑائی مین اون پر فتح پائی اور اس لوٹ مار کرنے والے قبیلہ کو مصر شمالی مین ایسا بند کر دیا جہان سے وہ باہر نکل نہ سکتے تہے اس قید سے وہ حضرت موسی علیہ السلام کے وقت مین باہر نکلے کیونکہ وہ مصر مین اس زمانہ تک رہ چکے تہے کہ اونکی تعداد بڑہ گئی تہی اور اونمین فراعنہ سے مقابلہ کرنیکی قوت آگئی تہی قید سے نکلنے کے بعد پہر اونہون نے چالیس برس تک اپنی وہی قدیم خانہ بدوشی کی زندگی بسر کی حضرت داؤد علیہ السلام کے وقت تک بہی من حیث القوم یہودیون اور فلسطین اور عربستان کے دوسرے قبائل عرب مین کوئی فرق نہین معلوم ہوتا تہا ۔

# اقوام عرب کے اقسام

عموماً یہہ بات خیال کیجاتی ہے کہ کل عرب ایک ہی قوم ہین اور علی العموم

اہل یورپ کی نظر ونمین افریقی اور ایشیائی حصہ مسلمان اور مراکش سے لیکر عربستان کا ہرایک رہنے والا اوسی طرح عرب سمجھا جاتا ہے جیسے کہ مشرقیونکی نظر ونمین کل اہل یورپ انگریز جرمنی اطالی روسی وغیرہم ایک ہی قوم کے ہین جسکا نام فرنگی رکھا گیا ہے -

جو رائے ہم عربونکی نسبت قائم کرتے ہین وہ فی الواقع اوسی قدر غلط ہے جیسے عربونکی رائے اہل یورپ کی نسبت - اونمین بھی اوسیقدر مختلف اقسام کے اجزا پائے جاتی ہین جیسے ہم مین بلحاظ اون مختلف ممالک کے جن مین وہ رہے ہین اور اون مختلف اقوام کے جنکے ساتھہ وہ ممزوج ہین عربون نے بھی ایک نہایت پیچیدہ ترکیب پیدا کی ہے مثلاً وہ عرب جو اس وقت مکہ معظمہ مین متوطن ہین اور جو کسی زمانہ مین نہایت خالص نسل کے تھے اب اون تمام اقوام سے مل جل گئے ہین جو حضرت رسالت مآب صلعم کے وقت سے اس وقت تک ہر سال حج بیت اللہ کو آتے ہین اور جن کے وطن سواحل محیط غربی سے دریاے سندھ تک واقع ہوے ہین یہی حال باشندگان افریقیہ اور شام کا ہے فینیقی - بربر - عبرانی - ایرانی - یونانی - رومی - یہہ کل اقوام کم وبیش عربون کے ساتھہ گھل مل گئی ہین خیال کیا جاتا ہے کہ نجد کے باشندے جو عربستان کے حصہ وسطی مین تمام دنیا سے علیحدہ واقع ہوا ہے خالص النسل عرب ہونگے لیکن مدت دراز سے وہان کے باشندون مین حبشی خون کا میل بہت زیادہ ہو گیا ہے جتنے سیاح عربستان کے اندرونی حصہ مین گئے ہین اون سب نے اس حبشی میل کو حیرت کی نظر سے دیکھا ہے رالنا ایک خطہ یمن کا ذکر کرتا ہے جہان کو باشندے گویا سیاہ فام ہو گئے ہین حالانکہ اوسی خطہ کے پہاڑی باشندے جنمین کم میل ہے سفید ہین بہی سیاح اوس ملک کے ایک شیخ القبیلہ کے خاندان کے بیان مین لکھتا ہے کہ اوس کے بچون مین مختلف الالوان ماؤن کے سبب سے سیاہ سے لیکر سفید تک کل مدارج موجود تھے والن نے جو فین قوم کی قوم سیاہ غلامون کی دیکھی ہے نجد مین بھی حبشی بکثرت ہین اور نہ یہان اور نہ عربستان کے کسی اور خطہ مین

کوئی تعصب رنگ کے نسبت پایا جاتا ہے اور اسی وجہہ سے ان مین و رعربون مین باہمی ازدواج اور امتزاج جاری ہے پالگریو بیان کرتا ہے کہ اوس کے زمانہ سفر مین نجد کے مشہور شہر قطیف کا حاکم ایک حبشی تہا ۔ وہی لکھتا ہے کہ ریاض مین منیر بہتیر سے وو غلے دیکہے ہین جو چاندی سے منڈہے قبضہ کی تلوارین باندہے اکڑتے پہر رہے تہے اور اونکے بلازمین مین نہایت خالص نسل کے اسمعیلی اور قحطانی عرب موجود تہے ۔ رنگ کے تعصب نہونے پر لیڈی این بلنٹ کو بہی حیرت ہوئی وہ اپنے سفر نجد کے احوال جو اونہون نے ۱۸۷۸ء مین لکہا ہے تحریر کرتی ہین کہ مشکا کہ مین جو نجد سر آوردہ شہرونمین سے ہے وہ حاکم ایک حبشی ہے بالکل سیاہ فام اور اوس مین حبشیونکی سب نفرت انگیز خاصیتین موجود ہین ۔ مجہے بالکل خلاف عقل معلوم ہوتا ہے کہ اس قسم کا ایک شخص جو اس وقت تک حلقہ غلامی مین ہے ایک دائرہ امراے سفید فام کا مرکز ہو اور وہ سب کے سب جن مین اکثر خاندانی امیر ہین اوسکے پشت پناہ بن جائین اور اوس کے ادنی اشارہ کی تعمیل اور اوس کے ذلیل سے ذلیل ظرافتون پر ہنس دینے کے لئے تیار رہون ۔

اس قسم کا امتزاج زیادہ تر اعراب متوطن مین پایا جاتا ہے کیونکہ ہر ایک شخص اپنے حرم مین مختلف الالوان عورتونکو رکہنا باعث افتخار خیال کرتا ہے ۔ برخلاف اسکے بدویون اور علی الخصوص کوہستانیون کی نسل بہت زیادہ خالص ہے ۔ اثنا ذکر کرنا ضرور ہے کہ شام کے حصہ شرقی مین اور علی الخصوص پلمورہ کے قریب جو بالکل صحرا مین ہے ایسی اقوام بدوی نظر آتی ہین جنکی آنکہین کرنجی اور بال سفید ہین جس سے معلوم ہوتا ہے کہ انمین اقوام شمالی کا میل ہوگیا ہے

کاتب الحروف محمد اکبر ابو العلائی عرض کرتا ہے کہ انگریزی فرنگی مورخین اور سیاحون کو حیرت ہے کہ عربونمین رنگ کا تعصب کچہہ نہین ہے اور غلامون کو اعلی درجہ کی حکومت دیدیتے ہین اور امراے شہر جو خالص النسل ہین اونکی فرمانبرداری کرتے ہین

مسلمانونکی طرف سے اسلامی فطرت نے اونکو جواب دیدیا اہل یورپ کا یہہ خیال ہے کہ مسلمان غلامونپر بہت ظلم کرتے ہین اور اونکو آدمی نہین سمجھتے ہین اسلام نے غیرت اور قومی تفرقہ بالکل باقی نہین رکھا غلام مالک کے ساتھہ ایک دسترخوان پر کھانا کھاتا ہی ایک ہی طرحکا لباس پہنتا ہے صرف خیالی اور فرضی تفرقہ ہے ؎

کیا لطف جو غیر پردہ کھولے ‌‌ جادو وہ جو سر پہ چڑھ کے بولے

# اقوام عرب کی مختلف اقسام کا بیان

عربونکی ابتدائی تقسیمین دو ہی ہین اور یہہ تقسیمین اونکی روایات اور طرز معیشت کی بنا پر ہین یعنی اہل الوبر اور اہل المدر یہہ تفریق نہایت ہی ضرور ہے اور عربون کی تاریخ پڑھتے وقت اسے ہمیشہ مد نظر رکھنا چاہیے اہل الوبر جنہین عموماً بدویون کے نام سے تعبیر کرتے ہین مراکش سے لیکر عربستان تک طرز معیشت و اوضاع و رسوم و عادات مین اسوقت بھی بجنسہ ویسے ہی ہین جیسے وہ ہزار سال سے چلے آتے ہین اور شاید وہ ہمیشہ ایسے ہی رہینگے جیسا کہ وہ ازمنہ مندرجہ تورات مین کیا کرتے تھے اس وقت بھی وہ قبائل ہین بود و باش ویسے ہی کرتے ہین اور جب کبھی اونکے اونٹ اور مویشی ایک پڑاو کے پانی اور چارہ کو پوری طرح صرف کر چکے تو اپنے خیمے اوٹھا کر دوسرے پڑاو پر چلے جاتے ہین۔ برخلاف اسکے اہل المدر یعنے باشندگان قصبات و شہر اپنی عادات و رسوم مین بلحاظ مقام بود و باش و نیز اون اقوام مختلفہ کے جن سے اون کو سروکار ہے بدلتے رہتے ہین۔

اہل الوبر اور اہل المدر کی تقسیم روایات عرب سے بھی مطابقت رکھتی ہے ان روایات کی رو سے عرب تین قومونسے نکلے ہین۔ انمین سے پہلی قوم جاہلیت ہی یا ئدہ

مفقود ہوگئی تہی اور دوسری قوم قحطان کی (جیسے توراۃ مین یقطان لکہا ہے) اولاد تہی یہہ اہل مدین سے تہی اور اونہون نے یمن مین سکونت اختیار کی اور اقوام عرب مین یہہ قوم سب سے زیادہ خالص اور صحیح النسب خیال کیجاتی ہے تیسری قوم حضرت اسمعیل علیہ السلام کی اولاد مین ہے جن کی والدہ مصر کی رہنے والی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دوسری زوجہ تہین ۔

موجودہ اقوام عرب کے ممزوج الاصل ہونے کی جو کیفیت اوپر بیان ہوچکی ہے اوس سے معلوم ہوگا کہ اس وقت عرب کا خالص نمونہ مطلقاً مفقود ہوگیا ہے ۔ اس قسم کی نسل عرب کا وجود جس کو بالتخصیص عرب کہہ سکین ویسا ہی محال ہے جیسے خالص قوم فرانسیسی یا اطالی کا وجود ۔ عربون کی خصایص جسمانی کے اون مختلف بیانات مین سے جو میری نظر سے گذرے ہین میری راے مین بیان مندرجۂ ذیل جسے لاری نامی رئیس اطباری فوج مصری نے لکہا ہے قوم کی بہت زیادہ افراد پر حاوی ہے وہ لکہتا ہے منجملہ ان خصائص کے جن کو لاری نے لکہا ہے خود میری نظر مین جو خصایص زیادہ تر تعجب انگیز ہین وہ یہہ ہین آنکہون کی فی الواقع حیرت انگیز چہاپ اور نمود اری علی الخصوص اطفال مین دانتون کی آبداری سفیدی کے ساتہہ ہاتہون اور پیرون کی نزاکت اور انداز کی صبارت یہہ وہ خصایص ہین جو اسوقت بجز بدویون کے اور کسی قوم مین نہین پائی جاتین ۔

علاوہ اس اصولی تقسیم کے جس کا ذکر اوپر ہوچکا ہے عملاً عربون کی تقسیم اون کے مقام بود و باش ہی کے اعتبار سے ہوسکتی ہے اور یہی تقسیم اس کتاب مین بہی ملحوظ رہے گی یعنی سلسلہ وار اعراب عرب اور اعراب شام و اعراب مصر و اعراب افریقہ و اعراب چین کا بیان کیا جائیگا ۔ اس بیان مین بمقابل خصایص جسمانی کے جن مین ہم دکہا چکے ہین کہ بے انتہا تغیرات ہوگئے ہین زیادہ تر خصایص روحانی سے جن کی وقعت اوپر ثابت ہوچکی ہے کام لیا جائیگا ۔

# اعراب عرب

عربستان متوسطہ کے باشندے وہ ہین جو باوجود جلشیونکے سا تہہ ملنے کے اس وقت بہی اپنے ازمنہ قدیمہ کے آبا اور اجداد سے بہت مشابہ ہین ۔ علی الخصوص وہ قبایل جو بدوی ہین اور پہلے ہم انہین کا ذکر کرینگے ۔ یہہ بدوی قبایل جن کی نسبت خیال کیا جاتا ہے کہ تمام عربستان کے باشندے ایسے ہی ہین نیم وحشی حالت مین ہین ۔ نہ اون مین کسی قسم کا تمدن ہے نہ اون کی کوئی تاریخ ۔ اگر معلوم کرنا چاہین کہ اونکی تین ہزار سال پہلے کیا تہی تو انسان آج اونکو دیکہہ لے بجز مذہب کے اون کی کسی چیز مین تغیر نہین آیا ہے ۔ وہ اسوقت بہی اوسی حالت مین ہین جو توارات مین مذکور ہے یا جیسے ہیرودوطس نے لکہا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ابد الآباد تک وہ اسی حالت پر قایم رہینگے جہان مین کے سے شاداب خطون کی یہہ خاصیت ہے کہ اوسمین متوطن اور زراعت پیشہ اقوام پیدا ہون وہان ریگستان کی خشک ریتی کی یہہ خاصیت ہے کہ اوسمین بجز بدوی لوگون کے کوئی نشو و نما نہ پا سکے ۔ بدوی قدیم الایام سے اور اس وقت بہی چہوٹے چہوٹے قبایل مین رہا کرتے ہین اور قبیلہ کے خاندانون سے کسی ایک خاندان کا رئیس اون قبیلہ کا حاکم یعنی شیخ القبیلہ ہوتا ہے شیخ کی حکومت بہت ہی محدود ہے اور اوس کا کام اسی قدر ہے کہ لڑائی مین قبیلہ کی سرداری کرے لوٹ تقسیم کردے اور دوسری رسوم مین صدر نشینی کرے ۔

بدویونکے دو ہی شغل ہین آپسمین لڑنا اور مویشی اور اونٹ کا پالنا ۔ وہ لڑائیان جو خفیف سے خفیف سبب سے بہی دو قبیلون مین ہو جایا کرتی ہین کبہی ختم نہین ہوتین کیونکہ بدویونکا ہمیشہ قانون توارات پر عمل ہے یعنی اَلْعَیْنُ بِالْعَیْنِ وَ السِّنُّ بِالسِّنِّ الخ اور جب کوئی فرد قبیلہ مین سے مارا جاتا ہے تو اوس کے بدلے مین ایک

سلسلہ خونریزیونکا قایم ہوجاتا ہے جب دو قبیلے لڑتے لڑتے تہک گئے تو پہر صلح ہوجاتی ہے اور جان کے بدلے مین دیت قبول کرلی جاتی ہے پس ظاہر ہے کہ ان بدویون کے اوصاف و معایب وہی ہین جو اونکی طرز معیشت اور اسباب زندگی سے منتج ہوے ہین۔

ہرڈر لکہتا ہے کہ عربون نے اپنے آبا و اجداد کی قدیم رسوم و رواج کو قایم رکہا ہے۔ اون مین اوصاف اضداد جمع ہین۔ وہ خونخوار بہی ہین اور غایت درجہ فرمانبردار بہی وہمی بہی ہین اور مغرور اور اونہین ہیچ اعتقادات اور کہانیون سے بے انتہا شوق ہے وہ گویا ہمیشہ جوان ہین اور جب کوئی نیا خیال اونکے ذہن مین بیٹہہ جاتا ہے تو اونمین بڑے بڑے کام کرنے کی صلاحیت پیدا ہوجاتی ہے ایک طرف تو وہ آزاد فیاض درگذر کرنیوالے ہین اور دوسری طرف مغلوب الغضب و بیباکی سے بہرے ہوے خاندان سمیا طیقی کے کل اوصاف اور کل معایب اس ملک عرب مین موجود ہین اپنی کل مایحتاج کو مہیا کرنے کی ضرورت نے اوسے پہرتیلا اور چالاک بنایا۔ ہر قسم کی تکالیف کو برداشت کرنیکی مجبوری نے اوسے صابر دیا آزادی کا وہ اسوجہہ سے عاشق ہے کہ یہی ایک نعمت ہے جو اوسکے حصہ مین آئی ہے۔ اور چونکہ اوسے ہر قسم کے تحکم سے نفرت ہے اس لئے لڑنا پڑنا اوسکی فطرت کا جز ہوگیا ہے خود اپنے اوپر سختی کی عادت نے اوسے دوسرون کے لئے بے رحم بنادیا ہے اور اوس مین انتقام کی خواہش پیدا کردی ہے۔ ملک اور خیالات کے متحد ہونے نے کل قوم مین ایک ہی معیار عزت و آبرو قایم کردیا ہے۔ اون کی ساری نام آوری تلوار اور مہمان نوازی اور فصاحت مین ہے تلوار تو اپنے حقوق حاصل کرنے کی ضمانت ہے اور مہمان نوازی اونکے لئے سارے قانون انسانیت کا لب لباب اور تحریر اور کتابت کی جگہہ پر فصاحت اون مین تمام باہمی نااتفاقیون کو ختم کرنے والی چیز ہے جن کا فیصلہ آلات حرب و ضرب سے نہین ہوسکتا ہے۔ مجہے اس قدر اور کہنا ہے

کہ اس وقت بھی اعراب بدوی ہین خواہ وہ عربستان کے ہون خواہ شام خواہ افریقیہ کے ایک آزادی کا ولولہ موجود ہے جسے ہم اہل یورپ مشکل سمجھہ سکتے ہین یہہ لوگ شہر اور قصبات کے باشندونکو نہایت حقارت کی نظر سے دیکھتے اور انہین غلام سمجھتے ہین اون کے نزدیک کسی مقام کو مسکن ٹھہرانا گویا آزادی کو خدا حافظ کہنا ہے - کیونکہ جہان مسکن معین ہوا اوسکے ساتھہ ہی غیر کا محکوم ہونا بھی لازمی ہے - بدویونکی ساری دولت آزادی ہے اور وہ اون کی نظرون مین اور تمام نعمتون سے بہتر ہے اور بیشک اونھون نے اس آزادی کو سالہاے دراز سے قایم بھی رکھا ہے گو یونانی رومی - ایرانی وغیرہم ملک گیر قومون نے تمام دنیا پر حکومت کی لیکن بدویون پر جب کبھی حکومت ہوگی تو چندروزہ ہوگی اور یہہ چند روزہ حکومت بھی بلا اس کے نہین ہوسکتی کہ بدوی قبیلہ کا مقابلہ دوسرے بدوی قبیلہ سے کرایا جاے - یہہ آزادیکا جوش عربون مین قدیم الایام چلا آتا ہے -

ڈیوڈور لکھتا ہے کہ نبطئین مین جو حجاز کوہستانی کے بدوی تھے غلہ بونا یا میوے کے درخت لگانا یا مکان بنانا بالکل ممنوع تھا اون کا یہہ اعتقاد تھا کہ اس قسم کی ملک کا رکھنا گویا آزادی کو سلام کہنا ہے یہہ بھی کبھی مفتوح نہین ہوے -

ہردوط بیان کرتا ہے کہ جس زمانے مین فنیقیہ اور فلسطین سے بلکش قرار خراج ایران کے بادشاہون کو جایا کرتا تھا اوسوقت عرب ہی ایسے تھے جو خراج سے مستثنے تھے - لوٹنے اور لڑنے کی خاصیت کی وجہہ سے بدوی مہذب اور متوطن اقوام کے نزدیک نہایت خطرناک ہمسایہ سمجھے جاتے ہین بلکہ اون کی راے مین تو وہ مجسم قزاق ہین لیکن بدوی اپنی اس خاصیت کو اور ہی نظر سے دیکھتے ہین - اونکے نزدیک کسی قافلہ کو لوٹنا ویسا ہی ہے جیسے اہل یورپ کے نزدیک کسی شہر کو توپون سے اوڑانا یا کسی ملک کو فتح کرلینا وغیرہ الغرض بدوی اپنے مشہور سردارونکی

یادگارمین پتھر کی مورتین تو نہین بناتے اسلئے کہ اونکے ہان بت پرستی حرام ہے مگر وہ ان
سرداروں کی عزت کرنے کو ویساہی واجب جانتے ہین جیسا کہ ہم اپنے مشہور
ملک گیرونکی عزت کرنے کو لازم سمجھتے ہین ۔ اس لوٹنے اور لڑنے کی بدولت بدوین
عرب خلفاے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے وقت مین بڑے بہادر
سپاہی نکلے اور اوہون نے نہایت کے ساتہہ تمام عالم کو فتح کرلیا اگرچہ انکو
جدید حالات و واقعات سے کام پڑا لیکن اونکی جبلّت نہین بدلی کیونکہ یہہ اصول
علم انسان سے ثابت ہوچکا ہے کہ فی الواقع کسی قوم کی جبلت نہین بدلتی البتہ
دوسرے رنگ مین ظاہر ہوسکتی ہے لوٹنے کی خاصیت ملک گیری کے ولولہ سے
متبدّل ہوگئی سخاوت کی عادت سے وہ سپاہیانہ بہادری کا برتاؤ پیدا ہوا جس کی تمام
یورپ کی اقوام نے تقلید کی آپس کی لڑائی اور نفاق نے بھی چندروز تک کام دیا اور
انمین زور شور سے غبطہ کی خاصیت پیدا کردی لیکن اس بدعادت کی جڑ اس قدر
گہری تھی کہ وہ زیادہ دنون حد اعتدال پر نہ رہ سکی اور بالآخر غبطہ حسد اور خانہ جنگی سے
متبدّل ہوگیا خلفاے راشدین کے وقت مین اسلامی فوج کا بڑا حصّہ
یہی بدوی تھے اور اوہون نے ملک گیری مین بڑی مدد دی لیکن اسمین شک
نہین کہ وہ علما و اساتذہ و صناعین جنکی وجہہ سے تمدن اسلامی کو فروغ ہوا وہ انمین
سے نہ تھے مثلاً حضرت ابو بکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ جنکا تمام
دنیا کے مسلمانوں پر احسان ہے ہنگام وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالےٰ
شانہ نے انکی عقل سلیم کو قائم رکہا تھا کہ جسکی وجہہ سے خلافت کی بنیاد کو محکم اور مضبوط
کردیا اور اپنے جانشین کا بھی انتخاب کردیا اور وہ انتخاب وہی تھا جو رسول اللہ کا
انتخاب تھا پس یہہ عرب تو تھے مگر بدوی نہ تھے انکے جانشین حضرت عمر فاروق
رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اس حسن سے ملکی انتظام اور فوجی قابلیت ظاہر کی کہ

باوجود اس ترقی کے وہ قابلیت ابتک بھی ملک گیری مین نہین پیدا ہوئی یہہ بھی عرب تہے
مگر بدوی تہے بدویون نے تمدن ملکی کو ہمیشہ حقارت کی نظر سے دیکہا ہے اور اپنی صحرائی
زندگی کو ہر چیز پر ترجیح دی ہے یہہ بہی اونکی ایک جبلی اور موروثی خاصیت ہے جسکی مثال امریکہ
کے اصلی باشندون مین موجود ہے اور جس کے مقابلہ مین کسی قسم کی دلیل و حجت کارگر نہین
ہوتی ان حضرات نے شام مین زمین لینے اور ایک جگہہ بود و باش اختیار کرنے سے ہمیشہ
انکار کیا ہے - ان خانہ بدوش اقوام نے جن کا دلربا اور شریفانہ انداز ہر ایک
سیاح کے دل کو لبہاتا ہے اپنی ذات کو مصنوعی مایحتاج انسانی سے مطلقاً
مستغنی رکہا ہے اور اس خاص امر مین ازمنہ متوسطہ کے مغرور سے مغرور جاگیرداران
یورپ سے ہرگز کم نہین ہین - فی الواقع صحرائی زندگانی بہی ایک خاص لطف رکہتی ہے اور
مین بے شک اقرار کرتا ہون کہ اگر خود مجہے اختیار دیا جاے کہ اس آزادانہ زندگی کو قبول
کرون یا کسی کارخانہ مین مزدور بن کر ہر روز بارہ گہنٹے تک شغل حیوانی مین مصروف رہون
تو مجہے فیصلہ کرنے مین مطلق دیر نہ لگے - اگرچہ مدارج ترقی انسانی کے لحاظ سے بدوی بہت
ہی ابتدائی درجے مین ہین اور اونکی زندگی اس وجہہ سے بڑہنے نہین دیتے لیکن فہم و ادراک
مین وہ فی الواقع تمام دنیا کی گلہ چرانے والی اقوام پر فوقیت رکہتے ہین مین نے اون سے بارہا
گفتگو کی ہے اور اون کے خیالات معیشت بہتیرے تعلیم یافتہ اہل یورپ سے بہتر پاے
ہین آگے چل کر عربون کی شاعری کی بحث مین ہمین معلوم ہوگا کہ بدوی اگرچہ اپنی عادات
و رسوم مین نیم وحشی ہین لیکن خیالات مین وحشی نہین ہین بہت کم ایسا بدوی دیکہا گیا ہے
جسمین شاعری کا وصف نہو - نہ فقط شاعری کا وصف بلکہ جیسا اکثر شاعرون مین ہوتا ہے
طفولیت کی سادگی کا وصف بہی ہے - بدویون کی اون خصایص روحانی مین
جن کا بیان ہوچکا اس شاعری کی خاصیت کو شامل کردینا چاہیے کیونکہ یہہ ایک بہت
بڑی خاصیت ہے اور یہہ اونمین باوجود سکون ظاہری کے بڑا ولولہ پیدا کرتی ہے جو

اونھین اطفال اور عورتون سے قریب کر دیتا ہے مثل اطفال اور عورتون کے بدوی بھی
محض فوری اُمنگ اور لہر کے پابند ہین اور انھین کی طرح صرف ظاہر کو دیکھتے ہین اور ظاہری
شور و غوغا اور طمطراق سے با آسانی چکاچوند مین آجاتے ہین اور اُنھین چکاچوند مین لانا اُن
ہونکے زیر کرنے کا بہت بڑا ذریعہ ہے جسطرح مختلف اقوام اور ملل انسانی مین اعلی درجہ
کی اقوام و ملل ہین ویسی طرح عورتون اور اطفال کے درجہ کے بھی اقوام و ملل موجود ہین کیونکہ
عورتین اور اطفال ترقی انسانی کے سلسلہ مین درجہ ادنی پر سمجھے جاتی ہین ۔ فی الواقع بدوی
نیم وحشی ہے اسمین شک نہین کہ یہہ وحشی خمیدہ اور ذہین ہے لیکن ہزار سال مین اونسنے
ترقی انسانی کی راہ مین ایک قدم بھی نہین بڑھایا ہے اور نہ اوس مین اوس قسم کے
تغیرات ہوے جو پشتینی وراثت کے ذریعہ اقوام مستوطن مین جمع اور مستحکم ہو گئے
ہین ۔ اگر خصایص روحانی (جیسی ہماری راے ہے) فی الواقع مختلف اقوام انسانی
مین بہت گہرے فرق پیدا کرتی ہین تو ہم کہہ سکتے ہین کہ بدوی اور مستوطن عرب
دو مختلف اقوام ہین جنکے بیچ مین ایک غار عمیق حایل ہے ۔

مستوطن عربون مین جنکا اب ذکر کیا جائیگا اور بدویون مین جنکا ذکر ہو چکا ہے
بے انتہا فرق ہے یہہ ہرگز اوس قسم کے نیم وحشی نہین ہین جیسے وہ عموماً سمجھے گئے
ہین پالگریو یہہ کہتا ہے کہ یہہ راے عربون کی نسبت اس وجہ سے قائم ہوئی
ہے کہ اکثر سیاحون نے سواحل عربستان کے بہت تھوڑے سے مقامات دیکھے
ہین جو لحاظ کے لائق نہین ہین پالگریو نہایت حیرت کے ساتھہ باشندگان عمان کے علم کی
تعریف کرتا ہے اور اوسی کا قول ہے کہ نجد مین ایسے اشخاص بکثرت موجود ہین جو مثل انگریزون
کے کلین بنا سکتے ہین وریل کی پٹری بچھا سکتے ہین یہہ تو ہمین معلوم ہے کہ یمن مین دو
مشہور دار العلوم ہین ایک زبید مین اور دوسرا ذمار مین جو قاہرہ کو
قدیم دار العلوم کے برابر مشہور تو نہین لیکن مثل اوسکے اس ملک کے روشن خیال گروہ ہین

اشاعت علم کا بڑا ذریعہ ہین ۔

ہم آج عربون کے بارے مین جو راے قائم کرتے ہین وہ اوس نمونہ کی بنا پر ہے جو ہمین شام اور مصر اور الجزایر مین نظر آتا ہے اور جسے اقسام کے میل اور غلامی نے ذلیل و خوار بنا رکھا ہے لیکن ظاہر ہے کہ کسی قوم کی نسبت درست راے قائم کرنیکے لئے ضرور ہے کہ ہم اوس قوم کے اصلی وطن مین جاکر اوسکے حالات کا مطالعہ کرین پالگریو جسکا ذکر ابھی ہو چکا ہے ایک مدت تک اونمین رہا ہے اور اوسکی راے مین عربون سے بہتر دنیا مین کوئی قوم نہین ہے ۔ وہ کہتا ہے کہ مین نے کہا کہ وہ دنیا کی شریف اقوام مین سے ایک قوم ہے اور فی الحقیقت یہہ تعریف اعراب مستوطن کے اوپر پوری طرح سے صادق آتی ہے مینے بہت سفر کیا ہے اور مختلف اقوام کے ساتھہ میرے روابط رہے ہین جن مین افریقی ایشیائی اہل یورپ سب ہین لیکن کوئی قوم ان مین ایسی نہین ہے جسے وسط عربستان کے عربون پر ترجیح دیجا سکے ۔ ان مستوطنین کی وہی زبان ہے جو صحرائی بدویونکی ہے اور وہی خون انکی رگون مین بھی دوڑتا ہے لیکن شتّان بینھما دونون مین کسقدر بعد عظیم ہے اوپر بیان ہو چکا ہے کہ شائستہ اور مہذب اقوام کے عرب مستوطن مین بھی اختلاف ممالک کے لحاظ سے فرق پایا جاتا ہے ۔ فی الواقع اس قسم کا فرق خود عربستان مین مختلف خطون کے باشندون مین موجود ہے ۔ نجد ہی کی قسمت مین جو بلحاظ رقبہ کی البتہ بہت سی یورپ کی حکومتون سے بڑی ہے ایسے باشندے موجود ہین جن مین باہم اوسی قدر فرق ہے جیسا یورپ کے شمالی اور جنوبی باشندون مین مثلاً وہابیان نجد کے خصایص بالکل دوسرے عربون سے علحدہ ہین ۔ وہ نہایت مستعد ہین اور محض فوری اُمنگ اور جوش پر کام نہین کرتے لیکن سخت ریاکار اور حاسد ہین ۔

کاتب الحروف عرض کرتا ہے اَللّٰھُمَّ اِنّی اَعُوذُبِکَ مِنْ شَرِّ

حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۔ یہہ فرنیچ مورخ کی تحریر ہے کہ شاید اوسکو اس قوم سے کچھہ
صدمہ پہنچا ہے جو اوسنے اس بُری صفت سے اِس قوم کو یاد کیا ہے اور اوسنے صرف
اسی صفت پر اکتفا نہین کی اس سے زیادہ ایک دوسری صفت ہے جس سے موصوف
کیا ہے وہ کہتا ہے کہ پالگریو کا بیان ہے ۔ کہ وہابی بمقابل دوسرے
عربون کے بخیل اور مشکل مہمون مین شریک ہونے پر کم آمادہ ہین اور نہ مثل عربون کی
رنگیلے ہین نہ صاف دل اور کشادہ پیشانی ۔ مگر اس کے ساتھہ ہی وہ زیادہ ثابت قدم
اور زیادہ عقلمند ہین اونکی باتون سے اونکا اصلی خیال بہت کم ظاہر ہوتا ہے مگر وہ اپنے
ارادے مین نہایت مضبوط ہین دشمنی مین سخت ہین اور دوستی مین اون لوگون سے
ساتھہ جو اونکے ہم قوم نہین ہین نہایت مشتبہ بلا ارادے تہتک اور ہر قسم کے
استثنا کے ساتھہ کیا جا سکتا ہے کہ وہابی جزیرۃ العرب کے اسکاچ مین ہین اونکی
خاموشی اور خشن بلکہ عبوس صورتین شمالی عربون کے نیک اور ہنس مکھہ چہرون کو یاد دلاتی
ہین وہ ہرگز فوری امنگون پر کام نہین کر بیٹھتے بلکہ پہلے سے سوچی اور سمجھی ہوئی چال پر
چلتے ہین اگرچہ اونکی فہم و ادراک محدود ہے مگر اونکے عزم قوی اور اونکی ثابت قدمی
نے اونہین اس لائق بنایا ہے کہ وہ اپنی تمدنی حالت کو نہایت مضبوط کر لین اور
اپنے ہمسایون پر ظالمانہ حکومت کر سکین ۔

شدید اتحاد باہمی کی وجہہ سے اونکی کامیابی بمقابل ایسے دشمن کے یقینی ہے
جسے آپس کی پھوٹ نے کم زور کر رکہا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہابیون کی
حکومت بتدریج تمام جزیرہ نما مین پہیل جاے گی اور اونکی عالی ہمتی کا منصوبہ ہمارے
اندازے سے بہت پہلے پورا ہو جائیگا وہابیون کے یہہ نایص اونکے روزمرہ کے
حرکات و سکنات سے ظاہر ہوتے ہین اور اون سے گفتگو کرتے وقت انسان کو ضرور
ہے کہ اپنے الفاظ و اشارات کا ویسا ہی خیال رکھے جیسے کسی دشمن سے گفتگو

کرتے وقت رکھنا پڑتا ہے۔

**مولف کتاب ہذا** عرض کرتا ہے کہ اس عیسائی مورخ نے جو وہابیوں کا فوٹو کھینچا ہے اپنے تجربہ کے موافق کھینچا ہے یہہ قوم جنگجو تو ضرور ہے پہلی جنگ تو وہ تھی جو محمد علی پاشا سے مصر انکی گوشمالی کیواسطے مقرر ہوا تھا او اوسنے کافی سزا دی اتنے زمانہ کے بعد اب کسی یورپین سلطنت کے اغوا سے پھر حرارہ لیا تھا سلطان خلد اللہ ملکہ نے چند علما کی جماعت انکے سمجہانیکو بہیجی ان لوگون کے ساتھہ ان لوگون نے نہایت کج خلقی کی پہر سلطان نے چند فوجی افسرون کی جماعت انکی فہمایش کے لئے روانہ کی مگر انکے سرون پر کسی ہمسایہ یورپین سلطنت کا سفید بہوت سوار تھا اوسنے یہہ بات انکے خیال مین جمادی تہی کہ ہماری توپین گولہ بارود توپچی سب تمہاری خدمت کے لئے موجود ہین تم سلطان سے لڑجاؤ بس تمہین خلیفہ ہوجاؤ گے تم عرب ہو خلافت تمہارا حق وہ ترک اونکو اس سے کیا واسطہ بس پہر کیا تھا اس جادو آمیز تقریر نے دیوانہ بنادیا شاہی فوج سے لڑپڑے اور یہہ نہ سمجھے کہ کیا پدی اور کیا پدی کا شوربا ترکون نے چند منٹ مین وارا کا نیارا کردیا ایسے بے بہاؤ کے پڑے کہ انکے ساتھہ انکے سرپرست اب چاہے وہ جرمنی ہون یا فرانس غرضکہ کوئی ہو منہ چھپا کر میدان سے تو ڈو گیا سہ ہو گیا آخر کو کی سپہ لار کے قدمون پر ناک رگڑنی پڑی تب قصور معاف ہوا اب پشت پناہون کا پتہ نہین واقعی مارتے کے سامنے کون آئے ؎

رہین تو جیسے ہو تیر و نمین خواب دیکھین مجنون کا — خدا کی شان یہہ ہل عشق بار کے قابل

# اعراب شام

شام کا ملک دنیا کی جنت ہے اور انبیا علیہم السلام کا مشہد بہت سے نبی یہان مدفون ہین

بڑے بڑے انبیا کے نشانات ہین انبیاے کرام کا یہہ قبلہ ہے اور پہلا قبلہ مسلمانونکا
بہی یہی تہا پہر جب آنحضرتؐ نے چاہا تو اللہ تعالی شانہ نے آپکا قبلہ بدل دیا اس ہین
حضرت سلیمان علیہ السلام کی تعمیر کی ہوئی مسجد ہے جسکا نام بیت المقدس ہے یہہ
ملک مسلمانونکی تحت حکومت ہے یعنی حضرت سلطان روم خلد اللہ ملکہ کی قسطنطنیہ
سے ۳۳ درجہ ۳۰ دقیقہ شمال کیجانب اور ۳۷ درجہ مغرب سے مشرق کی طرف ہے
اسکی مردم شماری ۴۳ ہزار اور اسی شام کا بڑا شہر ایک دمشق بہی ہے جسکی مردم شماری
ایک لاکہہ پچاس ہزار ہے شام کا ایک دوسرا شہر حمص ہے اسکی مردم شماری
ایک لاکہہ پچاسی ہزار ہے وہ مقدس پہاڑ جسے کوہ طور کہتے ہین وہ بہی اسی
شام ہین ہے موسی علیہ السلام نے پروردگار شانہ کا جلوہ یہین دیکہا تہا جیسے ہم
مسلمان بیت اللہ شریف کا حج کرتے ہین اور ہر سال تمام دنیا کے مسلمان
وہان جمع ہوتے ہین اسی طرح تمام یورپ کے عیسائی اور یہودی شام ہین بیت المقدس
کے حج کے لئے جمع ہوتے ہین اور عیسائیون اور یہودیون کے ہر فرقہ کا گرجا وہان
موجود ہے اور بڑی بڑی آرائشین اونکی کی گئی ہین ایک مرتبہ روسی فوج کے ہزار ہا
آدمی بیت المقدس کے حج کے واسطے آئے تہے اور اون لوگون نے مسلح ہوکر
شہر ہین داخل ہونا چاہا سلطانی فوج نے روکا اسین گفتگو بڑہی اور قریب
تہا کہ نوبت قتال کی پہونچے اور دونون فوجون کے افسرون نے اپنے اپنے
بادشاہون کو مطلع کیا آخر شاہ روس نے اپنی فوج کو حکم دیا کہ ہتہیار رکہدو فوج نے
ہتیار رکہدئے تب داخل شہر ہوئی اور حج کرکے واپس ہوئی شام کا ملک بہت
سرسبز اور شاداب ہے وہان کے میوجات مشہور ہین عربستان کے بدویونکی
طرح شام کے عرب بہی دو قسم کے ہین بدوی اور مستوطن بدوی تو صحراؤن
ہین رہتے ہین اور مستوطن شہرون اور قصبون ہین شام کے بدویون پر بہی مثل

اور بدویون کے اون تغیرات کا جو ملک مین مختلف حکومتون کے وقتاً فوقتاً
قایم ہونے سے وقوع مین آئے کچھہ زیادہ اثر نہین پڑا - آج وہ اپنے گلون اور
لوٹ کی بدولت جیتے ہین جیسے وہ تین ہزار سال قبل جیتے تھے - باستثنای
اون تہرون کے سارا ملک اونکا ہے - دریاے اردن کے پار سے خود
دمشق کے دروازہ تک وہ اس وقت بہی اون قافلون کو جنہون نے
اونکے ملک مین سے گذر نیکا محصول نہین دیا ہے لوٹ لیتے ہین - اون مین بہی وہی متضاد
خاصیتین لوٹ اور سخاوت کی موجود ہین جنکا ذکر اوپر ہو چکا - جسے وہ اپنا مہمان کر لیتے ہین
وہ پہر اونکی نظرون مین مقدس اور متبرک ہو جاتا ہے - شام کے بدوی کسی طرح بہی
اپنی وس صحرائی زندگی کو جسے اونہون نے قرون دراز سے اختیار کر لیا ہی چہوڑنے پر
راضی نہین ہین اور اونہون نے ہمیشہ زمین لینے اور کاشتکار کرنے سے انکار کیا ہی -
علاوہ اون بدویون کے جو مسلمان ہین شام مین اور مذاہب کے اقوام صحرائی
بہی موجود ہین چونکہ بوجہہ اختلاف مذاہب ہمسایون سے بالکل علحدہ ہین اور آپس
ہی مین شادی بیاہ بمرور زمان اونمین خاص قسم کی خصایص پیدا ہو گئی ہین جنسے وہ
بآسانی پہچانے جاتے ہین - ان اقوام مین زیادہ مشہور چار ہین - متاوله نصاریہ
موارنہ دروز -

متاوله کوہستانی عرب ہین اور بالکل علحدہ رہتے ہین - اون کا مذہب
امامیہ ہے اور وہ سخت متعصب ہین وہ کبہی کسی اجنبی شخص کے ساتھہ کہانا نہین
کہاتے - ایسا خیال کیا جاتا ہے کہ یہہ اصل مین قوم کرد سے ہین لیکن اونکے
خصایص مغلون ایرانیون اور عربون سے ملتے جلتے ہین -

نصاریہ یہہ بہی ایک بالکل علحدہ پہاڑی قوم ہے - ان کا مذہب اسلام
کی ایک شاخ ہے لیکن اونمین اور اسلام مین بین فرق ہے - بعض کہتے ہین کہ یہہ تناسخ کو

قائل ہین اور چاند اور سورج کی پرستش کرتے ہین۔

موارنہ اگرچہ سریانیون سے قریب ہین لیکن تاہم اونکا مذہب الگ ہے یہہ نصاریٰ ہونگا ایک نہایت مغرور اور لاف زن فرقہ ہے اگرچہ اصل مواقع پر انسے کوئی کام بہادری کا سرزد نہین ہوا۔

دُروز بدویون سے بہت قریب ہین یہ مسلمانونکا ایک مغرور اور خودمختار فرقہ ہے جو مدت دراز سے عربون اور شامیون سے علحدہ ہو گیا ہے یہہ لوگ نہایت جری ہین اور انمین اور لبنان کے موارنہ مین سخت عداوت ہے شام کے اہل بلاد اور اہل قصبات ایک مرکب قوم ہین جن مین مصری فنیقی یہود بابلی ایرانی یونانی عرب مغول گرجی صابی ترک وغیرہم جو مختلف اوقات مین وہان رہتے ہین ملے جلے ہوئے ہین جو کوئی اس ملک مین سیاحت کرے اوسے رنگ برنگ کی مخلوق کو دیکھنے پر آمادہ رہنا چاہئے شام کے اہل بلاد عموماً ذہین تو ہین لیکن چاپلوس دورُخے بے وفا رومیون کے وقت مین انکی نالائقی ثابت ہو چکی تہی اون کی رائے انکی نسبت یہہ تہی کہ یہہ قوم غلامی کے لئے خلق ہوئی ہے اونہون نے اون کل حکمتون کو جو قرنہا سے دراز سے اس ملک مین قائم ہوئی ہین تسلیم و رضا قبول کر لیا اور اب اونمین بجز مذہبی جنگ و جدال کے اور کسی قسم کی قوت باقی نہین رہی۔ جتنی چیزین مذہب سے علحدہ ہین اونہین وہ نہایت مستعدی سے تسلیم کر لیتے ہین اور جس امر مین ذرا بھی حکومت کا لگاؤ ہوا سے وہان لیتے ہین انکی یہہ اطاعت او تسلیم و رضا اس درجہ پر ہے کہ ہرگز کسی اہل یورپ کے خیال مین نہین آسکتا۔

مین یہہ ایک واقعہ کا ذکر کرتا ہون جسے ایک یورپی نے جو ۱۸۶۱ء کے قتل عام کے زمانہ مین شام مین موجود تہا مسیو دوگ سے بیان کیا اور جس سے شامیون کی بزدلانہ اطاعت کا انداز ہو سکے گا ایک یورپی تعلیمی افسر نے جو سلطنت عثمانیہ کا

ملازم تہا ہم سے اس واقعہ کو جو اوس کا چشم دید تہا بیان کیا اوس زمانہ مین بہت سے جلاد پھانسیان دینے پر متعین تھے۔ ان مین سے ایک شخص اوس دن کی اخیر پہانسی کی تیاری کر رہا تہا لیکن وہ کیل جس مین رسّی بندہی تہی بہت اونچی تہی اور تختہ بہت نیچا اور ملزم کی گردن رسی تک نہین پہونچ سکتی تہی۔ اتنی مین ایک بڈہا مسلمان گدہے پر سوار بکری کے گوشت کی ایک ران سئے ہوئے اودہر سے آیا جلاد نے جو اس کار خیر مین مصروف تہا اوسے اشارہ کیا بڈہے نے فوراً تعمیل کی گدہے سے اوتر پڑا اور نہایت آمادگی کے ساتہہ اپنی گردن سامنے کر دی۔ جلاد نے دیکہا کہ یہہ مطلب غلط سمجہا اوسے اشارہ کیا کہ تو نہین تیرا گدہا مطلوب ہے پہر وہ گدہے کو سامنے لایا ملزم کو اوس پر سوار کیا اور رسی اوسکے گلے مین ڈالی اور گدہے کو کوڑا مارا۔ گدہا آگے بڑہا اور سوار کو پہانسی ہو گئی۔ بڈہا بیچارہ بہت خوش ہوا کہ سستے چہوٹے گوشت کی ران اوٹہا گدہے پر سوار ہو دوڑتا ہوا چلدیا۔

لیکن مین پہر کہونگا کہ یہہ رضا و تسلیم اونہین معاملات مین ہے جو مذہب سے تعلق نہین رکہتے مصر کی اس اخیر لڑائی کے زمانہ مین دمشق مین پورا سکون تہا اور مجہے اکثر یہہ دیکہکر تعجب ہوا ہے کہ ایک ادنی سپاہی جو کسی شخص کے بہی آگے آگے راستہ کرتا ہوا چل رہا ہے (وہ شخص ایک محض سیاح کیون نہون) کس آسانی سے آدمیون کے جہنڈ کے جہنڈ کو ہٹاتا جاتا رہا ہے بلکہ کبہی کبہی مار بہی دیتا ہے اور یہہ مطلق اوس سے تعرض نہین کرتے لیکن اوسکے ساتہہ ہی مین نے یہہ سنا ہے کہ عربی پاشا کو ذرا بہی کامیابی ہوتی تو شام مین نصرانیون کا قتل عام ہو جاتا۔ یہہ نصرانی اس درجہ بزدل مین کہ اونہین دیکہکر شرم آتی ہے ۱۸۶۱ء مین اونہون نے بلا کسی قسم کی حفاظت ذاتی کے اپنے کو مثل بکریون کے قتل ہونے دیا اور اگر یہی قتل عام جسکا خوف ہر شخص کو تہا ۱۸۸۲ء مین بہی شروع ہو گیا ہوتا تو وہ پہر اوسیطرح مارے جاتے

# اعراب مصر

مصر کے اصلی عرب اوس قوم سے ہین جو مصر کے قدیم باشندون اور اون عربون کے باہمی ازدواج اور امتزاج سے بنی ہے جنہون نے سنہ ۶۴۰ع مین عمرو بن عاص کے ساتہہ مصر پر چڑہائی کی تہی یہہ لوگ زبان اور مذہب مین عرب ہین لیکن انکا خون عربی نہین علم الانسان کے اون اصول کے بموجب جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے مصر مین مفتوح قوم کچہہ تو اپنی تعداد کی وجہہ سے اور کچہہ اس وجہہ سے کہ ملک کی نالائق آب و ہوا اونہین زیادہ موافق تہی قوم فاتح پر غالب آگئی اس میل جول مین جو درمیانی مدارج تہے وہ اب مفقود ہو گئے ہین اور اسوقت کے مصری مستوطن عرب فی الواقع اوس قدیم قوم کی اولاد ہین جس نے اہرام مصر کی تعمیر کی اور اس کا بڑا ثبوت اون کے بڑے شانے اور اونکا چہرہ ہے جس پر موٹے موٹے ہونٹ اور اونچی اونچی گال کی ہڈیان موجود ہین اور نیز اونکی عام مشابہت اون قدیم مورتون سے پائی جاتی ہے جو قبرون پر اور عمارتون پر کہدی ہوئی ہین —

سواحل نیل کے باشندے نہ فقط صورت شکل مین قدیم مصریون کی ولاد ہین بلکہ خصایص مین بہی — انہین نہایت درجہ خوش رفتاری اور خوش اخلاقی ہے — انہون نے اس مدت دراز تک انواع اقسام کی غلامی سہی ہے کہ یہہ ہر ایک حاکم سے ڈر گئے ہین علی الخصوص یورپ کے حکام سے اوس زمانہ مین جبکہ قاہرہ مین سمجہا جاتا تہا کہ سواحل رود نیل کا حصہ بالکل باغی ہو گیا ہے اور اخبارون مین بجبر قتل عام کے اور کوئی ذکر نہ تہا مین بلا کسی قسم کی مزاحمت کے اس خطے کے بڑے بڑے قصبات مین اور اون کے باشندون کے بیچ مین ورود کر رہا تہا —

فلاحین کی ضرورتین کچھہ نہین ہین محض مایحتاج زندگی اونکے لئے کافی اگر انکے مافوق انہین کچھہ ملگیا تو وہ بالکل خوش اور آسودہ ہوجاتے ہین وہ بلا فکر آیندہ کے زندگی کرتے ہین اور اونہین نہ کوئی اندازہ وقت کا ہے اور نہ فاصلہ کا اگر اون سے کسی ایسے امر کی نسبت پوچھا جاے جس کا تجربہ اونہین بارہا دنیاوی کاروبار مین ہونا چاہئے وہ ہمیشہ یہی جواب دیتے ہین کہ ہم کو نہین معلوم کہ ایک گانون سے دوسرے گانون تک جانے مین کسقدر دیر لگتی ہے یا دونون مین کیا فاصلہ ہے اور فی الواقع اونہین اسکے معلوم کرنیکی پروا ہی نہین ہے ۔

جیسا کہ عربستان اور شام مین بدوی اور مستوطن عرب ہین اسیطرح مصر مین بھی ہین ۔ لیکن مصر مین ان دونون مین باہم دگر بہت زیادہ فرق ہے کیونکہ بدویونکی نہ فقط طرز معیشت علیحدہ ہے بلکہ اون کی قوم بھی مستوطنین سے علیحدہ ہے ۔ مصر کے مستوطن عرب تو نسلون کے میل سے مصری بن گئے ہین لیکن بدویون مین یہہ بات نہین ہے اونکی طرز معیشت اونہین دوسری اقوام سے ملنی نہین دیتی ۔ اور اونہین اسوقت بھی زمانہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے بدویون کی خم دار ناک ۔ پتلے ہونٹ ۔ لمبا بیضاوی چہرہ ۔ چمکدار آنکھین موجود ہین ۔ مصر کی اقوام مین بدوی ہی ہین جنسے لڑائی بھڑائی کا خوف ہے اور حال کی جنگ عربی پاشا مین اگر انگریزون نے جیسا کہ مینے بارہا سنا ہے اونہین زرخطیر دیکر مول نہ لیا ہوتا تو ان کو انہین بدویون سے مقابلہ کرنا پڑتا ۔

مین کہتا ہون اس فرنچ مورخ نے ہماری گورنمنٹ پر سخت مہذب اعتراض کیا ہے گویا ہماری گورنمنٹ بہادر نہین ہے یہہ ہم مانتے ہین کہ ہماری گورنمنٹ کا یہہ خیال ہے کہ جہانتک ممکن ہو آدمیونکا خون بچایا جاے اور تلوار فولادی نیام مین رہے اور چاندی سونیکی تلوارون سے کام لیا جاے یہہ طریق رحم علی جو ہماری

گورنمنٹ مین ہے اور انسان کی قابل تعریف بہی ایک صفت ہے کسی دوسری قوم
یا دوسری سلطنت مین نہین ہے ہماری گورنمنٹ بے شک ملک کو وسیع کرنا
چاہتی ہے مگر خونریزی کے ذریعے سے نہین خونریزی حیوانونکا کام ہے یہہ انسانی
صفت نہین ہے یہہ گورنمنٹ اس بات کو پسند کرتی ہے کہ ہمارے دامن پر
نامردی کا داغ ہے اسکا مضائقہ نہین مگر ظالم نادرشاہ کی طرح انسانی خون کے
چھینٹون سے پورا رنگین نہو جاے لیکن یہہ بات بہی ہے کہ ہماری گورنمنٹ
بالکل موم کی بہی نہین بنی ہوئی ہے جہان چاہتی ہے کہ آہن با آہن تو انکر و نرم
تو اپنی تلوار کے ایسے جوہر دکہاتی ہے کہ بہادران قوم الامان الامان پکار اوٹہتے
ہین دیکہو آفریدی قوم کیسی بہادر ہے مگر پہر کیا کر سکی۔

وہی حال ٹرچونکا ہوا لیکن انصاف کی بات سے درگذر کرنا بہی نہین چاہیے
ان دونون بہادر قومون نے بہادرون کی فہرست مین اپنے اپنے خون سے
اپنے نام لکہوا دی کیونکہ شیر اور بکری کا مقابلہ تہا ؎

رستم رہا جہان مین نہ سام رہگیا ‏ ‏ ‏ ‏ مردونکا آسمان کے تلے نام رہ گیا

؎

شکست و فتح قسمت کے ہاتہہ ہے میر ‏ ‏ ‏ ‏ مقابلہ تو دل ناتوان نے خوب کیا

تعلیم یافتہ بہادرونکا یہہ کام نہین کہ دیدہ و دانستہ آگ مین کود پڑین یہہ
اون لوگونکا کام ہے جنہین جاہل سپاہی کہتے ہین نہ آگرو دیکہا نہ مگر تلوار لیکر دریا مین
کود پڑے کہ ہمارے قلعہ کے پیچھے سے ہٹ جا یہہ بہادری نہین ہے دیوانہ پن
ہے ہماری گورنمنٹ فتوحات بہی حاصل کرتی ہے اور فوجکو بہی بچاتی ہے
دیکہو لکہنؤ کس خوبصورتی سے لیا کسی سپاہی کی نکسیر بہی پہوٹی اور پہر
لطف یہہ کہ ہر طرحکی ناقابلیت کا الزام بہی اجل گرفتہ واجد علی شاہ ہی کی

گردن پر رہا پر بہما کیسے اچھے طریقے سے لیا کہ چند بندوقین تشبرات کے پٹاخون کیطرح
چھوٹ کر رہگئین تھیبا شاہ برہما کو بیل گاڑی پر بیگار کے گٹھر کیطرح لادکر تیلیا گرہی
مین ڈالدیا بیچارہ پڑا ہوا اپنی غفلت اور عیش کی سزا بھگت رہا ہے نہ غافل ہوتا نہ پیٹتا
چھالا واڑوالا ظالم سنگہ راجہ وہ ضرورت سے زیادہ ہوشیار تھا ہوشیار یکے
جرم مین کاشی باشی کردئے گئے سلطنت ضبط راجہ قید مگر کانون کان خبر نہوئی بالفعل
اصول سلطنت یہی این یہہ فرنچ مورخ پرانے خیال کا آدمی ہے ایک نیک نیت گورنمنٹ
پر آوازے کستا ہے۔

مصر کے بدوی اپنے خیمے ریتی پر رود نیل کے کنارے کنارے دریا سے کسیقدر
دور کھڑے کیا کرتے ہین اور کسی حکومت سے نہین ڈرتے اور نہ وہ فلاحین کے ساتھہ
کسی قسم کا ارتباط پیدا کرتے ہین بلکہ مزارعین کو وہ نہایت نفرت اور عداوت کی نگاہ
سے دیکھتے ہین اونکی زندگی بالکل وہی ہے جو تمام بدویان عرب کی ہے اصل یہ
ہے کہ بدوی ہر ملک اور ہر سرزمین مین خود اپنی نظیر آپ ہے۔

مصر کی مردم شماری مین علاوہ عربون کے اور بھی مختلف اقوام ہین ترک
قبطی شامی حبشی یونانی یوروپی وغیرہم لیکن ان اقوام کا میل فلاحین کے ساتھہ
بہت کم ہوتا ہی اور یون تو مصر کی آب وہوا غیر اقوام کے لئے اس درجہ قاتل ہے کہ
کوئی مثال اسکی نہین پائی جاتی کہ کسی غیر قوم کا شخص دادا اور اس مین ترک بھی شامل ہین
دوسری پشت سے زیادہ اس ملک مین پھول پھل سکا ہو۔ عرب ہی ایک غیر
قوم ہے جس نے اس ملک مین کامیابی کے ساتھہ جڑ پکڑی ہے۔

منجملہ ان اقوام مصر کے جن کا ذکر مین نے ابھی کیا ہے قبطیوں کا بیان خاص طور پر
ہونا چاہیے کیونکہ اگر وہ فی الحقیقت قدیم مصریون کی خاص اور بلا امتزاج اولاد نہ
خیال کئے جائین تاہم اون مین ایسے اشخاص پائے جاتے ہین جو صورت و شکل مین

قدیم قبرون کی تصویرون سے بہت زیادہ مشابہ ہین اون کا مذہب نصرانی ہے
اور اون مین بہی عربونکا میل نہین ہوا۔ وہ اکثر مصر صعید مین نظر آتی ہین علی الخصوص
بعض خاص شہرون اور قصبات مین جیسے اسیوط (اسیوط دریاے نیل پر ایک
مقام ہے علامہ سیوطی اسی قصبہ کے رہنے والے تہے کثرت استعمال سے الف
حذف ہوگیا) انکی زبان قدیم زبان مصری سے بہت مشابہ ہے اور اسی زبان کی
مطالعہ کی بدولت شامپولیان نے (مشہور فرنچ مصنف ہے اس نے ۱۸۲۲ء
مین مصر کی قدیم زبان تصویری کا حل یورپ مین مشتہر کیا سال ولادت ۱۷۹۰ء سال
وفات ۱۸۳۲ء) مصر کی قدیم تصویری زبان کو حل کیا۔ اکثر تصانیف مین بیان
کیا گیا ہے کہ قبطی زبان آجکل بولی نہین جاتی لیکن مینے خود قبطیون کو آپس مین اس زبان
کو بولتے ہوے سنا ہے بلکہ اوسکے محاورات موجود ہین قبطی اپنی زبان کو یونانی
حروف مین لکہتے ہین۔ عموماً یہہ خیال کیا جاتا ہے کہ مصر مین قبطیون کی تعداد دو لاکہہ
نفوس کی ہے لیکن متعدد قبطیون نے مجہہ سے بیان کیا ہے کہ اونکی تعداد پانچ
لاکہہ نفوس سے متجاوز ہے۔ اونکے خصائص کی جو کچہہ ہجو کی گئی ہے وہ میرے نزدیک
مستند نہین ہے سچ یہہ ہے کہ تعلیم و ترتیب مین وہ اصلی عربون سے بہتر ہین
اور علی الخصوص ترکون سے اونکا مذہب البتہ انہین بڑے عہدے نہین ملنے دیتا
لیکن انتظام مملکت مین وہ ایسے خدمتون پر مامور ہین جن مین بہت ہی محنت اور
ہوشیاری کی ضرورت پڑتی ہے۔

مصر کے ترک جنہون نے انتظامی لحاظ سے عربون کی جگہہ لیلی
ہے ملک مین کسی قسم کا اثر نہین رکہتے اس وقت انکی تعداد بمشکل بیس ہزار
نفوس کی ہے اور وہ ایک قوم حاکم ہین جو دوسرے باشندون کے ساتہہ
مطابق نہین ملتے۔

# اعراب افریقہ

علاوہ مصر کے جسکا شمار عموماً مشرق مین کیا جاتا ہے ساری شمالی افریقہ مین ایسی
اقوام بستی ہین جن کا مذہب عربی ہے اگرچہ اونکا خون ہمیشہ کا عربی نہو اور یہہ اقوام بعض
مقامات پر خط استوا سے متجاوز ہوگئی ہین - یہہ اقوام بربری ہین اور عرب اور حبشی کم و بیش
ملے جُلے ہوئے ہین - مراکش مین مین نے حبشی خون کے میل کو زیادہ دیکھا اور جون جون
انسان خط استوا سے قریب ہوتا جاتا ہے یہہ میل بڑہتا جاتا ہے - بربریان افریقہ ایک
قوم ہین جو عربون سے بالکل علحدہ ہین اور چونکہ اس کتاب کے اوس باب مین جہان اعراب
افریقہ کی تاریخ لکھی گئی ہے ان کے متعلق بحث کیجائیگی اس مقام پر اونکا ذکر ضرور نہین

افریقیہ کے عربون مین بہی وہی تفریق بدویون اور مستوطنین کی موجود ہے
جس کا ذکر ہم ابتک کرتے آئے ہین لیکن اس زمانہ کے بدوی اور مستوطن دونون مین بے انتہا
میل پایا جاتا ہے - سواحل کے شہرون مین جو عرب بستے ہین وہ اقسام کی اقوام سے جن کی
آمد و رفت سالہا سے دراز سے ان سواحل مین ہی ہے ملے ہوئے ہین - ان مین
کارتھجی - رومی ونڈل یونانی بربری عرب ترک اہل یورپ حبشی سب شامل ہین
افریقہ کے سواحل شمالی مین مین نے ہر قسم کا ڈہانچہ جو ممکن الوجود ہے دیکھا ہے
اور یہہ حسن و جمال مین سوڈانی حبشی سے لیکر آریائی خوش منظر کے درجے تک
ہین - اسی وجہہ سے سخت غلطی ہے اعراب الجزائر کو ایک ہی قوم یا پانچ
چہہ مختلف اقوام سے مخلوط بیان کرنا جیسا کہ حال مین ایک محقق نے جن کی تحقیق
محض سطحی ہے لکھا ہے -

اعراب الجزائر فی الواقع ایک دوغلی قوم ہین اور دوغلون کی کُل خصائص
قبیحہ اونمین موجود ہین کچہہ جیسے اس مقام پر لکھنا پڑا فرنچ مصنف نے اپنی کتاب

مین جو کچھہ لکھا ہے وہ ہمارے اردو محاورات سے ناواقف ہے ہمارے گرامی شان مکرم و معظم شمس العلما کو جو اس تمدن عرب کے مترجم ہین اس مقام پر کچھہ شرح کرنی تھی مگر اونکی نیابت اس مقام پر مین کئے دیتا ہون ہمارے اردو زبان کے محاورہ مین دوغلا اوسکو کہتے ہین کہ جن دو قومونکا وصل و پیوند ناجائز طریقے سے ہوا ہو اور اونکی اولاد پیدا ہوئی ہو وہ اولاد دوغلی کہلائیگی اور ایسی قوم اگر اوسکی اولاد ہو جاے تو ہمیشہ کے لئے ذلیل سمجھی جاتی ہے اور محاورہ عرب مین ایسے ہی بچے کو ولد الحرام کہتے ہین کوئی مسلمان ایسی قوم کے ہان بچون سے اپنا پیوند نہین کرتا اگرچہ یہہ بہت ہی غریب ہو اور وہ بہت ہی امیر ہو اور اگر ہندو مسلمانونکا میل جیسا کہ شاہان مغول کے زمانہ مین بصیغہ نکاح صحیح ہوا تھا ہو تو اوسپر محاورہ اردو کے قاعدے کے موافق دوغلے کا استعمال ہرگز نہوگا اور اوس قوم سے پیوند کرنے مین بھی عام مسلمانون کو بہت عذر نہوگا اور اون کی والدین بھی بگمان غالب بڑے خصایص نہونگے کچھہ خصایص وہمین باپ کے ہونگے اور کچھہ مان کے اگر والدین کے خصایص اچھے ہین تو بچے کی بھی اچھے ہونگے۔

مصرعہ نہفتہ ہاے پدر از پسر شود پیدا۔

صحبت کا اثر مسلم ہے طبیعت و جبلت کے بعد صحبت ہی کا اثر ہے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا ارشاد فیض بنیاد ہے اَلصُّحبَةُ مُتَاَثِّرَةٌ صحبت تاثیر کرنے والی ہے ہر آدمی کو لازم ہے کہ وہ اپنے اخلاق درست کرے اسلئے کہ اوسکی قوم اوسکے پاکیزہ اخلاق دیکھکر اپنے اخلاق درست کرنے پر حریص ہو خصوصًا اون لوگون کو جو صاحب اولاد ہون کیونکہ بیٹا جو اخلاق اپنے پیارے باپکے دیکھے گا اوسکو اپنے نسب کی سند سمجھے گا لہذا باپ کے واسطے ضرور ہے کہ وہ اپنی اولاد کے نیک چلن ہونے کے لئے اپنے چال چلن کو درست کرے تاکہ اولاد مین وراثت اور ترکہ کے طریقے پر نیک چلنی پیدا ہو اور

برے لوگون کی صحبت سے بچائے کہ اوسکا اثر بچون کے پاکیزہ اور معزکی نفسوںکو خراب نکرے اور بیٹی والی مان کو لازم ہے کہ نیک چلنی اختیار کرکے اپنی بیٹی کو اپنی نیک چلنی کی سند دے بس لکھ چکا ہون فرنچ مورخ لکہتا ہے کہ شہرون کے باشندے اون تمام اقوام کے نسل سے پیدا ہوئے ہین جنکا ذکر اوپر ہوچکا اور مختلف حکومتونکے بوجھہ نے اونہین اور بھی ذلیل بنا دیا ہے۔ بدویون مین البتہ میل جول کم ہے اور اسی وجہہ سے اون کی حالت بھی بہتر ہے وہ اولکیون کے بدویون کے مماثل ہین جو ہر قسم کی ترقی کے مخالف۔ کل اقوام الجزائر مین خواہ وہ بدوی ہون یا مستوطن ایک خیال عام ہے۔ شدید نفرت اون اہل یورپ سے جو اونپر حکومت کر رہے ہین اور اونکی یہہ نفرت چندان بیجا نہین ہے الجزائری جس کی نسبت ہمارا بیان ہے کہ وہ کاہل۔ وہمی۔ کم محنت۔ ناعاقبت اندیش۔ اور موقع کے لحاظ سے کبھی تو سخت متواضع اور کبھی سخت گستاخ ہے اسوقت بھی ہر ایک بغاوت مین جو اس غنیم سے جان چہڑانیکی کوشش کرتا ہی اپنا تمام مال بلکہ جان کو بھی کھو بیٹھنے کے لئے تیار ہے ممکن ہے کہ بتدریج اور بہ تدابیر باقاعدہ اعراب الجزائر بھی اوسی طرح نیست و نابود کردی جائین جیسے امریکا کے اصلی سرخ رنگ باشندے نیست و نابود کردیئے گئے ہین یا سکین یہہ غیر ممکن محض ہے کہ اہل یورپ ونہین اپنے مین ملا سکین۔ دو قومین جو ایک دوسری سے اس درجہ مختلف ہون ہرگز صلح کے ساتھہ ایک ہی سرزمین نہین رہ سکتین۔ یہہ وہ رای ہے جسے کتابون مین لکھنے سے احتراز کیا جاتا ہے لیکن مین نے ہر ایک ایماندار شخص سے یہی رای سنی ہے اور مجہکو خود بھی اس رای سے پورا اتفاق

## اعراب چین

عربون کی سلطنت قائم ہونے کے بعد ہی خلفاے اسلام

اور شاہان چین کے آپسمین سفیرون کی آمد و رفت متعدد اوقات مین ہوئی چین کے ساتھ دریا اور خشکی دونون راستون سے تجارت قائم ہوگئی تھی۔
مثل اور ممالک کے جہان عربون کی مداخلت ہوئی چین مین بھی مذہب اسلام نے بہت جلد ترقی کی اسوقت کی تاریخون سے ثابت ہوا ہے کہ چین کے ملک مین مسلمانون کی تعداد دو کرور نفوس کی ہے البتہ یہہ مسلمان بالکل عربی النسل نہین ہین مگر اونمین عربونکا خون ملا ہوا ہے۔ اس کتاب کے بموجب جسکا ذکر اوپر ہوا چین کے مسلمانون مین عرب اور ترک اور چینیونکا میل ہے۔ چین کے مسلمانون کی اصل وہ چار ہزار عرب ہین جنہین خلیفہ ابو جعفر نے شہنشاہ سوسانگ کے پاس ان تو چانگ باغی کے مقابلہ کے لئے بھیجا تھا ان سپاہیونکو خدمات کے صلہ مین چین کے بڑے بڑے شہرون مین سکونت اختیار کرنیکی اجازت ملی اور اونہون نے وہین شادیان کرلین اور چین کے مسلمانون کی جڑ اون ہی سے قائم ہوئی چین کے مسلمانون کی ایمانداری بالکل مسلم ہے اور اوسکی مثالین بیان کرنیکی ضرورت نہین مورخ لکھتا ہے کہ مسلمانان چین مین حق پرستی اور دیانتداری کا نہایت درجہ خیال ہے نمین جو سرکاری ملازم ہین اون سے رعیت خوش بھی ہے اور اونکی عزت بھی کرتی ہے اور جنہون نے تجارت کا پیشہ اختیار کیا ہے وہ نیک نام ہین۔ اصول مذہبی نے اونہین مخمیر بنادیا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ سب کے سب ایک بڑے خاندان کے اجزا ہین جو آپسمین ایک دوسرے کی اعانت اور حفاظت کرتے ہین۔ وہ امر جس سے اونکا تفوق چین کے اور مستوطن اقوام پر ثابت ہوتا ہے کہ باوجود اپنی ابتدائی حالت کے محض اوس ہمدردی کی بدولت ہے جو اونہون نے نازک وقتونمین اپنے اختیار کردہ وطن کے ساتھہ کی اور نیز اوس دینی اخوت کی وجہہ سے جو اون کے

افرادمین سے غیر اقوام مین وہی ہین جنہون نے ترقی کی ہے برخلاف ویدذاہب خارجہ کے جو چین مین آئے اور چلے گئے یا محض چند روز ٹھہرے۔ دوسرے مذاہب کے مقابل مین پورا تحمل۔خیال کی آزادی اور (برخلاف دیگر مذاہب کے اشاعت کرنیوالون کے) اوس ملک کی جس مین اونہون نے پناہ پائی ہے ہر ایک رسم ورواج وقانون اعتقادات کی پوری ہمدردی اور عزت کرنا یہہ وہ چیزین ہین جنہون نے چین کے مسلمانون کے لئے وہی حقوق پیدا کردئے ہین جو چینیون کو حاصل ہین وہ ملک مین عامل بھی ہوسکتے ہین اور ہر قسم کی فوجی خدمات پانے کے بھی مجاز ہین یہانتک کہ وہ خود شاہنشاہ کی درباری خدمات سے بھی ممتاز ہوسکتے ہین۔

اس باب مین مجھے اون مسائل کیطرف توجہ کرنی پڑتی ہے جنہین اور مورخین نے فروگذاشت کردیا ہے لیکن وہ مسائل نہایت اہم اور غور طلب ہین کیونکہ اونہین کے مطالعہ سے واقعات تاریخی کا پیچ دار سلسلہ سلجھ سکتا ہے منجملہ اون مختلف اسباب کے جو کسی قوم کی ترقی کے باعث ہوتے ہین اوس قوم کی خصائل اور اکی و اخلاقی بہت اہم اسباب ہین یہی مجموعہ خصایص جسکا نام ہم نے جبلت رکہا ہے افعال انسانی کا اصلی محرک ہے اور یہہ انسان مین پیدایش کے وقت سے موجود ہوتی ہے۔ وہ خصایص ہین جو سالہاے دراز مین بذریعہ وراثت کے حاصل ہوئی ہین اور انکی قوت کو کوئی چیز نہین روک سکتی۔ گو ہمارے قدیم آباواجداد اپنی قبرون کے اندر ہمارے اسوقت کے ہر کام مین راہ نمائی کر رہے ہین۔ ہماری موجودہ افعال کے اسباب اور محرکات زمانہ ماضیہ مین قائم ہوئے تھے اور قرون آیندہ کے افعال کے اسباب و محرکات اس وقت قائم ہورہے ہین حقیقت مین زمانہ حال گذشتہ کا تو محکوم ہے لیکن مستقبل کا حاکم ہے اور ان مین سے ایک سے واقفیت حاصل کرنے کے لئے دوسرے کا علم ضروریات سے ہے۔

# اعراب اندلس

اندلس وہ مقام ہے جسے اب اسپین کہتے ہین اور تقریباً آٹھہ سو برس
مسلمانونکا دار السلطنت رہا ہے اسمین مسلمانونکے بڑے بڑے نشانات ہنوز
موجود ہین اگرچہ وہ ٹوٹے پھوٹے کہنڈر کیصورت مین نظر آرہے ہین مگر سیاح
اور جہان دیدہ لوگ اب بہی اون سے بڑے بڑے نتائج پیدا کرسکتے ہین کسی
زمانہ مین مسلمانون کے علوم دینیہ کا بڑا مدرسہ تہا جسمین ہزارہا طالب العلم کامیابی کے
ساتہہ تحصیل علوم مین سرگرم رہا کرتے تہے یورپ مین جسے علم کی پیاس لگتی تہی اوسکی
تشنگی یہین آکر بجہتی تہی عیسائیون نے جب اس ملک کو مسلمانون سے
واپس لیا ہے ایسے ایسے ظلم مسلمانون پر کئے ہین کہ جسکے بیان سے پتہر پسیجنے
لگتا ہے کبہی کسی وحشی قوم نے بہی ایسے ظلم نہ کئے ہونگے فرنچ مورخ لکہتا ہے کہ
جن اقوام عرب کا ہم ذکر کرچکے ہین وہ کل اسوقت تک زندہ ہین اور اونکی موجودہ نسلون مین
مختلف اسباب کی وجہہ سے کتنا ہی تغیر کیون نہوا ہو پہر بہی اونہین دیکہکر اونکے آبا
واجداد کی حالت کا پورا اندازہ ہوسکتا ہے لیکن اندلس ہی کے عرب ہین جن کی نسبت
یہہ کہا جاسکتا ہے کہ یہہ بالکل نیست و نابود ہوگئے اور اونہون نے کوئی اولاد نہین
چہوڑی جنکے دیکہنے سے اب اس زمانہ دراز کے بعد اون کی نسبت کوئی خیال قایم
کیا جاسکے ہمین یہہ بہی نہین معلوم کہ وہ کس شکل و صورت کے تہے لیکن اسناد صحیحہ کے
مفقود ہونے پر بہی ہم کہہ سکتے ہین کہ یہہ قوم بہت جلد اون عربون سے جنہون نے
اوائل مین ملک کو فتح کیا علحدہ ہوگئی تہی ایک طرف مفتوح نصرانیون کو ساتہہ
متواتر ازدواج و امتزاج اور دوسری طرف بربریان افریقیہ کے ساتہہ جنہون نے
پہلے اندلس پر حملہ کیا تہا کثرت میل سے یہہ اسباب تہے جن سے بہت جلد اصلی عربی

نسل بدل گئی اور جسوقت یہہ باہمی ازدواج و امتزاج آٹھہ صدی تک جاری رہا تو علم الانسان کے اون اصول کے بموجب جن کا ذکر اس باب کے اوائل مین ہو چکا ہے ایک نئی نسل پیدا ہو گئی جس کے خصایص کا اصلی عناصر یا ن عرب کی خصایص سے مختلف ہونا لازمی تہا۔ عربون نے جو کچہہ ترقی اندلس مین کی اوس سے ظاہر ہے کہ یہہ نئی نسل اعلی درجہ کا ذہن و ذکا رکہتی تہی۔ ان کی تاریخ سے ثابت ہوتا ہے کہ اون مین سپاہگری کے اوصاف و جرات بہی نمایان تہی۔ اوس کے ساتہہ ہی آپس کی خانہ جنگی جو اس قوم کی تباہی کا حقیقی باعث تہا اس بات کی خبر دیتی ہے کہ عرب کے اصلی خصایص مین سے بعض خصایص ان مین اخیر تک قایم تہین اعراب اندلس کی نسبت اون کے تمدن اور اونکی تاریخ کی بنا پر راے قائم ہوگی اور اس لئے ہم ناظرین کو اپنی کتاب کے اون ابواب کی طرف رجوع کرتے ہین جن مین ان مضامین سے بحث کی گئی ہے۔

## اندلس

ولید بن عبد الملک نے اپنے عہد مین افسر اعلی موسی کو اس ملک کی دیکہہ بہال کے لئے حکم دیا اوسنے طارق ابن زیاد کو اس کام کے واسطے انتخاب کیا۔ طارق نے اندلس کے کنارون پر غارتگری کر کے وہان کی دولت کا حال دریافت کیا اور افریقہ کے کنارہ پر بہت غنیمت اور قیدیونکے ساتہہ واپس آیا جب موسی کے سامنے اسطرح نیا میدان جنگ پیش آیا تو اوسکے پیشرو عقبہ نے گہوڑون کو بحر اطلانٹک کے پانی مین ڈالکر ٹہنڈی سانس لیکر کہا افسوس اب آگے کوئی ملک فتح کے لئے باقی نرہا سکون یہان ایک دوسرا حصہ روے زمین کا تہا کہ اہل اسلام کو فتح یابی کے لئے طلب کر رہا تہا۔ اس لئے موسی نے سلطان ولید کو

لکھا کہ ایک ملک ہے جسمین بہت مالدار شہر ہین - اپنی زمین کی زرخیزی اور آب وہوا کی خوبی مین شام کا مثل ہے - اپنی اعتدال مین یمن ہے - اپنی پہولون اور مصالحہ (مسالہ) مین ہند ہے - اپنی میوجات اور پیداوار مین حجاز ہے - اور اپنی قیمتی کانون کے لئے کارتھیج ہے (کارتھیج یوما کا ایک شہر ہے بہت آباد) اور اپنی عمدہ بندرگاہون کے سبب سے عدن ہے -

اور ہمنے اللہ کی عنایت سے اقوام زنٹش اور دوسری بربری قومون کو مثل زاب وضرار وزار اوس فر اسودس سسن وغیرہ کو مطیع کرلیا ہے - اسلام کا جہنڈا شہر طنیجہ جس کی دیوار نصب ہے وہان سے اندلس صرف بارہ میل کے فاصلہ پر ہے امیر المومنین کے حکم کی دیر ہے - فاتحان افریقہ اوس ملک پر عبور کرینگے اور اللہ واحد کا علم اور قرآن پاک کا حکم وہان بہی پہیلا دینگے -

سلطان ولید بن عبد الملک کی جرات اس نئی قابل فتح ملک کی خبر سے اور بڑہگئی اوس نے ایک حدیث حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پڑہی جسکا مضمون یہہ تہا کہ ہمارے دین کا اجرا انتہائے مغرب تک ہوگا اور اب اوسنے اپنے سپہ سالار موسیٰ کو پورا اختیار دیا کہ اس متبرک معرکہ کی طرف بڑہے اور اندلس کو سچے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے دین کی برکت سے مالامال کردے اور کفر وشرک کی بنیاد کو جڑ سے اوکہاڑکر پہینک دے ۹۲ھ ہجری مطابق ۷۱۱ء عیسوی مین موسیٰ نے اپنی ماتحت افسر طارق کو تیس ہزار لشکر دیکر اندلس کی فتح کو پہاڑ روپمین روانہ کیا وہ کامیابی کے ساتھہ لب ساحل فرود ہوا اس خبر کو سنکر شاہ رادق یعنے رودرک بہت بڑے لشکر کے ساتھہ مقابلہ کو بڑہا لیکن طارق نے قبل مقابلہ کرنیکے جن جہازون پر فوج کو لایا تہا سب مین آگ لگادی اور فوج سے مخاطب ہوکر کہا دیکہو اب تمکو سوائے اوس واحد

لا شریک کے اوسکے سوا کسی پر بہروسا نہین کرنا چاہئے تم سچے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ و
آلہ واصحابہ وسلم کے سچے دین کے فرمانبردار ہو اپنی نیتون کو خالص کرلو سوای پروردگار
اور اوسکے رسول کی مرضی کے کوئی دنیاوی لالچ کو دل مین راہ نہ دینا اور اب تمہارے
بچنے کا ذریعہ بھی نہ رہا یا تو ان مشرکون پر فتح حاصل کرلو یا شہید ہو جاؤ ۔ لشکر کو ایک تو
امید واپسی نہ رہی دوسرے طارق کی پُر اثر تقریر کا وہ اثر پڑا کہ فوج کے دل بڑہ گئے
اور دشمن سے بڑا سخت مقابلہ کئی روز تک رہا آخر کو اللہ کے فضل و کرم سے مسلمانو نکو
فتح نصیب ہوئی اور پورا اندلس فتح ہو گیا پہر طارق مقام تالیدو پر بڑہا
کہ دار الامارت تہا اور اوسکو بہی فتح کیا بلکہ صوبجات قسطلان اور لیعنان بہی تصرف
مین آئے اور موسیٰ خود بہی اس جزیرہ نما مین آیا اور جو قلعے اور شہر باقی رہگئے تہے وہ بہی مفتوح
ہوئے پہر عرب کے عدل و انصاف کو دیکہکر ملک کے لوگ ایسے رضامند ہوئے کہ
سب نے باتفاق عرب کے وضع اور مذہب اختیار کرلیا ۔
ملک پرتگال بہی جسکو عرب الغرب کہتے تہے رفتہ رفتہ قبضہ مین آگیا
اور یہہ ملک بہی اوسی جزیرہ نما مین ہے اور ملک اسپانیہ سے مغرب کیطرف
ہے اس فتح کے بعد سنہ ۹۵ ہجری مین مطابق ۷۱۴ء مین ولید بن عبد الملک مرگیا

# اعراب جاہلیت کی وحشیانہ حالت

یہہ امر عموماً مسلم کہ اعراب جاہلیت نے کوئی تاریخ چہوڑی ۔ وہ مختلف قبائل میں
منقسم تہے اور ہمیشہ سفر کی حالت مین رہتے تہے ۔ نہ اونکی بود و باش کا
کوئی خاص مقام تہا اور نہ اونمین کسی قسم کی روایات تہین قرنہاے دراز سے وہ
نیم وحشیانہ حالت مین زندگی بسر کرتے تہے اور اونکی کوئی یادگار باقی نہین ہے ۔

آج کے دن نہایت ممتاز مورخین کی یہی رائے ہے چنانچہ صاحب تاریخ السنہ سمیا طیقی اپنی تاریخ مین لکھتا ہے کہ اس عجیب واقعہ تک (یعنی اسلام) جس نے دفعتاً قوم عرب کو ملک گیری اور اخلاق مضامین کی صورت مین ہمارے سامنے پیش کردیا عربستان کا کوئی حصہ نہ دنیا کی تاریخ تمدنی مین تھا نہ تاریخ علمی مین اور نہ تاریخ مذہبی مین عربستان کوئی بہت قدیم ملک نہین ہے - فی الواقع تاریخ عالم کے لحاظ سے وہ اس قدر جدید ملک ہے کہ ہماری چھٹی صدی اس ملک کے پہلو انونکا زمانہ ہے اور سنہ عیسوی کی پہلی صدیان تو اس ملک کے ازمنہ مظلمہ مین شامل ہین -

اگر بالفرض ہمین عربستان کی پچھلی تاریخ سے مطلق اطلاع نہوتی تب بھی ہم کہہ سکتے تھے کہ جو رائے اوپر بیان کی گئی ہے وہ غلط ہے کسی قوم کے تمدن کی وہی حالت ہے جو اوسکی زبان کی - ممکن ہے کہ یہہ دونو دفعتہً ہمارے سامنے آئین لیکن اس مین شک نہین کہ اونکے اصول بہت قدیم ہین اور وہ اصول بتدریج ایک زمانہ دراز مین قائم ہوئے ہین - افراد انسانی - ملل انسانی اور نظامات و مذاہب انسانی کی ترقی ہمیشہ بتدریج ہوا کرتی ہے - سلسلہ ترقی مین جب تک کل درمیانی مدارج یکے بعد دیگرے طے نہوئے ہون اعلیٰ درجہ ہرگز حاصل نہین ہوسکتا - جب کوئی قوم اعلیٰ درجہ کی ترقی کے ساتھہ ہمارے سامنے آئے تو ہمین سمجھہ لینا چاہئے کہ یہہ ترقی سال ہاے دراز کی پچھلی محنتونکا نتیجہ ہے - یہہ پچھلے مدارج اکثر مفقود ہوجاتے ہین لیکن اونکا وجود ہمیشہ مسلم ہے اور اکثر اتفاقات علمی تحقیقات اونکا کھوج لگاکر اونہین ہمارے سامنے کردیتی ہین - اعراب اہلبیت تمدن کی یہی حالت ہے اس امر کا ٹھیک ٹھیک قرار دینا کہ وہ تمدن کیا تھا دشوار ہے لیکن ہمارے پاس ایسی اسناد موجود ہین جن سے اوس تمدن کا وجود بخوبی ثابت ہوتا ہے اور یہہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ شاید وہ اسیریا اور بابل کے قدیم تمدن سے جسے ایک زمانہ دراز کے بعد آثار

قدیمہ کی تحقیقات نے قائم کر دکھایا ہے کم نہ تھا۔ اعراب جاہلیت کے نیم وحشی ہونے کی بابت جو خیال پیدا ہوا ہے یہہ نہ فقط تاریخون کے سکوت کی وجہہ سے ہے بلکہ اس وجہہ سے بھی کہ عموماً بدویون اور مستوطنین مین فرق نہین کیا گیا اور خانہ بدوش قبائل عرب کو اون قبایل کے ساتہہ جو شہرون اور قصبات مین بسے ہوئے ہین ملا دیا گیا ہے یہہ تو ہمین معلوم ہے کہ بدویان عرب خواہ وہ زمانہ جاہلیت کے ہون یا زمانہ اسلام کے البتہ اسوقت تک بہی نیم وحشی ہین اور مثل نیم وحشیون کے نہ اون مین تمدن ہے نہ تاریخ لیکن یہہ بدوی قوم عرب کی صرف ایک شاخ ہین اور ان کے ساتہہ ہی ایک گروہ قوم کا ہے جو شہرون اور قصبات مین سکونت پذیر اور زراعت و تجارت مین مصروف ہے اعراب مستوطن کے بارے مین نہایت آسانی سے ثابت ہو سکتا ہے کہ ان مین اعلیٰ درجہ کا تمدن تہا جسکی تفصیل سے تو ہم نہین واقف لیکن اوسکی عظمت کا اندازہ کرنا چندان مشکل نہین ہے۔

عربون کی قدیم تمدن کی بابت تاریخ عالم اوس درجہ ساکت نہین جیسے وہ ان قدیم تمدنون کی نسبت ساکت ہے جنہین حال تحقیقات نے آثار قدیمہ کے گرد و غبار مین سے کہود کر نکالا ہے۔ اگر بالفرض تاریخ کو پورا سکوت بہی ہوتا تو بہی ہم ثابت کر سکتے تہے کہ یہہ تمدن زمانہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے بہت پہلے تہا ہمین اسقدر یاد دلانا کافی تہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے وقت مین بہی عربستان مین اعلیٰ درجہ کی زبان اور اوس زبان مین تصنیفات موجود تہین اور اعراب جاہلیت نے دو ہزار سال سے دنیا کی مہذب ترین اقوام کے ساتہہ تجارتی تعلقات قائم کر لیے تہے اور اقلاً سو برس سے تو اونہون نے ایسی ترقی کی تہی کہ جسے منجملہ اون اعلیٰ ترقیون کے شمار کرنا چاہیے جن کی یادگار اس وقت تک دنیا مین موجود ہے۔

ایک اعلیٰ زبان اور اوس زبان مین تصنیفات دفعتہً پیدا نہین ہو سکتین اور اونکا وجود اس بات کی دلیل ہے کہ قوم نے ایک زمانہ دراز طے کیا ہے کسی قوم کا

دوسری اقوام مہذب کے ساتھہ روابط قایم رکھنا ہمیشہ خود قوم کی ترقی کا باعث ہوتا ہے
بشرطیکہ اوس قوم مین ترقی کی صلاحیت موجود ہو اور عربون نے ثابت کردیا کہ اون مین یہہ صلاحیت
موجود تھی۔ علاوہ برین اوّلاً سو برس تک ایک اعلی درجے کی ترقی حاصل کرلینا اور ایک وسیع
حکومت کا قایم کردینا اس امر کو ثابت کرتا ہے کہ عربون مین اوس قوم کے موروثی خصایص
اور ترقی کی قابلیت موجود تھی جو سالہاے درازمین حاصل ہوئی ہوگی وہ یعنی عرب کچھہ
امریکا ے شمالی کی سرخ رنگ اقوام یا اسٹریلیا کے وحشی نہ تھے جن کے ذریعہ سے خلفاے
اسلام نے ایسے ایسے عالی شان شہرون کی بنا ڈالی جو آٹھہ سو برس تک یورپ اور ایشیا
مین علوم و فنون و صنعت و حرفت و کمالات انسانی کے ماوٰے و ملجا رہے ۔ عربون کے
سوا اور بھی اقوام نے پرانی حکومتون کو زیر و زبر کردیا ہے لیکن باستثناے اون اقوام
کے جن مین پہلے سے ترقی موجود تھی کسی نے کوئی نئی حکومت کوئی نیا تمدن نہین قایم
کردیا اور قوم مفتوح کے تمدن سے فائدہ بھی اوٹھایا تو بہت دیر مین ۔ وہ اقوام وحشی جنہون
نے رومیون کی قدیم حکومت کو تہ و بالا کیا ایک زمانہ دراز مین اوس حکومت کے ریزون
کو جوڑکر نئی حکومت قایم کرسکین اور اپنی کو ازمنہ متوسطہ کی تاریکی سے نکال سکین ۔
پھر مجھے کچھہ عرض کرنا پڑا ایک عیسائی مورخ لکھتا ہے کہ اعراب
بالکل وحشی تھے نہ اونہون نے کوئی تاریخ چھوڑی نہ اونکے یہود و باتن کا کوئی خاص مقام تھا
نہ اونمین کوئی روایات تھین گویا اونمین کسی قسم کا مادہ ہی نہ تھا خیر اونہون نے جو
جیمین آیا کہا مگر ہمارے اس عیسائی مورخ نے جسکی کتاب کا ترجمہ تمدن عرب ہے اوسکا
جواب دیا ہے اور خدا لگتی بات کہی ہے ترقیان دنیا مین دو قسم کی ہین ایک
روحانی ترقی اور دوسری دنیاوی ترقی عرب مین روحانی ترقی کا مادہ بہت زیادہ
تھا ملک بھی فتح کئے تو سب دنیاوی لالچ سے نہین بلکہ روحانی ترقی کے شیوع کے خیال سے
اور وہ عیسائی مورخ دنیاوی ترقی کا آدمی ہے وہ اس ترقی کو ترقی نہین سمجھتا اور نہ اس

ترقی کے مادہ کو کوئی مادہ سمجھتا ہے اس دنیا کا انجن صرف انہین دو زبردست پرزونکے
ذریعے سے چل رہا ہے دنیاوی ترقی کی ضرورت تو زندگی باقی رکھنے کے لئے ہے اور
روحانی ترقی کی ضرورت اپنے مالک خالق رحمن رحیم کی محبت اور معرفت حاصل کرنے
کے لئے ہے اور روحانی ترقی حاصل ہوتی ہے دنیا کے علایق کم کرنے سے زاہد اوسے
کہتے ہین جو دنیا کی چیزین بقدر ضرورت حاصل کرے مثلاً کہانا اسقدر کہائے کہ جس سے
زندگی قایم رہسکے نہ اتنا کہائے کہ تو اسے حیوانیہ کو پورا ہیجان ہو جائے اور حیوانون
کی طرح زندگی بسر کرنیکی نوبت پہونچے پوشاک ایسی اختیار کرے کہ جس سے ستر پوشی
ہو جائے اور جاڑون مین سردی کی تکلیف سے بچے وقس علی ہذا مسلمانون
کے سرتاج حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم جو اپنی امت پر اونکے
مان باپ سے زیادہ تر شفیق تہے اور مین جب اللہ تعالے شانہ نے آپکو فتوحات عطا فرمائی
تو آپکے حضور مین بحرین کا خراج آیا اور درم ودینار کا ایک انبار مسجد شریف کے بوریون پر لگا دیا گیا
آپ صبح کی نماز کے بعد فقرا اور مساکین کو تقسیم کرنے کے لئے بیٹہے تو ظہر کی نماز تک سب
تقسیم کر چکے تہے اور اوسی شب کو آپکے مطبخ مبارک مین خاصہ تیار نہو سکا یعنے شب
کو فاقہ تہا اس کے سوا بارہا فاقون کی نوبت آگئی اور شدت گرسنگی سے شکم مبارک
پر پتہر باندہنے کی نوبت آئی ہے

مالک کونین ہین پر پاس کچہہ رکہتے نہین ۔ دو جہان کی نعمتین ہین انکے خالی ہاتہہ مین

ع

فقر و فاقہ رہا محبوب خدا کے گہر مین ۔ جز صفائی نہین کچہہ اہل صفا کے گہر مین

انتہا اس کی یہہ ہوئی کہ جس روز حضور پرنور نے اس دنیائے فانی کو چہوڑ کر دار
آخرت کا سفر فرمایا ہے اور حضور نزع مین تہے اور شب کا وقت تہا تو حضرت
ام المومنین عائشہ صدیقہ رضے اللہ تعالے عنہا کو دولتخانہ میں

چراغ روشن نہ تہا جب حضرت کو نزع کی شدت ہوئی ہے تو حضرت
ام المومنین رضی اللہ تعالے عنہا ایک ہمسایہ کے گہر سے تیل قرض لائین تہین۔
اللہ اکبر دنیا سے بے تعلقی اسے کہتے ہین جو
بادشاہون کا آقا ہو نزع کے وقت اوسکی گہر مین تیل موجود نہو نیکے سبب چراغ
نہ جلے اوسی روحانی تعلیم کا یہہ اثر ہوا کہ حضرت خلیفہ اول صدیق اکبر رضی اللہ تعالے
عنہ قدم بقدم اپنے صاحب کے تہے حضرت صدیق اکبرؓ بڑے مالدار تہے مگر سب مال
اپنے صاحب پر نثار کر دیا آپ کا زمانہ خلافت کم و بیش ڈہائی برس رہا اور اتنی سی
مدت مین بہت سے ملک فتح ہوئے اور بہت کچھہ مال غنیمت آیا مگر آپنے جو بیت
المال سے اپنے لئے پانچ درہم روز مقرر کئے تہے اوس سے کبہی زیادہ نہ لیا اور آپنے
اپنی وفات کے بعد اپنی ملکیت سے جو کچھہ چہوڑا وہ یہہ تہا ایک اونٹ جسپر آپ سوار ہوتے
تہے۔ اور ایک غلام جو آپ کی خدمت کرتا تہا۔ اور ایک جوڑا کپڑا اور جب آپسے
نزع کے وقت پوچہا گیا کہ آپ کو کس کپڑے کا کفن دیا جاے آپنے فرمایا یہی
جو مین پہنے ہون اسے دہو کر مجہے کفن دینا لوگون نے عرض کی کسی نئے کپڑیکا کفن دیا
جائے آپنے ارشاد فرمایا کہ نیا کپڑا بہ نسبت مردون کے زندون کیلئے زیادہ
ضروری ہے آخر اوہی ملبوس شریف مین جو آپ نزع کے وقت پہنے تہے کفنائے گئے
حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کے پاس ایک عبا تہی جسمین سیکڑون پیوند
تہے اور وہ پیوند پر پیوند ہونے سے اسقدر گران ہو گئی تہی کہ جسمین کئی سیر کا بوجہہ تہا
اگر یہہ بیش بہا عبا کاش آج کسی کے ہاتہہ آجائے تو مسلمان بادشاہ لاکہون روپیہ
دیکر اوسے خرید لین اور اوسی جواہرات سے مرصّع کر دین۔
حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ اپنے زمانہ خلافت مین ہمیشہ سوکہی
روٹیون کے ٹکڑے پانی مین بہگو کر تناول فرمایا کرتے تہے پہر او لیا ہی جن سے

سینے مین آپکا فیض پہونچا آپ ہی کسیطرح اپنی زندگی بسر کرتے تھے عرب گو خانہ جنگ
تھے مگر روحانی ترقی کا مادہ اونکی ذات مین موجود تھا اور ہنوز ہے خانہ بدوش اعراب
کی خانہ بدوشی اسی لیئے ہے کہ اونکو کسی جگہہ سے خاص تعلق نہ پیدا ہو جاے سینے
بعض بدوون سے پوچھا کہ آپ لوگ کھیتی کیون نہین کرتے اونہون نے کہا کہ ہم تو
بہت بڑی کھیتی کرتے ہین ہمسے بڑہکر کوئی کھیتی کرنے والا نہین اور یہہ دنیا ہمارے
ہی کھیتی کرنے کو پیدا کی گئی ہے جب ہم بڑی کھیتی کرتے ہین تو چھوٹی کھیتی کرنا ہمارا کام
نہین ہم نے جو تخم بوئے ہین اونکے کلے ہمارے مرنے پر پہونچینگے اور قیامت کے روز وہ
سرسبز ہوکر بار آور ہونگے اَلدُّنیا مَزرَعَۃُ الآخِرَۃ دنیا آخرت کی کھیتی ہے
ہے جو ہم کر رہے ہین جو گھاس پہوس پیدا کرنے کی فکر مین ہین وہ دنیا کے لوگ ہین ہمارا
**معترض عیسائی مورخ** انہین لوگون مین سے ہے جو دنیا مین کھیتی کرتے ہین
اور دنیا ہی مین کاٹتے ہین عقبی کے لیئے کچھہ نہین رکھتے **لمؤلفہ**

طالب نہوا یہہ کبھی دنیاے دنی کا ہر حال مین دل سیر رہا مرد غنی کا

# عربونکی زمانہ جاہلیت کی تاریخ

مثل اور اقوام عالم کے عربونکا بھی ایک زمانہ قبل تاریخ گذرا ہے۔ ہمارے قدیم
آبا و اجداد کے چھوڑے ہوے ہتیار اور آلات اور مکانات کے بقایا جو ہمین زمین کی مختلف
طبقات اور مختلف اقطار عالم مین ملے ہین اونکے ملاحظہ سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان زمانہ
تاریخی (جس کی مدت بہت ہی تھوڑی ہے) لاکھون برس قبل فلزات اور زراعت
اور پالتو جانورون کے استعمال سے ناواقف تھا اور اوس کے ہتیار سنگ چقماق کے
ہوا کرتے تھے۔ اس زمانہ قدیم کا نام زمانہ حجریہ رکھا گیا ہے اور تمام عالم مین جہان کہین

آثار قدیمہ کی تحقیقات کی گئی ہے کیا عربستان مین اور کیا یورپ اور امریکا مین اسن ما نقدیم کے آثار پائے گئے ہین - ان ہتیارون اور آثار قدیمہ کے باہم مقابلہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اوس زمانہ مین مختلف اقوام عالم کی طرز معیشت مین مشابہت تہی - ان آثار قدیمہ کی بنا پر ہم بہت آسانی سے اوس زمانہ کے انسانون کی فہم وادراک اور اونکے طریقہ زندگانی کا اندازہ کرسکتے ہین - عربون کی قدیم سے قدیم روایات حضرت ابراہیم سے آگے نہین بڑہتین لیکن علم السنہ کی تحقیقات سے ثابت ہوتا ہے کہ نہایت قدیم زمانہ مین کُل اوس خطہ مین جو فرات اور عربستان جنوبی کے بیچ مین واقع ہے اگر ایک ہی قوم نہین بستی تہی تو چند اقوام متحد اللسان ضرور بستی تہین السنہ سمیا طیقی کے باہمی مقابلہ سے ثابت ہوگیا ہے کہ عبرانی فنیقی سریانی اسیری کلدانی اور عربی کسی زمانہ قدیم متحد الاصل اور ایک ہی زبان سے نکلی تہین - ہمین نہین معلوم کہ وہ کون سے اسباب تہے یا کیا مزید م کا اثر تہا جس نے ان اقوام متحد الاصل کو ایک دوسرے سے علحدہ کردیا اور اسی وجہ سے ان کی اور عربون کی قرابت کو ہم زیادہ تفصیل سے نہین بیان کرسکتے -

اعراب جاہلیت کی تاریخ ہمین کچہہ تو کتب تورات مین ملتی ہے اور کچہہ خود عربونکی پرانی روایات مین اور کسی قدر ان شاذو نادر تصنیفات مین جو ہمین مورخین یونان و روم سے پہونچین ہین یا چند معدود کتبون مین مثلاً اسیری کتبے یا وہ کتبے جو وکا اور صفا کے قریب نکلے ہین -

کتب تورات مین عربون اور عبرانیونکا متحد الاصل ہونا کہا گیا ہے اور عرب قدامت مین عبرانیون سے زیادہ سمجہے گئے ہین - اونکی خانہ جنگیان ایک زمانہ دراز تک قایم رہین اور تورات مین برابر جزیرہ نمائے سینا کی اقوام عمالقہ اور مدیانیہ اور ساکنین عربستان کا ذکر ہے - عرب کی قدیم روایتون کے مطابق جو دراصل یہود کی کتابون سے لی گئی ہین جزیرۃ العرب مین پہلے دو نسلین قایم ہوئین ایک یقطان اولاد سام کی

اور دوسری سمعیلؑ بن ابراہیمؑ اور اون مصری بیوی ہاجرہ کی ان مین شمال کی طرف بدوی رہتے تھے
اور جنوب کی طرف مستوطنین مین بنی یقطان کی اولاد نے ایک طرف سبا کی سلطنت قائم
کی اور دوسری طرف حمیر کی اسمعیلؑ کی اولاد فلسطین کی سرحد سے لیکر حجاز تک بسی اور
یہی پہلے مکہ معظمہ کی حاکم ہوئی اور ایک مدت دراز تک مکہ اور سبا کی یمن مین
مقابلہ رہا کہ ان مین سے کون سا شہر عربستان کا دار السلطنت کہلاوے -

چونکہ فرنچ مورخ نے یہان اور اسکے پہلے مکہ معظمہ کا ذکر اختصار کے ساتھہ کیا
اور اسماے مکہ معظمہ بالکل قلم انداز کئے ہین مین اونکا ذکر بطور اختصار مناسب تاریخ مکہ
اس مقام پر کرنا ضروری سمجھتا ہون مجھے یہہ کتاب عزیز گرامی قدر سعید ازلی سید
رمضان علی صاحب فرزند رشید جناب سید لعل محمد صاحب ابن جناب حضرت
سید رحیم علی صاحب ولد جناب حضرت سید احمد علی صاحب وکیل با وقعت آستانہ فیض کاشانہ
حضرت سید السادات قطب الارض والسموات سیدنا و مولٰنا خواجۂ خواجگان سلطان الہند
معین الدین حسن سنجری چشتی غریب نواز قدس اللہ سرہ ونور اللہ تربتہ الی ابد الاباد
یا رب العباد کے کتب خانہ سے دستیاب ہوئی ہے پہلی وجہہ تسمیہ مکہ معظمہ زاد اللہ
تشریفاً و تعظیماً کی اس مقام متبرکہ کا نام مکہ پانی کم ہونے کے سبب سے رکھا اور مکہ کے معنی
چوسنے کے بھی ہین اسواسطے دوسرا اسم گرامی اس بقعہ متبرکہ کا معطشہ بھی ہے یعنی
پیاس لگانے والا اور تیسرا نام مبارک اس بلدہ طیبہ کا حاطمہ بھی ہے حطم بمعنے
شکستن یعنی جبابرہ و کفرہ و فجرہ کی گردنونکا توڑنے والا چوتھا نام نامی اس ارض منورہ کا
باسّہ بتشدید سین مہملہ کے ساتھہ یعنے ہلاک کرنے والا ہے دینونکا پانچوان
اسم شریف اس روضہ انورکا ناشّہ ہے یعنی نکالنے والا اہل کفر و نفاق کا چھٹا
لقب ہمایون عروض ہے بمعنی ظاہر یعنی محل ظہور سعادات و کرامات و آثار قدرت الٰہیہ
اور ساتوان خطاب اشرف جسے پروردگار تعالےٰ شانہ نے اپنی کتاب مستطاب

مین ذکر فرمایا ہے بلد الامین سورہ والتین کو تلاوت فرمالین اس مقام کے ملاحظہ فرمانے والے یعنے یہہ بلدہ مبارک اہل ایمان کے واسطے امین ہے یعنی جو واجب القتل اور گنہگار کسی دوسری جگہہ سے بخوف قصاص یا سزا یہان بھاگ کر آئیگا وہ امن مین ہوگا جب تک وہان رہے گا وہان پکڑنے اور مارنے کا حکم نہین ہے چنانچہ ڈاکٹر وزیر علیخان اور جناب مولوی رحمت اللہ صاحب رحمہما اللہ تعالے نے جب زمانہ غدر مین ہندوستان سے بھاگ کر مکہ معظمہ پہونچے تو انگریزون نے اپنے صفیر کے ذریعہ سے بہت کوشش کی کہ یہہ دونون آدمی ہمین ملجائین مگر حضرت سلطان المعظم عبد العزیز خان خلد مکان نے یہی جواب دیا کہ وہ مکان مبارک بلد الامین ہے ہم اسباب مین جوت انداز ہی نہین کر سکتے اور آٹھوان اسم اشرف بلد حضرت باریتعالے نے شانہ ارشاد فرماتا ہے لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ اور دو اسماء مبارک قریہ اور ام القریٰ بھی ہین اسواسطے کہ یہہ سب قریون سے شرافت و عظمت مین شریف تر اور عظیم تر ہے اور یہہ بھی روایت کی گئی کہ جب زمین بچھائی گئی ہے تو اول اسی مقام مبارک سے زمین کا بچھانا شروع ہوا ہے اور گیارھوان نام گرامی اسکا کواثی ہے اسواسطے کہ کوثی نام ایک پہاڑ کا ہے جبال قعیقعان سے جسکا سلسلہ یہان ہے بارھوان اسم روشن فاران ہے یہی نام کتب مقدس مین ہے قعیقعان اسے کہتے ہین جو جبل ہندی کے نام سے مشہور ہے وہ مقابل ہے ابو قبیس کے کہ متصل ہے حرم شریف کے رکن حجر اسود کے سامنے اور تیرھوان نام مبارک ہے مقدسہ اور چودھوان اسم گرامی ہے قادِیس بکسر ہر دو دال مہملہ اسواسطے کہ پاک کر دیتا ہے گناہون سے اور پندرھوان اسم گرامی ہے قریۃ النمل ایک زمانہ مین یہان مورچون کی کثرت تھی اور اسماے گرامی بھی ہین مثلاً حرم عرش صلاح طیبہ معاد و قال اللہ تعالے شانہ لَرَآدُّكَ اِلٰى مَعَادٍ اور بکہ مبادکہ مجد الدین فیروز آبادی صاحب قاموس نے

ایک مستقل رسالہ مکہ معظمہ کے بیان مین لکھا ہے اوسمین بہت سے اسماے شریفہ اس بقعہ متبرکہ کے ہین واللہ اعلم بالصواب المختصر سباے یمن کو یہہ شرف مُیسر نہوا جو نکہ مکہ مین بیت اللہ واقع تہا وہی عربستان کا دار السلطنت قرار پایا۔

نبطیہ۔ بنوادوم۔ بنوموآب۔ عمالقہ۔ بنوعمون۔ اور مدیانیہ بڑے بڑے قبائل حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد سے تہے اور اونکے نام اکثر تورات مین آتے ہین۔ وہ شاید عمالقہ ہی تھے جنہون نے دو ہزار سال قبل مسیح شام کے بدویون کے ساتھہ ملکر مصر پر چڑہائی کی اور وہان پر چرواہونکا خاندان شاہی قایم کیا جس نے کئی صدی تک حکومت کی۔

بالآخر عمالقہ۔ بنوادوم۔ بنوموآب۔ اور بنوعمون نے عربستان کوہستانی اور عربستان صحرائی مین بود و باش اختیار کی یہہ قبائل ہمیشہ عبرانیون کے ساتھہ جنگ کرتے رہے اور ایک مدت تک اونہین ارض کنعان مین پہنچنے سے باز رکہا۔ صرف حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما السلام کے وقت مین اپر حکومت حاصل ہوئی اور وہ بہی چند روز کے لئے۔ تورات مین جو کچہہ ذکر ہے وہ سرحد فلسطین کے بدوی اقوام کا ہے اور یمن کے مستوطن عربون کے متعلق اسی قدر لکھا گیا ہے کہ سبا کی شاہزادی حضرت سلیمانؑ کی ملاقات کو آئی تھی۔

اسیری کتبون مین اکثر عربونکا ذکر ہے لیکن یہہ شمالی عرب مین شام اور نواحی شام کے رہنے والے۔ سلما نصر ثانی کی (جس کا زمانہ نوسو سال قبل مسیح سے بھی پہلے کا ہے) ایک تحریر مین عربونکا نام آیا ہے اور تقریباً آٹھہ سو سال قبل مسیح مین تغلات فلنصر ثانی کے دربار مین دو عرب بادشاہزادونکا آنا معلوم ہوتا ہے۔ حضرت جدن نے ایک عرب شاہزادی کو جس کی تربیت نینوی مین ہوئی تہی اوسکو تخت پر بٹہایا اور اوسنے پال کے وقت مین جب اوسکے ایک بہائی نے بغاوت کی تو عرب فوجون نے باغی کا ساتھہ دیا۔

عربستان کے حصہ جنوبی کے متعلق عرب ہی مورخ ہین جنہون نے کچہہ

تفصیلی حالات لکھے ہین لیکن اونکی تحریرین اسقدر پیچیدگیان اور مبالغہ ہے کہ اونسے انسان
باسانی مستفید نہین ہوسکتا۔ وہ اس نظر سے البتہ مفید ہین کہ اون سے مورخین یونانی اور
رومی کے بیانات کی تصدیق ہین عظمت اور قوت کے بارہ مین ہوسکتی ہے ان عرب
مورخین کی بموجب یمن تمام ملک مین سب سے بڑی حکومت کا مستقر تہا اور وہان کی
بادشاہون نے تین ہزار سال سلطنت کی تہی اور ہندوستان و چین اور اون ممالک
تک جو آج کے دن حر الکش مین شامل ہین لشکرکشی کی تہی۔ مورخین یونان نے جو کچہہ
عربستان بلکہ یہہ کہنا چاہیے کہ عربستان کے بعض حصون کی مختصر تاریخ لکھی ہے وہ
اسکندر کے زمانہ کے آگے نہین بڑہتی اور محض چند سطر ونمین اوسکا بیان ہوسکتا ہے۔
یونانی چوتہی صدی قبل مسیح سے بہی پہلے عربستان سے واقف تھے اور اس ملک کی دولت
نے اسکندر کو اسکے فتح کرنے پر آمادہ کیا ۔ بنارکس نے جزیرہ نماے عرب کے گرد جو بحری
فوج کشی کی اوسکا نتیجہ غنقریب ظاہر ہونیوالا تہا لیکن اسکندر کی وفات نے اسے روک دیا۔
جسوقت اسکندر کے ملک کی تقسیم ہوئی تو ملک کے وہ حصے جو مصر اور فلسطین کی ہم سرحد
تہے اور جہان عرب یوجوباش رکہتے تہے بطلیموس کے حصہ مین آئے۔ قبطیون نے
انٹیگون کے مقابل مین بطلیموس کی مدد کی۔ لیکن جسوقت انٹیگون شام اور
فنیقیہ پر قابض ہوگیا اوس نے اپنے ایک سرآوردہ سپہ سالار کو نبطیون کے مقابلہ
مین بہیجا یہہ سپہ سالار حملہ ناگہانی کرکے پٹرا پر قابض ہوگیا لیکن اوسکی ساری فوج جسکی
تعداد چار ہزار پیدہ تہی بالکل برباد ہوگئی اسکے بعد انٹیگون نے اپنے بیٹے ڈمٹریس
کو اونکے مقابلہ بہیجا۔ ہرودوط لکہتا ہے کہ جسوقت ڈمٹریس پٹرا مین پہنچا تو عربون نے
اوس سے یہہ کہا۔ اے شاہ ڈمٹریس تو ہم سے کیون لڑتا ہے ہم ایک ایسے بیابان
کے رہنے والے ہین جہان شہر والون کو ما یحتاج مطلق نہین مل سکتین ہم نے ایک اس قسم کے
بے پیداوار ملک مین رہنا اسیوجہہ سے اختیار کیا ہے کہ ہم ہرگز غلام بننا نہین چاہتے

پس جو تحائف ہم تیرے سامنے کرتے ہین وہ نہین قبول کر اور اپنی فوج اوٹھا لو اور
یاد رکھہ کہ اسے بنطی نیرے سچے دوست رہین گے اگر تو محاصرہ کو طول دینا چاہتا ہو تو بہت جلد
تجھے ہر قسم کی تکالیف کا سامنا کرنا پڑیگا اور تو ہمین ہرگز مجبور نکر سکیگا کہ جس جسم کی طرح حیثیت
کے ہم بچپن سے عادی ہین اوسمین کوئی فرق کرین - اگر بالفرض تو ہم مین سے کچھہ اشخاص قید
کرکے لیبھی جائیگا تو وہ بالکل غلام ہونگے اور وہ ہرگز ہماری طرز کے کسی اور طرز پر زندگی
نکر سکینگے - ڈمٹریس نے اس صلح کے پیغام کو غنیمت سمجھا اور خوشی خوشی تحائف لے کر
ایک ایسی لڑائی کو ختم کردیا جسمین اوسکو سخت مشکلات معلوم ہورہی تھین -

ابتداے سنہ عیسوی تک اقوام بدوی اون متعدد لڑائیونمین جو مصر اور شام کے ملک
مین ہوا کین کبھی مصریونکا ساتھہ دیتے رہے اور کبھی شامیونکا - اونکی لوٹ مار اور اونکی
چڑہائیون پر روم کے شاہنشاہون کو جن کا ملک دریاے فرات تک پہونچ گیا تھا سخت
غصہ آیا اور اونہون نے اون کی گوشمالی کے لئے عربستان کوہستانی پر کبھی لشکر
کشیان کین لیکن اونکا نتیجہ اسیقدر ہوا کہ یا تو چند روزہ خراج وصول ہوا یا چند روز کے لئے جنگ
وجدل موقوف ہوگئی - یہہ بدوی اقوام اوس وقت بھی اوسی طرح جنگ وجدل کرتی
تھین جیسے اب کرتی ہین یعنی ناگہانی حملون سے دشمن کو تنگ کرنا اور جب کبھی تعاقب
ہوا تو ریگستان مین بھاگ جاتا - شاہنشاہ اگسٹس نے اوس دولت کے لالچ مین جو سالہا
سال سے یونانی اور رومی مورخین کے متخیلون مین بھری ہوئی تھی ایک چڑھائی عربستان پر
کی لیکن یہہ مطلق سرسبز نہوئی - اور شاہنشاہ ٹراجن کے زمانہ مین البتہ اتنا ہوا کہ
عربستان کا ایک چھوٹا سا گوشہ یعنی جزیرہ نماے سینا جہان اکثر بدوی
اقوام رہتی تھین چند روز کے لئے فتح ہوگیا - اس زمانہ مین پٹرا کا قدیم قصبہ ایک
عالیشان رومی شہر بن گیا جس کے آثار قدیمہ آج تک نمایان ہین -
رومیون اور ایرانیون کی لڑائیون مین عرب اکثر ملے جلے رہے یہانتک کہ

سنہ ۲۴۴ء مین فلپ نامی ایک عرب روم کا شاہنشاہ بن گیا۔ عربون نے ایشیاے کوچک پر حملہ کا ارادہ کیا لیکن آریلین کا پلمیرہ کو تباہ کر دینا اون کے پس پا ہو جانے کا باعث ہوا اور شام ایک رومی صوبہ بنگیا جس کے ایک حصہ مین غسّان کا عربی خاندان رومیون کی حمایت مین حکومت کرتا رہا۔ جسوقت رومیونکا دار السلطنت قسطنطنیہ مین آیا اوسوقت عربون نے دریاے فرات کی حکومت کے لئے ایرانیونکا مقابلہ کیا یمین سے جو قبایل آئے تھے اونھون نے بہت زمانہ سے اوس ملک پر چڑہائی کی تھی اور سنہ ۱۹۵ء مین بابل کے جنوب مین دریاے فرات کے کنارہ پر کوفہ کے قریب حیرہ کا مشہور شہر بنایا تھا اور یہانکا بادشاہ تزک و احتشام مین شاہان ایران و قسطنطنیہ کا مقابلہ کرتا تہا ان سلاطین حیرہ کے قصرون مین زیادہ بیش بہا قیمتی اسباب سجا ہوا تھا اور اون کے باغات مین نادر نادر پہول اور پہل تھے دریاے فرات مین بے انتہا خوبصورت کشتیان پڑی ہوئی تہین۔ راتون کو کشتیونکے ہزار ہا چراغ دریا کی لہرونمین چمکتے تھے اور اونپر متمول امیر اور باکمال گانے بجانے والے سوار ہوتے تھے۔ مورخین عربنے اپنی متخیلہ کی پوری قوت کو ان قصرون کے عجائبات بیان کرنے مین صرف کیا ہے اور اس مقام کے اوس وقت تمام مشرقی زمین مین سب سے پُر تکلف اور خوش آب و ہوا مکانات تصور کئے جاتے تہے۔

حیرہ کی سلطنت چار سو برس تک قایم رہی جو ایک سلطنت کے قیام کے لئے معتد بہ مدت ہے لیکن اس سلطنت کی تاریخ سے ہم زیادہ واقف نہین ہین۔ اتنا البتہ ہمین معلوم ہے کہ سنہ ۶۰۵ء مین یہہ ملک ساسانیون کے قبضہ مین آکر سلطنت ایرانکا ایک صوبہ بن گیا تہا۔ لیکن اون کی یہہ حالت بہت کم عرصہ تک قایم رہی کیونکہ اوسی زمانہ مین حضرت پیغمبر اسلام کا ظہور ہوا اور ایرانکا تمام ملک اون کے خلفاے راشدین رضؓ کے ہاتھ سے فتح ہوا۔

اس مختصر کیفیت سے ثابت ہوگیا کہ باستثناے سرحدات شمالی عربستان

بالکل غیر اقوام کی فتوحات سے محفوظ رہا - وہ بڑے بڑے مصری یونانی ایرانی وغیرہ ملک گیر جنہون نے تمام دنیا کو تہ و بالا کرڈالا عربستان کا کچھہ نہ کرسکے اور اس عظیم الشان جزیرہ نما کا دروازہ مطلقًا بند رہا - البتہ یمن او سوقت جب کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم کا ظہور ہوا ہے بیرونی حملونکا سخت خوف تہا ۵۲۵ء مین یمن پر جہان اسوقت تک بجز عرب بادشاہون کے کسی نے حکومت نہین کی تہی حبشیون نے چڑہائی کی اور اونہون نے دین عیسوی کو شائع کرنیکی کوشش کی بلکہ بہت سے قبائل کو عیسائی بنا بہی لیا ۵۹۷ء مین یعنی زمانہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم سے بہت ہی تہوڑے دنون پہلے ایرانیون نے ان حبشیونکو نکال باہر کیا اور اپنے حاکم مقرر کیے ایرانیون کی حکومت یمن اور حضرموت اور عمان مین عین زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم تک قایم رہی - لیکن اس چندروزہ حکومت سے بہی نجد اور حجاز کا سارا خطہ بالکل محفوظ رہا اور کہا جا سکتا ہے کہ دنیا کے تمام مہذب ملکون مین عربستان ہی کا ملک ہے جس کا بہت بڑا حصہ غیر اقوام کی حکومت سے بچا رہا ہے -

# باب دہم عربونکا تمدن زمانہ جاہلیت مین

توراۃ کے مختلف ابواب مین عربستان کی تجارت اور شہرونکا علی الخصوص سبا سے یمن کا ذکر موجود ہے - ان بیانون سے ہمین اسی قدر معلوم ہوتا ہے کہ یہان قدیم الایام مین بڑے بڑے شہر تہے لیکن اونکے متعلق کسی قسم کے اخبار نہین ملتی تقریبًا چار ہزار سال قبل مسیح برڈونے یمن کے ملک کو تمام دنیا کے ملکون سے زیادہ زرخیز لکہا ہے وہ لکہتا ہے کہ مارب مین جو زمانہ قدیم مین سبائی توراۃ کا

قایم مقام تھا بڑے بڑے عالی شان قصر تھے جنکی محرابین سنہری تھین اور اون کی طلائی اور نقرئی ظروف اور بیش بہا پلنگ سونے اور چاندی کے موجود تھے۔

اسٹرابو بھی اسی قسم کے اخبار لکھتا ہے۔ انسیدورس کے قول کی نقل کر کے وہ کہتا ہے کہ مآرب ایک عجیب و غریب شہر تھا۔ شاہی قصرون کی چھتین سونے اور ہاتھی دانت اور بیش بہا موتیون سے مرصع تھین۔ اور حجرونکا اسباب نہایت بارنگیتر شاہوار اور پاکیزہ تھا۔ ارالتسطین کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ مکانات مصریون کے مکانات سے مشابہ تھے اور انہین بلڈرنکا کام مصری مکانونکا سا تھا۔ عربون کی قدیم روایات سے بھی ان بیانات کی تصدیق ہوتی ہے اور کل مورخین عرب یمن کی تعریف مین ایک زبان ہین۔ حوالی مآرب کے بیان مین مسعودی لکھتا ہے۔ کہ ہر طرف خوب صورت عمارتین سایہ دار درخت بڑی نہرین اور آب روان کی بشارین نظر آتی تھین۔ اس ملک کی وسعت اسقدر تھی کہ اس کے طول و عرض کو ایک اچھا سوار ایک مہینے کی مدت مین قطع کرتا تھا۔ مسافر خواہ پیدل ہو یا سوار بے دھوپ مین چلے ہوئے ملک کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک جا سکتا تھا کیونکہ اس ملک مین درخت اس کثرت سے لگائے گئے تھے کہ اونکا سایہ کبھی ختم ہوتا تھا۔ رعایاے ملک کو ہر قسم کا لطف زندگی حاصل تھا۔ مایحتاج زندگی بکثرت موجود تھین۔ زمین سیر حاصل ہوا صاف۔ آسمان شفاف۔ پانی کے چشمے بکثرت۔ حکومت عالی شان۔ سلطنت مستقیم اور قوی۔ ملک نہایت سرسبزی اور ترقی کی حالت مین۔ یہہ وہ نعمتین تھین جن سے یمن کا چین اور آرام ضرب المثل ہوگیا تھا۔ یہان کے باشندون کی عالی حوصلگی اور اونکا فطرتی اخلاق اور ہر ایک وارد و صادر کے ساتھہ اون کی مہمان نوازی مشہور زمانہ تھی۔ ملک کی یہہ اقبالمندی اسوقت تک قایم رہی جب تک مرضی اللہ جل شانہ کی تھی۔ جس بادشاہ نے مقابلہ کیا وہ زیر ہوا جس ظالم نے فوج کشی کی اس نے شکست پائی۔ کل قطار اونکی زیر حکومت

تھے اور کل اقوام اونکی تابع فرمان غرض یمن کا مالک سرتاج عالم تھا۔

یمن کے اس خطہ کی بادی کا باعث عرم مآرب معلوم ہوتا ہی۔ موخین عرب لکھتے ہین کہ اس بند کو اوسی ملکہ بلقیس نے تعمیر کیا تھا جو حضرت سلیمان علیہ السلام سے ملنے کو آئی تھی۔ یہہ بند بہت لمبی گھاٹی کے منفذ پر بنایا گیا تھا۔ چارون طرف پہاڑونکا پانی آکر اس گھاٹی مین سے ندی کی طرح بہتا تھا اور بند نے اس پانی کو روک کر بڑا ساتالاب بنا دیا تھا جس سے تمام ملک مین آب پاشی ہوتی تھی یہہ بند سنہ عیسوی کی پہلی صدی مین ٹوٹ گیا اور اسکے ٹوٹنے سے وہ تمام خطہ ویران ہو گیا۔

قرآن مجید وفرقان حمید مین بھی اسکا ذکر مفصل آیا ہے قَالَ اللّٰهُ تَعَالیٰ شَانُہٗ لَقَدْ كَانَ لِسَبَإٍ فِي مَسْكَنِهِمْ آيَةٌ جَنَّتَانِ عَنْ يَمِينٍ وَشِمَالٍ كُلُوا مِنْ رِزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوا لَهُ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَرَبٌّ غَفُورٌ ٥ فَأَعْرَضُوا فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَبَدَّلْنَاهُمْ بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ أُكُلٍ خَمْطٍ وَأَثْلٍ وَشَيْءٍ مِنْ سِدْرٍ قَلِيلٍ ٥ ذَٰلِكَ جَزَيْنَاهُمْ بِمَا كَفَرُوا وَهَلْ نُجَازِي إِلَّا الْكَفُورَ ٥ ترجمہ البتہ تحقیق تھے واسطے قوم سبا کے بیچ گھرون اون کے کے نشانی دو باغ داہنی طرف سے اور بائین طرف سے کھاؤ رزق پروردگار اپنے کے سے اور شکر کرو اوسکے واسطے شہر ہے پاکیزہ اور پروردگار ہے بخشنے والا پس منہ پھیر لیا اونہون نے پس بھیجا ہمنے اوپر اونکے زور کی اور بدلدیا ہمنے اونکو بدلے دو باغون اونکے کے دو باغ میوہ والے بدمزہ اور جھاؤ اور کچھہ بیر سے تھوڑے یہہ بدلا دیا ہمنے اونکو بسبب اسکے کہ کفر کیا اونہون نے اور نہین جزا دیتے ہم مگر ناشکر کو۔

سبا یمن یہہ بڑی مالدار اور صناع قوم تھی انکا ملک شاداب اور سرسبزاور بڑا وسیع تھا یہین حضرت داؤد علیہ السلام تھے اونکی کیفیت معلوم ہے

کہ وہ زرہ بناتے تہے اونکو اللہ تعالے شانہ نے دو بزرگیاں بخشی تہین ایک تو
خوش آوازی کہ پہاڑ اونکی آواز کے ساتہہ تسبیح پڑہنے لگتے تہے اور اوڑتے جانور
اونکی آواز سنکر زمین پر اوتر آتے تہے قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ شَانُہٗ فِی القُرْاٰنِ
الْعَظِیْمِ وَلَقَدْ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا یٰجِبَالُ اَوِّبِیْ مَعَہٗ وَالطَّیْرَ
ترجمہ اور البتہ تحقیق دی ہمنے داؤد کو اپنی طرف سے بزرگی اے پہاڑ و رجوع
سے تسبیح کرو ساتہہ اوسکے اور اوڑتے جانور و۔ اور دوسری بزرگی یہہ تہی کہ
اللہ تعالے شانہ نے اونکے ہاتہہ مین یہہ تاثیر دی تہی کہ آہن موم ہو جاتا تہا قَالَ
اللّٰہُ تَعَالیٰ شَانُہٗ فِی القُرْاٰنِ الحَمِیْدِ وَاَلَنَّا لَہُ الْحَدِیْدَ ترجمہ
اور نرم کیا ہمنے واسطے اوسکے لوہا۔ اَنِ اعْمَلْ سٰبِغٰتٍ وَّقَدِّرْ فِی السَّرْدِ
وَاعْمَلُوْا صَالِحًا اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ترجمہ یہہ کہ بنا زرہین پوری
اور انداز رکہہ ایک دوسرے کے پرونے مین اور عمل کرو اچہے تحقیق کہ مین ساتہہ
اوس چیز کے کہ کرتے ہو دیکہنے والا ہون۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کو اللہ تعالے شانہ نے یہہ فضل بخشا تہا کہ ہوا
کو اونکا مسخر کر دیا تہا وہ تخت پر سوار ہوتے تہے اور ایک مہینے کی راہ کی ہوا خوری
صبح کو کرتے تہے اور ایک مہینے کی راہ کی ہوا خوری شام کے وقت اور اونکے
تخت پر ایک بہت بڑی جماعت علما اور فضلا کی ہوتی تہی۔ قَالَ اللّٰہُ عَزَّ
وَجَلَّ وَلِسُلَیْمٰنَ الرِّیْحَ غُدُوُّھَا شَھْرٌ وَّرَوَاحُھَا شَھْرٌ ترجمہ
اور واسطے سلیمان کے مسخر کیا ہمنے ہوا کو صبح کی سیر اوسکی ایک مہینے کی راہ
اور شام کی سیر اوسکی ایک مہینے کی راہ۔ تاریک عقل والے اس آیت پر
اعتراض کرتے ہین اور یہہ دونون وقت کی سیرین اونکو ناممکن معلوم ہوتی ہین
کیا ابہی تک اونکی آنکہون نے غباروں کی سرعت نہین دیکہی اور اونکے

کانون نے اسکی رفتار کے واقعات نہین سُنے الغرض سبا مین بڑے صنّاع تھے چنانچہ اللہ تعالےٰ شانہٗ اون کی صنعتونکا بھی بیان فرماتا ہے یَعْمَلُوْنَ لَہٗ مَا یَشَآءُ مِنْ مَّحَارِیْبَ وَتَمَاثِیْلَ وَجِفَانٍ کَالْجَوَابِ وَقُدُوْرٍ رّٰسِیٰتٍ ترجمہ بناتے تھے واسطے او سکے جوکچہہ چاہتا تہا قلعون سے اورہتیارون سے اور تصویرین اور لگن مانند تالابون کے اور دیگین ایک جگہہ دہری رہنے والی۔ آخرکو اس قوم کی دولتمندی نے یہہ حالت کردی کہ اظہار تمول کے لئے یہہ خواہش پیدا ہوئی کہ ہماری بستیان دُور دُور ہوتین اور بیچ مین غیر آباد زمین ہوتی کہ صحرائیت کا بھی لطف آتا ویرانون کی سیر ہوتی ہم سواریون پر چڑہ کر ادہر سے اودہر جاتے اودہر سے ادہر آتے بس پروردگار تعالیٰ شانہٗ نے اونکے ملک کی حالت بدل دی اوسکی سزا اونکو دی گئی جواپنے خالق اور مالک سے اوس قوم نے اعراض کیا تہا اور اوسکی صورت یون واقع ہوئی کہ وہ بند جو بندہا ہوا تہا اوسکی جڑونمین جابجا چوہون نے سوراخ کردئے بس پانی جو زور کرکے اون سوراخون کی راہ سے نکلا تمام دیوار اوس بند کی شکست ہوگئی اور سیل عَرِم سے جو ملک مین تہی سب بستی تباہ و برباد ہوگئی پانی جو خزانہ مین جمع تہا جس سے ملک شاداب ہوتا تہا بہہ گیا کہیتیان خشک ہوگئین باغات مین خزان آگئی اب باغات مین جن مین پہلے میوہ جات کا انبار ہوتا تہا اونمین جہاؤ کے درخت اور بدمزہ پہل اور کچہہ درخت بیرون کے باقی رہگئے پروردگار تعالےٰ شانہٗ ارشاد فرماتا ہے کہ یہی سزا ہے اونکی جو کفران نعمت کرتے ہین اور پہر ارشاد فرماتا ہے پاک پروردگار کہ ہم سزا نہین دیتے لیکن ناشکرون کو۔

جن جن ملکون مین ناشکریان اور نافرمانیان پروردگار کی بڑہتی جاتی ہین وہ

اپنی حالت پر گریہ و بکا کرنے کے لئے تیار ہین ابہی تو وہ ترقیان ہین ترقیان پکار رہے ہین اور اپنے زبردستون کو پیسے ڈالتے ہین عنقریب زمانہ کروٹ بدلنے والا ہے جو علم تاریخ کے مبصر ہین اونکی آنکھون مین ہر قوم کی ترقی و تنزل کی تصویرین پہر رہی ہین جب کسی قوم کے تنزل یا ترقی کا زمانہ قریب آتا ہے وہ پکار اوٹھتے ہین اور پہر اونکے ساتہہ تمام ملک اونکا ہمزبان ہو جاتا ہے ۔

بجا کہے جسے مخلوق اوسے بجا سمجہو زبانِ خلق کو نقارۂ خدا سمجہو

جن اسناد کا ذکر اوپر ہوا اونمین باہمی اسقدر تطابق ہے کہ ہم کہہ سکتے ہین کہ یمن مین اسی قسم کی آراستہ اور آباد شہر موجود تہے جیسے مصر قدیم مین تہے اور انکا تمدن اعلیٰ درجہ کا تہا۔ اون کی عمارات و ابنیہ اس وقت گرد روزگار کے نیچے پڑی سو رہی ہین اور جیساکہ بابل او نینیوہ کے ویرانون نے برسون انتظار کیا یہہ بہی کسی آثار قدیمہ کے محقق اور تجسس کا انتظار کر رہی ہین۔

یمن کے بڑے شہرونکا پر تکلف اور اسباب عیش و عشرت سے مملو ہونا اس ملک کی قدامت اور تجارت کی وسعت سے بہی ثابت ہوتا ہے۔ تاریخ مین ایسی مثال بمشکل تمام ملے گی کہ کسی قوم نے بڑے بڑے تجارتی تعلقات پیدا کئے ہون اور اومین اعلیٰ درجہ کی ترقی نہو۔ فی الواقع عربون کی تجارت اقصاے ربع مسکون تک پہونچ گئی تہی اور یہہ تجارت اون کی اسقدر قدیم ہے کہ خود توراۃ مین اوسکا موجود ہے۔

دو ہزار سال تک عرب تمام عالم کے مرکز تجارت بنے رہے اور زمانہ قدیم مین انہون نے وہی کام دیا جو یورپ مین وینس نے اپنی ترقی کے زمانہ مین دیا تہا۔ زمانہ قدیم مین عربون کی بدولت یورپ کے تعلقات اقصاے ممالک ایشیا کے ساتہہ قایم رہے۔

عربون کی تجارت محض عربستان کے

پیداوار تک محدود نہ تہی بلکہ وہ اون اجناس کی تجارت کرتے تہے جو افریقیہ
اور ہندوستان سے آتی تہین - اون کی تجارت اکثر اون اشیاء کی ہوتی تہی
جو سامان عیش و عشرت مین شامل ہین - مثلاً ہاتہی دانت - مصالحجات - خوشبو -
عطریات - جواہرات - سونے کا سفوف - لونڈی - غلام - وغیرہ ہم بہت دنون
تک یہ تجارت فینیقیئین کے ذریعہ سے جن کی زبان عربی سے بہت مشابہ تہی ہوا کی
- یہہ لوگ سامان تجارت کو لا کر اپنے بڑے شہرون مین جن مین سے ایک صور تہا
(اس شہر کی تعمیر ۲۷۵۰ قبل مسیح ہوئی تہی بخت نصر نے اسے تیرہ سال کے محاصرہ کے بعد فتح کیا تہا
فینیقیہ کے ایک شہر کا نام ہے) جمع کرتے تہے اور وہان سے اسے تمام عالم مین پہیلاتے تہے -

## ہندوستان کی تجارت مین عربونکے رقیب اہل بابل تہے -

ان کا تعلق ہند سے خشکی کی راہ یا خلیج فارس کی طرف سے تہا - تجارت کا مال بابل سے
شام کو آتا اور وہان سے تمام عالم مین تقسیم ہوتا - جو کاروان اس راہ دور و دراز سے
آتے تہے اون کے راستہ مین ہیلیوپولس یعنی قدیم بعلبک اور پلمیرہ کی تجارتگاہیں
جن کے آثار قدیمہ اس وقت بہی تعجب انگیز ہین اور تدمر کا مشہور شہر پڑتا تہا -
جب کہ عربون کے تجارتی تعلقات اس قدر وسیع تہے اور اس زمانہ دراز تک
قایم رہے تہے تو ہم خیال کر سکتے ہین کہ عربستان اور علی الخصوص یمن کے بڑے بڑے
شہر اوس زمانہ مین کیسے ہونگے اس وسیع تجارت کی بدولت وہ عیش و عشرت کی
تمام ضرورتون سے بخوبی واقف ہوگئے تہے اور مورخین یونانی و رومی و عرب کا اونکے
عظیم الشان شہرون کے عجائبات بیان کرنے مین یک زبان ہونا بخوبی سمجہہ مین
آتا ہے - لیکن اعراب جاہلیت کے تمدن کا جلوہ فقط یمن ہی مین تہا اور سلطنت
حیرہ و غسان کے جو کچہہ حالات مورخین قدیم نے لکہے ہین اون سے معلوم ہوتا ہے کہ ان
اعراب جاہلیت مین جو بہت جلد دائرہ اسلام مین آنے والے تہے کس قدر ترقی کا

مادہ موجود تہا - حیرہ کا ذکر تو ہم اوپر بیان کر چکے ہین - یہہ ایسا مشہور شہر تہا کہ آراستگی اور خوبی مین دار السلطنت ایران اور قسطنطنیہ کا مقابلہ کرتا تہا - غسان کی سلطنت بہی ویسی ہی باوقعت تہی جیسی حیرہ کی - اسکی بنا ڈالنے والے وہ عرب تہے جو یمن سے آئے تہے - اور یہہ سلطنت اوائل سنہ مسیحی مین قایم ہوئی تہی اور پانچسو برس تک رہی تہی - آثار قدیمہ کی جدید تحقیقات نے اونکی ترقی کی عظمت کو ثابت کر دیا ہے اور جو عمارات وابنیہ اسوقت کی حدود شام مین بصرہ کے قریب (جو اونکا قدیم دار السلطنت تہا) ہین وہ نہایت عظیم الشان اور سبائی کتبون سے لسی ہوئی ہین - ان عمارات کی طرز تعمیر رومیونکی طرز سے بالکل علحدہ ہے - اسی نواحی مین ایک سلسلہ نہرونکا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس ملک کے باشندونمین بڑے بڑے کامون کے انجام دینے کی صلاحیت موجود تہی - یہہ بہی لحاظ کے لائق ہے کہ حیرہ اور غسان مین عربونکو ایرانیون اور رومیون سے سابقہ تہا اور اون کے تمدن پر بلاشک ان اقوام کا اثر پڑا ہوگا - برخلاف اسکے یمن کی ترقی بالکل رومیون سے علحدہ تہی اور یہان خالصاً عربی تمدن تہا اور اسی وجہہ سے عربون کے پرانے تمدن کا پتہ زیادہ تر یمن مین مل سکتا ہے - افسوس کی بات ہے کہ تحقیقات آثار قدیمہ ابہی تک یمن نہین پہونچی ہے اور آج بہی یمن کے قدیم شہرون کی حالت سے ہم اوسی قدر ناواقف ہین جیسا کہ ہم چند سال قبل اسیریا کے اون شہرونکی حالت سے ناواقف تہے جو اوسوقت ریتی مین دبے ہوئے تہے - جہانتک ظاہری علامات سے استنباط ہو سکتا ہے یقین ہے کہ یمن مین آثار قدیمہ کی تلاش ضرور سرسبز ہوگی - موسیو ہالوی جو چند سال قبل یمن کے ملک سے گذرے لیکن کسی مقام کو کہود نسکے لکہتے ہین کہ اسوقت بہی عرب سونے چاندی کی اشیا ویرانونمین پاتے ہین اور خود اس سیاح کو حرم سے قریب جو صنعا کے پاس ہے پتہرون کے ستون ملے ہین جنپر قدیم کتبے کندہ تہے اور نیز ایک سبائی عبادت گاہ کا دروازہ مسطح نہر کا بنا ہوا ہے جسپر

حیوانات اور نباتات کی صورتین کندہ ہین موسیو شلمبرگر نے قسطنطنیہ مین ایک مجموعہ
دو سو سکون کا خریدا جو قدیم بادشاہان یمن کے سکے تہے یہہ کچہہ دنون قبل مسیح کے ہین۔
یہہ سکے ایک عرب نے صنعا مین پائے تہے اور اس واقعہ سے پہلے یہہ نہایت درجہ کمیاب
تہے کیونکہ کل یورپ کے عجائب خانون مین دو یا تین سے زائد نہ تہے یہہ سکے نہایت عجیب صورت
کے ہین ایک طرف کسی بادشاہ کا چہرہ بایک رخی بنا ہوا ہے سر پر تاج ہے اور بالونکی لٹین بالکل
ویسی ہین جیسے خاندان حکساس کے مصری سلاطین راعیہ کی جو حقیقت مین عربستان
سے مصر گئے تہے اور مدتون بادشاہ رہے تہے موسیو میاریٹ کو اس خاندان کے بادشاہونکی مورتین
ملی ہین جو اسوقت بولاق کے عجائب خانہ مین موجود ہین سکے کے دوسری طرف ایک الو کی
تصویر ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان سکونکا ماخذ وہ یونانی سکے ہین جو اس وقت بحر متوسط کے
ان کل اقوام مین بکثرت پائے جاتے ہین جنکے تجارتی تعلقات عربونکے ساتہہ تہے۔ یہہ آثار قدیمہ
جن کا ذکر اوپر ہوا ہے اگرچہ ناکافی ہین لیکن ان سے مورخین قدیم کے بیانات کی تصدیق ہوتی ہے
اور معلوم ہوتا ہے کہ زمانہ قدیم مین عربستان مین ایک نمایان تمدن تہا جو اب مفقود ہو گیا
ہے لیکن منتظر وقت و موقع ہے۔ جو کچہہ مختصر حالات ہمین معلوم ہین ان سے ہم اتنا نتیجہ بالیقین
نکال سکتے ہین کہ جس قوم نے کئی صدی رومیونکے ظہور سے پہلے بڑے بڑے شہرونکی بنا ڈالی اور
دنیا کی بڑی اقوام کے ساتہہ تجارتی تعلقات پیدا کئے اوس قوم کو ہم ہرگز وحشی و غیر مہذب نہین کہہ سکتے

# عربستان کے قدیم مذاہب

زمانہ جاہلیت مین مختلف اقوام عرب کے مذاہب مین کچہہ اختلاف تہا لیکن آفتاب و ستارونکی
پرستش زیادہ تر رائج تہی۔ جن اقوام کے ساتہہ عربونکے تجارتی تعلقات قائم ہو گئے تہے اونہین
کے دیوتاؤن کو بہی اونہون نے اختیار کر لیا تہا اور اونکی تعداد کسی طرح یونان و روم کے

دیوتاؤن ہی کم نہ تھی ۔ اسیریا کے کتبون سے جو سات آٹھہ سو سال قبل مسیح کے ہین اور نیز کتبون سے جو مضامین نکلے ہین معلوم ہوتا ہے کہ قدیم الایام مین عرب متعدد خداؤن کو مانتے تھے اور اونکے نام کی مورتین بھی بنایا کرتے تھے ۔ مثلاً اسیری کتبہ کی جس مین اسار ہیڈن کا عربستان پر چڑھائی کرکے واپس آنا لکھا ہے یہہ عبارت ہے ۔ عربستان کا بادشاہ بہت سے تحائف لیکر میرے دار السلطنت نینوی مین حاضر ہوا ۔ اوس نے میرے پیر چومے اور التجا کی کہ مین اوسکے دیوتاؤن کو واپس کر دون ۔ مجھے اوسکے حال پر افسوس آیا اور مین نے مورتون کو مرمت کروایا اور اونپر خدا اسور کی تعریف کندہ کراکے دستخط کے بعد واپس کیا ۔ تبوعہ کو جو عرب کی شہزادی تھی اور میرے محل مین پلی تھی مین نے ملکہ بنا کر مع اوسکے دیوتاؤن کے اوس کے ملک کو واپس کیا ۔ اگرچہ پرستش متعدد دیوتاؤن کی تھی لیکن ایک معبود کا خیال بھی موجود تھا اور اسی خیال کو ترقی دینے کی بدولت حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ اتحاد قومی پیدا کر دیا جس کا اونہون نے ارادہ کر لیا تھا ۔ عربستان مین ایک عبادت گاہ تھی جس کا نام کعبہ تھا اور جس کی تعمیر از روے روایات حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کی تھی یہہ کعبہ کل اقوام جزیرۃ العرب کی نظرون مین ایک متبرک مقام تھا اور بہت زمانہ سے یہان حج ہوا کرتا تھا ۔ حقیقت مین کعبہ عربستان کے دیوتاؤن کا مندر تھا اور حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے وقت مین اس کے اندر تین سو ساٹھہ بت موجود تھے اور بقول اکثر مورخین عرب اور علی الخصوص حموی ۔ مورتون مین حضرت عیسیٰ اور حضرت مریم کی مورتین بھی تھین ۔

کل اقوام عرب کعبہ کی رائش کو اپنا فخر سمجھتی تھین اور یہودیون کے نزدیک بھی یہہ مقام نہایت متبرک تھا ۔ کعبہ کی حفاظت قبیلہ قریش کے سپرد تھی اور اسی وجہہ سے اس قبیلہ کا مذہبی وقار تمام ملک مین مانا جاتا تھا ۔

بہت سے عرب جن مین سے ایک معتد بہ گروہ حضرت رسالت مآب
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے زمانہ مین مذہب نصاریٰ یا یہود کا پابند تہا
ایک ہی خدا کی پرستش کرتے تہے۔ یہ لوگ اپنے کو حنیف کہا کرتے تہے اور قرآن مین
اللہ تعالیٰ شانہ نے بہی یہہ لفظ فرمایا ہے مُسْلِمًا وَّحَنِيفًا۔ یہہ فرقہ فقط ایک
ہی خدا کا قائل تہا جو اسلام کا رکن اعظم قرار دیا ہے بلکہ یہہ ایک دوسرے رکن اسلام کو
بہی اوسی طرح مانتا تہا۔

یعنی یہہ کہ انسان کو تسلیم و رضاے باری پر اوسی طرح عمل کرنا چاہیے جیسا کہ حضرت
ابراہیم نے حضرت اسمٰعیل کو ذبح کرتے وقت کیا تہا۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی زبان سے اللہ تعالیٰ شانہ قرآن پاک مین فرماتا ہے کہ مجہہ سے
پہلے بہی مسلمان آچکے ہین۔ عربستان کے کل دیوتاؤن کے خانہ کعبہ مین جمع ہو جانے نے
اتحاد مذہبی کو ممکن کر دیا تہا اور زبان کے اتحاد نے اسے اور بہی آسان کر دیا۔ عربستان کے
لئے وہ وقت آگیا تہا جبکہ تمام ملک کے اعتقادات ایک ہو جائین اور یہی وہ چیز تہی جسے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سمجہہ لیا تہا اور اسیکا سمجہہ جانا اونکی کامیابی کا باعث ہوا۔
بعوض ایک نئے مذہب قایم کرنے کے جیسا بعض وقت کہا جاتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ وسلم نے اس ہی پر اکتفا کی کہ جس خدا کو وہ پوج رہے ہین وہ خود حضرت ابراہیم ع
بانی خانہ کعبہ کا خدا ہے جسے تمام عرب مانتے ہین۔ جس وقت حضرت رسالت مآب
صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے ہین ایک عام رجحان ملکی و مذہبی اتحاد کی طرف پیدا ہو چکا
تہا اور اوسکی علامتین موجود تہین۔ جسطرح رومی شہنشاہون کے وقت مین قدیم
دیوتاؤن سے نفرت پیدا ہو چلی تہی اسی طرح عربستان مین بہی اسی قسم کی نفرت ظاہر
ہو چلی تہی۔ پرانے اعتقادات کی حکومت اور پرانے بتون کی عزت جا چکی تہی۔

یہہ اعتقادات بہت پرانے ہو چکے تہے اور دیوتاؤن مین کچہہ دم باقی نہین رہا تہا۔

# اعلان

کتاب تاریخ عرب جسکا حق تصنیف حضرتنا مولانا ومرشدنا شاہ محمد اکبر صاحب ابو العلائی سجادہ نشین داناپور شریف مدظلہ تعالی نے ہم عاصیان شیخ احمد حسین ومحمد فیاض الدین خان کو عطا کیا ہے۔

پس واسطے آگاہی اہالیان مطبع وتجاران کتب کے لکھا جاتا ہی کہ یہ کتاب شیخ احمد حسین ومحمد فیاض الدین خان نے بشراکت سرمایہ اپنے کے شائع کی۔ اور بموجب قانون بستم ۱۸۶۷ء اس کتاب تاریخ عرب کے رجسٹری کردیگئی ہی۔ لہذا کوئی صاحب اس کے چھپوانے یا چھاپنے کا بلا اجازت ہم دونون کے قصد نہ فرماوین ورنہ بجاے فائدہ کے نقصان اوٹھانا پڑیگا البتہ صاحبان تجار کو جسقدر جلدین مطلوب ہون مطبع احمد حسین کٹرہ نندرام آگرہ سے یا محلہ نئی بستی مکان نمبر ۷۰۵ محمد فیاض الدین خان اینڈ کو تاجر کتب سے طلب فرماوین خاص رعایت کے ساتھ نقد قیمت پر مل سکتی ہے درخواست پر روانہ کی جاویگی۔

اور جس کتاب پر نام احمد حسین چھپا ہوا و نام محمد فیاض الدین خان مہر شدہ نہو گا وہ چوری کی شمار کی جاویگی۔

الراقم

شیخ احمد حسین ومحمد فیاض الدین خان مالکان کتب تاریخ عرب

شہر آگرہ